عقائد، نماز، وضو اور غسل وغیرہ کے مسائل سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

قانونِ شریعت (تخریج شدہ)

حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

www.dawateislami.net

عقائد، نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ کے مسائل سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

(نصابِ جامعۃُ المدینہ (لِلْبَنِین) کے مطابق نماز کے باب تک)

مُؤَلِّف

خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ قاضی شمسُ الدین احمد جونپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

مجلس المدینۃُ العِلمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ تخریج)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : قانونِ شریعت

مؤلف : حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ تخریج)

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، ستمبر 2017ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	فون: 021-34250168
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 042-37311679
03	سردارآباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور	فون: 05827-437212
05	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ	فون: 071-5619195
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4225653
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (فوارہ چوک)	فون: 053-3021911

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

www.dawateislami.net

مضامین	صفحہ
اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں	13
پیش لفظ	17
کچھ مُصنِّف کے بارے میں	19
تمہید از مُصنِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ	22
عقائد کا بیان	24
اللہ تعالٰی کی ذات وصِفات کے عقیدے	24
خدا تعالٰی کی توحید و کمالات	24
ہدایت و گمراہی کس کی طرف سے ہے؟	25
خدا تعالٰی کی تنزِیْہ	25
الفاظِ مُتَشابہ کی تاویل	26
کیا چیزیں حادِث ہیں اور کیا قدیم؟	26
اللہ تعالٰی کی خالقیّت، وُجوب خود کے معنی	27
اللہ تعالٰی کا علم و ارادہ	27
خدا تعالٰی کی قدرت	28
خدا تعالٰی پر کچھ واجب نہیں	28
خدا تعالٰی کا اِستِغناء	29
اللہ تعالٰی نے عالَم کو کیوں پیدا کیا؟	29
خدا کی ہر عیب سے پاکی	30
تقدیر	31
بُرے کام کی نسبت کس کی طرف کی جائے؟	31
نبی اور رسول	32
رسول کے معنیٰ	32
نبی کون ہوتا ہے؟	32
نبی کا چال چلن، شکل وصورت، حسب نسب	33
معصوم کون ہے؟	33
نبی کی طرف تَقِیَّہ کی نسبت کا حکم	34
ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم	34
نبی کی عظمت	34
نبی کی حیات	35
نبی کا علم	36
انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے رُتبے	37
سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی	37
ہمارے نبی کی خاص خاص فضیلتیں اور کمالات	38

www.dawateislami.net

نبی کی کسی چیز کو ہلکا جاننے کا حکم	40
معجزہ	40
معجزہ اور کرامت کا فرق	40
نبی کی لغزش کا حکم	41
اللہ تعالیٰ کی کتابیں	41
ملائکہ یعنی فرشتوں کا بیان	42
جن کا بیان	43
موت اور قبر کا بیان	43
کس وقت ایمان لانا بے کار ہے؟	43
موت کیا ہے؟	44
مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟	45
کیا روح بھی مرتی ہے؟	45
روح کی موت اور بعض اَحوال	45
قبر کا دبانا	46
منکر نکیر کیسے ہیں کب آتے ہیں اور کیا سوال کرتے ہیں؟	46
قبؔر میں کس کس سے سوال نہیں ہوتا؟	47
عذاب وثواب انسان کی کس چیز پر ہوتا ہے؟	48
بدن کے اصلی اَجزا کیا کیا ہیں اور کہاں ہیں؟	48
حَشر کے کیا معنیٰ ہیں؟	48
کن لوگوں کے بدَن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟	49
قیامت آنے کا حال اور اس کی نشانیاں	49
دَجّال کا نکلنا	52
دَجّال کی صفت اور اس کے کرتب	52
حضرت عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلام) کا آسمان سے اُترنا	53
حضرت امام مَہدی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه) کا ظاہر ہونا	53
یاجوج وماجوج کا نکلنا	54
دَآبَّۃُ الْاَرْض کا نکلنا	55
دَآبَّۃُ الْاَرْض کیا چیز ہے؟	55
قِیامت کن لوگوں پر آئے گی؟	55
قِیامت کب آئے گی اور کس طرح آئے گی؟	55
شَفاعَت کی بعض صورتیں	58
کون کون لوگ شَفاعت کریں گے؟	58
میزان	60
میزان کیا ہے؟	60
صِراط	60
صِراط کیا ہے؟	60

www.dawateislami.net

حوضِ کوثر	61
حوضِ کوثر کیا ہے؟	61
مقامِ محمود	61
مقامِ محمود کیا ہے؟	61
لِواءُ الحمد	61
لِواءُ الحمد کیا ہے؟	61
جنت کا بیان	62
دوزخ کا بیان	63
ایمان وکفر کا بیان	65
ایمان کیا ہے؟	65
کُفر کیا ہے؟	65
کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟	66
شِرک کے معنی	66
کافِر کے لیے دعائے مغفرت کا حکم	67
اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم	68
بِدعت کی تعریف	68
اِمامت وخِلافت کا بیان	69
اِمامت کُبریٰ کے شرائط	69
کب اِمام کی اِطاعت فرض ہے؟	70
خُلفائے راشدین	70
خِلافتِ راشِدہ کی مُدت	70
افضل خلیفہ کون ہے	71
صحابہ واہل بیت	71
صحابی کس کو کہتے ہیں؟	71
صحابی کی توہین کا حکم	71
حضراتِ شیخین کی توہین کا حکم	72
حضرتِ مُعاویہ کو بُرا کہنے کا حکم	72
اہل بیت میں کون لوگ داخل ہیں	72
اُم المومنین صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو عیب لگانے والے کا حکم	73
حضرت اِمام حسین کو باغی کہنے والے کا حکم	73
یزید کا حکم	73
اِختلافاتِ صحابہ کا حکم	73
وِلایت کا بیان	74
وَلِیُّ اللّٰہ کی تعریف	74
اولیاءُ اللّٰہ کا علم وقدرت	75
پیر میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟	77
تقلید	78
اِمامِ مُعیَّن کی پیروی	78
نماز	80
کس عمر میں بچہ کو نماز سکھائی جائے؟	80
شرائط نماز	80

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نماز کی پہلی شرط یعنی طہارت کا بیان	82
وُضو کا طریقہ	82
وُضو کے فرائض	84
وُضو کے مکروہات	85
وُضو توڑنے والی چیزیں	86
غُسل کا طریقہ	88
غُسل میں کتنی باتیں فرض ہیں	89
کن باتوں سے غُسل فرض ہوتا ہے؟	90
بے غُسل کیا کام کرسکتا ہے اور کیا نہیں؟	91
کس پانی سے وُضو اور غُسل جائز ہے؟	92
بہتے ہوئے پانی کی تعریف اور اَحکام	92
بڑے حوض اور دہ دَردَہ کی تعریف اور اَحکام	92
مَاء مستعمل کو کام میں لانے کا حیلہ	93
پانی کے بارے میں کافِر کی خبر کا حکم	94
کنویں کا بیان	94
کن باتوں سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے	95
کب کتنا پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہوجائے	95
کنویں سے کل پانی نکالنے کا مطلب	100
جس کنویں کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ	100
نجاستوں کا بیان	102
نجاست غلیظہ کے اَحکام	102
نجاست خفیفہ کے اَحکام	102
نجاست غلیظہ وخفیفہ کا فرق کب معتبر ہے؟	103
نجاست غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟	103
کون کون سی چیزیں نجاست خفیفہ ہیں؟	104
جوٹھے اور پسینہ کا بیان	106
کس کس کا جوٹھا پاک ہے	106
کافِر کے جوٹھے کا حکم	107
کن جانوروں کا جوٹھا نجس ہے؟	107
مشکوک ومکروہ جوٹھے کے بعض اَحکام	108
جو حکم جوٹھے کا ہے وہی لُعاب اور پسینہ کا	109
تیمّم کا بیان	109
تیمّم کا طریقہ، تیمّم کی نیت	113
تیمّم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟	113
کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں؟	115
تیمّم توڑنے والی چیزیں	116
خُف یعنی موزے پر مسح کا بیان	117
مَسحِ موزہ کا طریقہ	118
مَسحِ موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟	119

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
حیض کا بیان	120
حیض کی تعریف	120
حیض کی مدت	120
حیض آنے کی عمر	121
حیض کے رنگ	122
نِفاس کا بیان	122
نِفاس کی تعریف اور مُدت	122
حیض ونفاس کے اَحکام	123
اِستحاضہ کا بیان	125
اِستحاضہ کی تعریف اورحکم	125
معذور کا بیان	126
معذور کی تعریف	126
نَجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ	128
پانی کے سوا دوسری پاک کرنے والی چیزیں	128
موٹی نجاست پاک کرنے کا طریقہ	129
نجاست دور ہونے کے بعد جو رنگ یا بو رہ جائے اس کا حکم	129
پتلی نجاست پاک کرنے کا طریقہ	130
نچوڑنے کی حد	130
جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ	131
لوہے تانبے چینی وغیرہ کے برتن اور سامان پاک کرنے کا طریقہ	132
آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ	132
کھال پاک کرنے کا طریقہ	133
شہد پاک کرنے کا طریقہ	134
تیل، گھی پاک کرنے کا طریقہ	134
درخت اور دیوار اور جڑی اینٹ کیسے پاک ہوتی ہے؟	134
اِستنجے کا بیان	135
اِستنجے کے آداب	135
اِستنجے کا طریقہ	135
اِستنجے سے پہلے کی دعا	135
اِستنجے کے بعد کی دعا	136
طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا	136
طہارت خانہ سے باہر آنے کی دعا	137
گرمی جاڑے کے اِستنجے کا فرق	138
اِستبراء کا حکم	138
اِستبراء کی تعریف	138
اِستبراء کا طریقہ	138
پانی اور مٹی کے علاوہ کن چیزوں سے اِستنجاء جائز ہے	139

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
وُضو کے بچے ہوئے پانی کا حکم	139
طہارت کے بچے ہوئے پانی کا حکم	139
نماز کی دوسری شرط یعنی سترِعورت کا بیان	140
کتنا سَتر فرض ہے؟	140
مرد میں اعضائے عورت نو ہیں	141
عورت کے اعضائے عورت کا شمار	142
محرم اور غیرمحرم کی تعریف	143
کون لوگ محرم ہیں اور کون غیرمحرم؟	143
نماز کی تیسری شرط یعنی وقت کا بیان	144
فجر کا وقت	144
صُبحِ صادق کس کو کہتے ہیں	144
ظہر کا وقت	145
سایۂ اصلی کی تعریف	146
دوپہر ڈھلنے کی پہچان	146
جمعہ کا وقت	146
عَصر کا وقت	146
مغرب کا وقت	147
شَفق کس کو کہتے ہیں؟	147
عشاء کا وقت	148
وِتر کا وقت	148
مستحب اوقات	148
مکروہ اوقات	151
طلوع سے کیا مراد ہے	151
نِصفُ النَّہار اور ضَحوۂ کُبریٰ کا بیان	152
کن بارہ وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے؟	153
اَذان کا بیان	155
اَذان کا ثواب	155
اَذان کا طریقہ	156
اَذان کے الفاظ	156
اَذان کی جگہ	156
اَذان کے بعد کی دعا	156
کن نمازوں کے لیے اَذان کہی جائے؟	157
اَذان کا حکم	157
اَذان کب کہی جائے؟	157
اَذان کا وقت	158
کن نمازوں میں اَذان نہیں؟	158
عورت کی اَذان کا حکم	158
بچے، اندھے بے وُضو کی اَذان کا حکم	158
اَذان کون کہے؟	159
اَذان کے درمیان بات کرنے کا حکم	159
اَذان کا جواب	160

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اَذان ہوتے وقت تمام مَشاغِل بند کر دیئے جائیں	160
اِقامت کا بیان	161
اِقامت کا جواب	162
نماز کی چوتھی شرط یعنی اِستِقبالِ قبلہ کا بیان	163
کن صورتوں میں نماز غیر قبلہ کی طرف ہو سکتی ہے؟	163
اگر قبلہ نہ معلوم ہو تو کیا کرے؟	164
نماز کی پانچویں شرط یعنی نیت کا بیان	165
نماز کی نیت	165
نماز کی چھٹی شرط یعنی تکبیر تحریمہ کا بیان	166
تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں؟	166
نماز کا طریقہ	166
فرض، واجب، سنت، مستحب کا حکم	171
فرائضِ نماز	171
واجباتِ نماز	172
سجدۂ سہو کا بیان	174
سجدۂ سہو کا طریقہ	174
سجدۂ سہو کب واجب ہے؟	174
کن باتوں کے چُھٹنے سے سجدۂ سہو نہیں ہوتا؟	174
سجدۂ تِلاوت	177
سجدۂ تِلاوت کیا ہے	177
سجدۂ تِلاوت کا مسنون طریقہ	177
سجدۂ تِلاوت کے شرائط	178
مجلس بدلنے کی صورتیں	181
قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے کا بیان	182
قرأت میں کتنی آواز ہونی چاہیے؟	182
کون کون سی سورتیں طِوالِ مُفَصَّل ہیں اور کون سی قِصارِ مُفَصَّل	183
درمیان سے سورۃ چھوڑنے کا حکم	185
قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان	185
جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے	186
نماز کے باہر قرآن پڑھنے کا بیان	186
قرآن شریف کے آداب	189
جماعت کا بیان	190
کن نمازوں کے لیے جماعت شرط ہے	190
جماعتِ ثانیہ کا حکم	191
کن عُذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے	192

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اکیلا مقتدی کہاں کھڑا ہو	192
صف کے مسائل	193
امام کون ہوسکتا ہے؟	193
بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم	194
فاسق کی اِقتِداء کا حکم	195
مَسْبُوق کی تعریف	196
کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے	197
جماعت قائم کرنے کا طریقہ	199
نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان	201
عمل کثیر وقلیل کی تعریف	202
نماز میں سانپ بچھو مارنے کی صورت	203
سُتْرہ کے معنی	205
سُتْرہ کن چیزوں کا ہوسکتا ہے	205
نمازی آگے سے گزرنے والے کو کس طرح روکے؟	205
نماز کے مکروہات کا بیان	206
نماز میں کپڑا لٹکانے کا حکم	206
نماز میں انگلی چٹکانے کا حکم	207
مکروہِ تحریمی کس کو کہتے ہیں؟	207
کمر پر ہاتھ رکھنے کا حکم	207
غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کا حکم	208
کُفّار کے عبادت خانوں میں جانے کا حکم	209
الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم	209
تصویر کے اَحکام	209
مکروہِ تنزیہی کس کو کہتے ہیں؟	211
ننگے سر نماز پڑھنے کے اَحکام	211
مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے	213
نمازی کے آگے آگ کا حکم	213
نماز کے لیے دوڑنے کا حکم	214
نماز توڑنے کا عُذر	214
مصیبت زدہ کے لیے نماز توڑنا	214
نقصان سے بچنے کے لیے نماز توڑنا	215
اَحکامِ مسجد	215
مسجد میں جاتے وقت کی دعاء	215
مسجد سے نکلتے وقت کی دعاء	215
قِبلہ کی طرف پاؤں کرنے کے اَحکام	216
مسجد کی چھت کے آداب	216
مسجد کو راستہ بنانے کے اَحکام	216
مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے اَحکام	216

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے اَحکام	217
مسجد میں کوئی گندگی میل وغیرہ ڈالنے کے اَحکام	217
مسجد میں ناپاک تیل جلانا منع ہے	217
مسجد میں ناپاک گارا لگانا منع ہے	217
مسجد میں وضو کب کرسکتا ہے؟	217
مسجد میں جو کوڑا وغیرہ نکلے اسے کیا کرے	218
مسجد میں کب پیڑ لگانے کی اجازت ہے	218
مسجد میں حُجرہ کب اور کس لیے بنوایا جاسکتا ہے	218
مسجد میں سوال اور سائل کو دینے کا حکم	218
بدبودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے	218
مسجد میں بات کرنا منع ہے	219
مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	219
وِتْر کی نماز	219
دعائے قنوت اور اس کے اَحکام	220
وِتْر کی نماز کب جماعت سے ہوسکتی ہے؟	222
سُنّتوں اور نفلوں کا بیان	222
سُنّتِ مُؤَکَّدہ اور غیر مُؤَکَّدہ کی تعریف اور اَحکام	222
کون کون سی نمازیں سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہیں؟	223
سُنّتوں کے چھوٹ جانے کے مسائل	223
کب نفل جائز ہے؟	224
کون کون سی نمازیں مستحب ہیں؟	224
صلوٰۃ الاوّابین	224
سُنّت و نفل کہاں پڑھنا بہتر ہے؟	226
تہجّد کی نماز	226
اِشراق کی نماز	226
چاشت کی نماز	227
اِستخارہ کی نماز	227
اِستخارہ کی دعاء	227
کب اِستخارہ کیا جائے؟	228
نمازِ حاجت	228
تراویح کی نماز کا بیان	230
بیمار کی نماز	233
بیمار کب نماز چھوڑ سکتا ہے؟	233
قضاء نماز کا بیان	235
قضا کی تعریف	235
قضا کا وقت	236

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
کس نماز کی قضا معاف ہے؟	237
قضا نمازوں میں ترتیب واجب ہونے کا بیان	237
بالغ ہونے کی عمر	240
نماز کا فِدْیہ	240
مسافر کی نماز کا بیان	242
مسافر کے اَحکام	244
قَصْر کے معنی	244
سُنَّتوں کی قصر نہیں	244
نیتِ اِقامت کی شرطیں	245
وطنِ اصلی کی تعریف	246
عورت کو بغیر مَحرَم کے سفر کی اجازت نہیں	247
سُواریوں پر نَماز پڑھنے کا بیان	248
کن عذروں سے سُواری پر نَماز ہوسکتی ہے؟	249
چلتی گاڑی پر نماز کا حکم	249
کشتی یا جہاز پر نماز کے اَحکام	250
جُمُعہ کا بیان	251
شرائطِ جُمُعہ	251
مِصْر وفِنائے مِصْر کا کیا مقصد ہے؟	251
کیا شہر میں جُمُعہ کئی جگہ ہوسکتا ہے؟	252
جُمُعہ کون قائم کرسکتا ہے؟	252
جُمُعہ کا وقت	253
جُمُعہ کا خطبہ	254
خطبہ کس کو کہتے ہیں؟	254
خطبہ میں کیا چیزیں سنت ہیں؟	254
جمعہ کی جماعت	256
جمعہ واجب ہونے کی شرطیں	257
خطبہ کے کچھ اور مسائل	260
جمعہ کے علاوہ دیگر خطبوں کا حکم	261
سَعْی کب واجب ہے؟	261
عِیدَین کا بیان	263
عید کے دن کیا باتیں مستحب ہیں؟	263
کس چیز کی اور کیسی انگوٹھی جائز ہے؟	263
نمازِ عید کا طریقہ	264
عید اور بقر عید کی نماز کا وقت اور مدت	266
تکبیرِ تشریق کیا ہے؟	267
تکبیرِ تشریق کس پر واجب ہے اور کب واجب ہے؟	268
گہن کی نماز	270
خوف ومصیبت کے وقت نَماز مستحب ہے	270

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”اے رب مجھے علمِ نافع عطا فرما“ کے اکیس حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”21 نیتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کردیتی ہے۔“

(جامع صغیر للسیوطی، ص۵۵۷، حدیث۹۳۲۶)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عَمَلِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ حتی الامکان اس کا باوضو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ”فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۱۴، النحل:۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ پر عمل کرتے ہوئے عُلَما سے رُجوع کروں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے

www.dawateislami.net

صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا ﴿14﴾ کتاب مکمَّل پڑھنے کے لیے بہ نیتِ حُصولِ عِلمِ دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَالضَّرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿16﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿17﴾ اس حدیث پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (مؤطا امام مالك، ۲/ ۴۰۷ ، حديث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿18﴾ جن کو دوں گا حَتَّی الْاِمکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً 63) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے ﴿19﴾ اس کتاب کے مُطالَعے کا ساری اُمت کو ایصالِ ثواب کروں گا ﴿20﴾ ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا ﴿21﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین ومصنف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیراہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا سنتوں بھرا بیان "نیت کا پھل" اور نیتوں سے متعلق آپ کا مرتب کردہ رسالہ "ثواب بڑھانے کے نسخے" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمائیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا
ابو بلال، محمد الیاس عطّار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ﴿2﴾ شعبۂ درسی کتب
﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کتب ﴿4﴾ شعبۂ تراجمِ کتب
﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کتب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج[1]

---

[1] ......تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلسنّت (12) فیضانِ مدنی مذاکرہ (13) فیضانِ اولیا و علما (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) عربی تراجم۔
(مجلس المدينة العلمية)

www.dawateislami.net

" المدینة العلمیة " کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِطریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "المدینة العلمیة" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ١٤٢٥ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

قانونِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علاّمہ قاضی اَبوالْمَعالی شمسُ الدین احمد جونپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ کی تالیف ہے، یہ دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ (لِلْبَنِیْن) کے نصاب میں شامل ہے۔ مجلس جامعات المدینہ کے مشورے سے مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' نے اس پر کام کیا ہے اور درج ذیل خصوصیات سے مُزَیَّن کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

۞ اس علمی وفقہی ذخیرے کو مفید سے مفید تر بنانے کے لیے متعدد مطبوعہ نسخوں کو سامنے رکھ کر تقابل کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں چند قدیم مطبوعے حاصل کئے گئے اور کم وبیش 32 سال قبل شائع ہونے والے ایک قدیم نسخے سے بھرپور اِستفادہ کیا گیا نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے تاکہ شرعی اَغلاط سے مُبَرّا اور بہتر نسخہ دستیاب ہو۔ ۞ مسائل کی تخریج نہیں کی گئی کیونکہ اس سے قبل پوری بہارِ شریعت پر بالتفصیل تخریج، تحقیق، تسہیل وحواشی وغیرہ کا کام ہو چکا ہے اور چونکہ قانونِ شریعت کو بہارِ شریعت کی تلخیص کہا جاتا ہے لہٰذا تخریج اور تفصیل کے لیے بہارِ شریعت کی طرف رجوع کیا جائے، ہاں مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیْہ نے (عَرَبی، اردو اور فارسی میں) جو حواشی تحریر فرمائے ہیں ان کی تخریج، تطبیق اور تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ۞ جن مسائل کی توضیح، ترجیح و تصحیح کی ضرورت تھی وہاں حاشیہ میں اس سے متعلق تفصیل بیان کی گئی ہے، ۞ جن حواشی کے آخر میں ''۱۲ مِنْہ'' لکھا ہے وہ مصنف کی طرف سے ہیں، نیز جہاں مصنف نے حوالہ لکھا ہے وہاں اسی سے متصل بَینَ القَوسَین علمیہ کی طرف سے تخریج شامل کی گئی ہے اور اس کا رسم الخط (FontStyle) جُدا رکھا گیا ہے۔ ۞ مطبوعہ نسخوں میں مصنف کے حواشی کے آخر میں کہیں ''۱۲ مِنْہ'' کہیں ''۱۲''

www.dawateislami.net

کہیں " مِنہ " اور بعض مقامات پر کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔علمیہ کی طرف سے ان تمام مقامات پر " ۱۲مِنہ " لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور جہاں " ۱۲مِنہ " یا " ۱۲ " یا " مِنہ " لکھنے سے رہ گیا تھا وہاں چھوٹے ہوئے لفظ کو بین القوسین لکھا گیا ہے۔ ۞ ہر مسئلہ نئی سطر سے شروع کیا گیا ہے اور باب کے تحت ہر مسئلہ پر نمبر لکھا گیا ہے جس سے مسئلہ تلاشنے میں بہت آسانی ہوگی۔ ۞ غیر معروف اور مشکل الفاظ کے معانی اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں تسہیل کا التزام کیا گیا ہے اور جا بجا الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ ۞ جہاں درودِ پاک اور عَزَّوَجَلَّ بین القوسین لکھا ہے وہ " المدینة العلمیة " کی طرف سے ہے۔ ۞ جن دعاؤں اور عربی عبارات کا ترجمہ مؤلف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے نہیں لکھا، حاشیہ میں ان کا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ ۞ جن کتب سے تخریج کی گئی ہے آخر میں ان تمام کی فہرست " مآخذ ومَراجع " کے نام سے بنائی گئی ہے۔ ۞ علاماتِ ترقیم (Punctuation Marks) یعنی کاما، فل اسٹاپ، کالن، انورٹڈ کاماز (Inverted Commas) وغیرہ کا ضرورتاً اہتمام کیا گیا ہے۔ ۞ دو مرتبہ پوری کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں اُنہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔قارئین خصوصاً علمائے کرام دَامَتْ فُیُوْضُھُم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینة العلمیة " اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شمس العلماء، حضرت علامہ قاضی ابوالمعَالی شمس الدین احمد جعفری رَضوی جونپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۲۸ ذی الحجۃ ۱۳۲۲ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۰۵ء محلّہ میر مست جونپور (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ نے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم وتربیت جدامجد اور نانا جان نے کی۔ بچپن ہی سے ذہانت وفَطانت کے حامل تھے مزید ان دونوں بزرگوں کی شفقتوں اور پدری مَحبتوں سے بھرپور تربیت نے آپ کو گُوناگُوں صِفات کا مَظہَر اور اَخلاقِ حمیدہ کا خُوگر بنادیا اور حصولِ علم کا ذوق وشوق اُجاگر کردیا، چنانچہ طلب علم کی پیاس بجھانے کے لیے آپ نے متعدد بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف پایا جن میں صَدرُ الْاَفاضِل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی اور صدرالشریعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ الْقَوِی جیسی جلیل القدر ہستیاں سرفہرست ہیں۔ مزید امام اہلسنت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان اور آپ کے شہزادوں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْحَنَّان کے فیوضات سے بھی مستفیض ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد تشریف لائے اور درس نظامی کی متعدد کتب کا درس لیا۔ پھر صدرالشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شہرہ سن کر تشنگی علم کی تسکین کے لیے اجمیر شریف پہنچے اور دارالعلوم مُعِینِیہ عُثمانِیہ میں داخلہ لیا جہاں صدرالشریعہ اور دیگر اَساتذہ سے علوم وفنون حاصل کرنے میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں جب صدرالشریعہ دارالعلوم

www.dawateislami.net

منظرِ اسلام بریلی شریف آ گئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔اسی سال آپ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے فارِغُ التحصیل ہوئے۔

دس سال کی عمر میں آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رَحِمَہُمَا اللّٰہُ الْحَنَّان نے بھی خلافت عطا فرمائی۔

تدریس کا آغاز آپ نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے کیا۔ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں بھی تدریس فرمائی۔ مدرسہ منظر حق ٹانڈہ، مدرسہ حنفیہ جونپور اور جامعہ رضویہ حمیدیہ بَنارس میں آپ صَدْرُ الْمُدَرِّسین رہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ معقولات ومنقولات میں ماہر اور فقہ پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ ہر فن میں سیر حاصل گفتگو فرماتے اور معلومات کا دریا بہاتے، کلام کے تجزیہ پر عُبور رکھتے تھے اور جب تک اس کے دلائل اور مقدمات کو پرکھ نہ لیتے قبول نہ فرماتے۔نقد وتنقید کا ملکہ بھی حاصل تھا برملا تنقید فرماتے اور غلطیوں کی نشاندھی کرتے لیکن انداز تعمیری ہوتا جس میں کہیں کہیں مزاح بھی پایا جاتا۔اس تنقیدی صلاحیت کے باوجود آپ کی نگاہ میں ایک ایسی شخصیت تھی جنہیں آپ تنقید سے الگ تھلگ جانتے اور وہ ذات تھی فاضِل بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی، آپ ان کے بارے میں فرمایا کرتے:

”میں اعلیٰ حضرت کو آنکھ بند کر کے جانتا ہوں اس لیے کہ انہوں نے جو مسائل کی تحقیق وتنقیح کی بالکل صحیح اور مناسب کی، اس میں چُون وچرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

www.dawateislami.net

اسی طرح صدرالشریعہ سے بھی بڑی عقیدت تھی اور آپ کے بارے میں فرماتے:

" میرے مخدوم حضور صدرالشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو جملہ علوم و فُنونِ مُتداولہ میں کافی دَرک تھا (یعنی کمال مہارت تھی) بالخصوص معقولات پڑھاتے وقت معقولات کو پانی پانی کردیتے تھے، یہ الگ بات ہے کہ قدرت کی فیاضیوں نے انہیں علم فقہ کا امین و وارث بنا دیا، لوگ دارالافتاء میں فتوے کی مشق کرتے کرتے زندگی تمام کردیتے ہیں، تاہم اس منصب کو نہیں پہنچ پاتے ہیں جو صدرالشریعہ کو قدرت کا عطیہ تھا۔"

آپ کی تصانیف میں " قانونِ شریعت" جو بہارِ شریعت کا خلاصہ ہے بہت مشہور اور خاص و عام میں مقبول و معروف ہے۔ فنِ منطق میں " قواعد النظر فی مجافی الفکر" اور علم نحو میں " قواعد الاعراب" بھی آپ کے وُفورِ عِلْم پر دلالت کرتی ہیں نیز دورانِ مُطالعہ تاعمر جو اہم باتیں اور عبارتیں آپ نے اپنی بیاض (نوٹ بک) میں تحریر فرمائیں وہ بھی کشکولِ جعفری کے نام سے علوم و معارف کا خزانہ ہیں۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے یکم محرم الحرام ۱٤۰۱ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۸۰ء میں وِصال فرمایا، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا مزار مبارک شیرازِ ہند جون پور (یو.پی.ہند) کے علاقے شیخ پور میں دربارِ حضرت مخدوم سید قُطُب الدین بینادِل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه قلندرِ جون پوری کے قریب ہے۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم.

---

1 ...... مفتیٔ اعظم ہند اور ان کے خلفا، ص ۴۳۴، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ص ۱۹۸، تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۱۰۴ ماخوذاً

www.dawateislami.net

تمہید

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ رَءُوْفٍ رَّحِیْم.

چونکہ انسان کا کمال اوراس کی سعادت ایمان وعمل کی صحّت پر موقوف ہےاور یہ بغیر علم دین ناممکن ہے، اس لیے ہر شخص جو اپنی زندگی کو صالح وکامیاب بنانا چاہتا ہے اس کے لیے ضَروری ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کرے۔علم دین کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا تعلق ایمان اورعقیدہ سے ہے (جیسے توحید، رسالت، نبوت، جنت، دوزخ، حشر، ثواب، عذاب وغیرہ)۔

دوسری قسم میں وہ باتیں ہیں جن کا تعلق عباداتِ بدَنی ومالی سے ہے (جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ)۔

تیسری قسم میں وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق مُعامَلات ومُعاشَرت سے ہے (جیسے خرید و فروخت، نکاح، طلاق، عتاق، جہاد، حکومت، سیاست وغیرہ)۔

چوتھی قسم میں وہ اُمور ہیں جن کا تعلق اَخلاق وعادات، جذبات ومَلَکات سے ہے (جیسے شجاعت، سخاوت، صبر، شکر وغیرہ)۔

خیال تو یہ تھا کہ چاروں قسمیں ایک ساتھ شائع ہوتیں، لیکن کتاب اندازے سے کافی زیادہ ضخیم ہوگئی ہے، اس لیے دو حصے کردیئے، یہ حصہ اوّل آپ کے سامنے ہے، اس میں عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، قربانی وعقیقہ تک کے تمام مسائل بیان کیے گئے ہیں، دوسرے حصہ میں حج، نکاح، طلاق، خرید وفروخت، حظر واباحۃ وغیرہ کے مسائل ہیں۔

www.dawateislami.net

تنبیہ: اس کتاب " قانونِ شریعت " میں اِختلافاتِ اَدِلَّہ سے اَصلاً تَعَرُّض نہ ہوگا کہ شانِ مختصرات کے خلاف ہے اور مُبتدیوں وکم عِلْموں کے لیے باعثِ تَحَیُّر واِشکال بھی۔ نیز اس کتاب میں صرف بہت ضروری ضروری، کثرت سے پیش آنے والے مسائل کو بیان کیا گیا ہے اور ہر مسئلہ کا ماخذ سُنّی حَنَفی دینیات کی نہایت معتبر ومستند کتابیں ہیں، جیسا کہ حوالوں سے ظاہر ہے۔ جہاں تک ہوسکا ہے پیرایۂ بیان وزبان کو بہت سَہْل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کوشش میں فَصاحتِ زبان کی بھی پرواہ نہیں کی گئی۔ رب تبارک وتعالٰی اس سعی کو لِوَجْہِ الکَرِیم قبول فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْن.

الفقیر ابوالمَعالی احمد المعروف

شمسُ الدِّین الجعفری الرضوی الجونبوری

بُرے خاتمے کے تین اَسباب

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: بندوں پر ظلم کرنا اکثر سَلْبِ ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابوالقاسم حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیْم سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو بندے کو ایمان سے محروم کردیتا ہے؟ فرمایا: بربادیِ ایمان کے تین اَسباب ہیں:

﴿۱﴾ ایمان کی نعمت پر شکر نہ کرنا۔ ﴿۲﴾ ایمان ضائع ہونے کا خوف نہ رکھنا۔ ﴿۳﴾ مسلمان پر ظلم کرنا۔ (تنبیہ الغافلین، ص۲۰٤، دارالکتاب العربی بیروت)

www.dawateislami.net

عقائد کا بیان

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے عقیدے

عقیدہ ۱ خدا تعالیٰ کی توحید و کمالات

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایک ہے، پاک، بے مثل، بے عیب ہے۔ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، کوئی کسی بات میں نہ اُس کا شریک، نہ برابر، نہ اس سے بڑھ کر، وہ مع اپنی صفاتِ کمالیہ کے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہمیشگی صرف اُسی کی ذات وصفات کے لیے ہے، اس کے سوا جو کچھ ہے پہلے نہ تھا، جب اُس نے پیدا کیا تو ہوا۔ وہ اپنے آپ ہے اُس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ کسی کا باپ، نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کے کوئی بی بی، نہ رشتہ دار، سب سے بے نیاز، وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج، روزی دینا، مارنا، جِلانا اُسی کے اِختیار میں ہے، وہ سب کا مالک، جو چاہے کرے۔ اُس کے حکم میں کوئی دَم نہیں مار سکتا، بغیر اُس کے چاہے ذرہ نہیں ہل سکتا، وہ ہر کھلی، چھپی، ہونی، اَن ہونی کو جانتا ہے، کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں، دنیا جہان سارے عالم کی ہر چیز اُس کی پیدا کی ہوئی ہے سب اُس کے بندے ہیں، وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم کرنے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے، اس کی پکڑ نہایت سخت جس سے بغیر اس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ عزت، ذلت اُسی کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل

www.dawateislami.net

کرے، مال ودولت اُسی کے قبضہ میں ہے جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے۔

ہدایت وگمراہی کس کی طرف سے ہے؟

ہدایت وگمراہی اُسی کی طرف سے ہے، جسے چاہے ایمان نصیب ہو، جسے چاہے کُفر میں مبتلا ہو، وہ جو کرتا ہے حکمت ہے، انصاف ہے، مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا۔ کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا، اُس کا ہر کام حکمت ہے، بندہ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اس کی نعمتیں اس کے احسان بے انتہا ہیں، وہی اِس لائق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے، اُس کے سوا دوسرا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

عقیدہ ۲ خدا تعالیٰ کی تنزیہ

اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔ یعنی نہ وہ جسم ہے، نہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ یہ اُس کے حق میں مُحال ہیں۔ لہٰذا وہ زمان ومکان، طرف وجِہَت، شکل وصورت، وزن ومقدار، زیادۃ ونقصان، حُلول[1] واتحاد، توالُد وتناسُل، حرکت وانِتقال، تغیر وتبدُّل وغیرہا جملہ اَوصاف واَحوالِ جسم سے مُنزَّہ وبَری ہے اور قرآن وحدیث میں جو بعض الفاظ ایسے آئے ہیں مثلاً یَدْ،[2] وَجه،[3] رِجُل،[4] ضَحِک[5] وغیرہا جن کا ظاہر جسمیت پر دلالت کرتا ہے اُن کے ظاہری معنی لینا گمراہی وبدمذہبی ہے۔

---

1 ...... زیادۃ ونقصان: یعنی بیشی وکمی۔ حُلول: یعنی دو چیزوں کا مل کر ایک ہو جانا۔ مُحال: جو کبھی کسی طرح نہ ہو سکے۔ (۱۲ منہ)

2 ...... یَد: ہاتھ 3 ...... وَجه: چہرہ 4 ...... رِجُل: ٹانگ 5 ...... ضَحِک: ہنسنا

www.dawateislami.net

الفاظِ مُتشابہ کی تاویل

اس قسم کے الفاظ میں تاویل کی جاتی ہے کیوں کہ اُن کا ظاہر مراد نہیں کہ اُس کے حق میں مُحال ہے۔ مثلاً یَدْ کی تاویل قدرت سے اور وَجْہُہٗ کی ذات سے، اِستِواء کی غلبہ و توجہ سے کی جاتی ہے لیکن بہتر و اسلم یہ ہے کہ بلاضرورت تاویل بھی نہ کی جائے۔[1] بلکہ حق ہونے کا یقین رکھے اور مراد کو اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) کے سپرد کرے کہ وہی جانے اپنی مراد، ہمارا تو اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) ورسول (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے قول پر ایمان ہے کہ اِستِواء حق ہے، ید حق ہے اور اُس کا اِستِواء مخلوق کا سا اِستِواء نہیں، اس کا ید مخلوق کا سا ید نہیں، اس کا کلام، دیکھنا، سننا مخلوق کا سا نہیں۔

عقیدہ ۳ اللّٰہ تعالیٰ کی ذات و صفات نہ مخلوق ہیں نہ مقدور۔

عقیدہ ۴ کیا چیزیں حادِث ہیں اور کیا قدیم؟

ذات و صفاتِ الٰہی کی علاوہ جتنی چیزیں ہیں سب حادِث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

عقیدہ ۵ صفاتِ الٰہی کو مخلوق کہنا یا حادِث بتانا گمراہی و بددینی ہے۔

عقیدہ ۶ جو شخص اللّٰہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کو قدیم مانے یا عالم کے حادِث ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

---

[1]......قولہ: تاویل نہ کی جائے۔ قال فی شرح المواقف: فالحق التوقف مع القطع بانه ليس كاستواء الاجسام. (شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الثامن: فی انه تعالیٰ صفة، ٨/ ١٢٥) اقول: وهذا مذهب السلف وفيه السلامة والسداد.١٢ منه غفرله

www.dawateislami.net

عقیدہ ۷ جس طرح اللہ تعالیٰ عالَم اور عالَم کی ہر چیز کا خالق ہے اسی طرح ہمارے اَعمال واَفعال کا بھی وہی خالق ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ کی خالِقِیَّت، وُجوب خود کے معنٰی

اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے[2] یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عَدَم مُحال۔

عقیدہ ۸ اللہ تعالیٰ کا علم وارادہ

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں، موجود ہو یا مَعْدُوم ممکن ہو یا مُحال، کُلی ہو یا جُزئی سب کو اَزَل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور اَبد تک جانے گا، چیزیں بدلتی ہیں لیکن اس

---

1. ......قوله: ہمارے اَفعال کا بھی وہی خالق ہے۔اقول: وفی " النسفية وشرحها " : والله تعالى خالق الافعال العباد من الكفر والايمان والطاعة والعصيان لا كما زعمت المعتزلة ان العبدخالق لافعاله.(شرح العقائد النسفية، اللّٰه تعالى خالق لافعال العباد،ص۱۹۸)فی المواقف وشرحه للسيد:ان افعال العباد الاختيارية واقعة بقدرة الله تعالى وحدها وليس لقدرتهم تاثير فيها بل الله سبحانه اجرى عادته بان يوجد في العبد قدرة واختيارا فاذا لم يكن هناك مانع اوجد فيه فعله المقدور مقارنا لها فيكون فعل العبد مخلوقا لله ابداعا واحداثا ومكسوبا للعبد والمراد بكسبه اياه مقارنته لقدرته وارادته من غيران يكون هناك منه تاثيراومدخل في وجوده سوى كونه محلا له و هذا مذهب الشيخ ابى الحسن الاشعرى.(شرح المواقف،المرصد السادس فی افعاله تعالى، المقصد الاول، ۸/ ۱۶۳) مرہ ۵ مرہ ۶ منه سلمه

2. ......ای الذات الواجب الوجود الذی یکون وجوده من ذاته بمعنى ان ذاته علة تامة مستقلة فی وجوده ولا يحتاج فی وجوده الى شیء غير ذاته ای منفصلة عن ذاته املالا فی ذاته ولا فی صفاته الحقيقته مطلقاً فالمقتضى لوجوده نفس ذاته. ۱۲ منه سلمه

www.dawateislami.net

کا علم نہیں بدلتا۔ دلوں کے خطروں اور وَسوَسوں کی اُس کو خبر ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔

عقیدہ ۹ اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت و اِرادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے پر ناراض۔

عقیدہ ۱۰ خدا تعالیٰ کی قدرت

اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادِر ہے کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں اور مُحال تحتِ قدرت نہیں،[1] مُحال پر قدرت ماننا اُلوہِیَّت کا انکار کرنا ہے۔

عقیدہ ۱۱ خیر و شر، کُفْر و ایمان، اطاعت و عصیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی تقدیر و تخلیق سے ہے۔

عقیدہ ۱۲ حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی ہے فرشتہ وغیرہ وسیلہ اور واسِطہ ہیں۔

عقیدہ ۱۳ اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کچھ واجب نہیں، نہ ثواب دینا نہ عذاب کرنا، نہ وہ کام کرنا جو بندہ

---

1 ......شرح فقہ اکبر میں ہے: **لان المحال لا يدخل تحت القدرة.** (شرح الفقه الاكبر،القول فى القدر، ص۸۷) اور شرح مقاصد میں ہے: **لا شیء من الواجب الممتنع بمقدور.** (شرح المقاصد، المقصد الثالث فى الاعراض، ۲/ ۱۴۸) اور شرح مواقف میں ہے: **لانها ای: (القدرة) تختص بالممكنات دون الواجبات والممتنعات.** (شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الثالث، ۸/ ۸۰) یعنی قدرت الٰہی کا تعلق صرف ممکنات سے ہے مُحال قدرت میں نہیں اور عیوب رب مُحال، جو عیبی مانے وہ خدا کو کیا جانے ۱۲ منہ۔ قدیم: یعنی جو ہمیشہ سے ہو، حادث: یعنی جو پہلے نہ تھا پھر پیدا کیا گیا، مُحال: جو نہ ہو سکتا ہو، ممکن: جو ہو سکتا ہو۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

کے حق میں مفید ہو،[1] اِس لیے کہ وہ مالک عَلَی الْاِطْلَاق ہے جو چاہے کرے، حکم دے تو فضل، عذاب کرے تو عَدْل، ہاں اس کی یہ مہربانی کہ وہی حکم دیتا ہے جو بندہ کر سکے، ضرور مسلمانوں کو اپنے فَضْل سے جنت دے گا اور کافروں کو اپنے عَدْل سے جہنم میں ڈالے گا۔ اِس لیے کہ اُس نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کُفْر کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف کردے گا اور اِس کے وعدے وعید بدلتے نہیں، اس لیے عذاب وثواب ضرور ہوگا۔

عقیدہ ۱۴ خدا تعالیٰ کا اِستِغناء

اللہ تعالیٰ عالَم سے بے پرواہے اس کو کوئی نفع ونقصان نہیں پہنچتا، نہ کوئی پہنچا سکتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں اس کا اپنا فائدہ یا غرض نہیں، دنیا کو پیدا کرنے میں نہ کوئی اس کا فائدہ اور نہ پیدا کرنے میں نہ کوئی نقصان۔

اللہ تعالیٰ نے عالَم کو کیوں پیدا کیا؟

اپنا فَضْل وعَدْل، قدرت وکمال ظاہر کرنے کے لیے مخلوق کو پیدا کیا۔

عقیدہ ۱۵ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بہت حکمتیں ہیں ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے یہ اُس کی حکمت ہے کہ دنیا میں ایک چیز کو دوسری چیز کا سبب ٹھہرایا۔ آگ کو گرمی پہنچانے کا سبب، پانی کو سردی پہنچانے کا سبب بنایا، آنکھ کو دیکھنے کے لیے کان کو سننے کے لیے بنایا اگر

---

1 ......قال: فی شرح المواقف: فان المطیع لایستحق بطاعته ثوابا والعاصی لایستحق بمعصیته عقابا اذ قد ثبت انه لایجب لاحد علی اللّٰه حق. ج ۸ (شرح المواقف، المرصد الثانی، المقصد الخامس، ۸/ ۳۳۲) وقال العلامة النسفی: وما هو الاصلح للعبد فلیس ذالک بواجب علی اللّٰه تعالٰی. ۱۲ منه (شرح العقائد النسفیة، وما هو الا صلح للعبد العباد، ص۲۳۳)

www.dawateislami.net

وہ چاہے تو آگ سردی، پانی گرمی دے اور آنکھ سنے، کان دیکھے۔

عقیدہ ۱۶ خدا کی ہر عیب سے پاکی

خدا کے لیے ہر عیب و نَقْص مُحال ہے جیسے جھوٹ،[1] جَہْل، بھول، ظلم، بے حیائی وغیرہ تمام بُرائیاں خدا کے لیے مُحال ہیں اور جو یہ مانے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے لیکن بولتا نہیں تو گویا وہ مانتا ہے کہ خدا عیبی تو ہے لیکن اپنا عیب چھپائے رہتا ہے، پھر ایک جھوٹ ہی پر کیا ختم سب برائیوں کا یہی حال ہوجائے گا کہ اس میں ہیں تو لیکن کرتا نہیں جیسے ظلم، چوری، فَنا، تَوالُد و تناسُل وغیرہا عُیوبِ کَثِیْرہ عَدِیْدہ۔ تَعَالٰی اللّٰہُ عَنْ ذَالِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔[2]

خدا کے لیے کسی نَقْص و عیب کو ممکن جاننا خدا کو عیبی ماننا ہے بلکہ خدا ہی کا انکار کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے ہر آدمی کو بچائے رکھے۔

---

1 ......شرح مقاصد میں ہے: **الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وھو علی اللہ تعالٰی محال** یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ مُحال ہے اس پر سب عُلَماء کا اتفاق ہے، اس لیے کہ جھوٹ عیب ہے ہر عقلمند کے نزدیک اور ہر عیب اللہ کے لیے مُحال ہے۔(شرح المقاصد، المقصد الخامس،فصل فی الصفات الوجودیة،۳/ ۱۱۶ ملتقطاً) اور شرح عقائد جلالی میں ہے: **الکذب نقص علیه محال ولا یکون من الممکنات ولا تشمله القدرة.** (الدوانی علی العقائد العضدیة، ۲/ ۱۹۵) یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب خدا کے لیے محال ہے لہٰذا جھوٹ خدا کے لیے ممکن نہیں ہے اور نہ زیرِ قدرت۔ اب یہیں سے ظاہر ہوگیا کہ اگر خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ ایسے کو خدا مانا جس میں یہ عیب ہے حالانکہ خدا عیبی نہیں تو خدا ہی کو نہیں پہچانا بلکہ اپنے گڑھے ہوئے عیبی معبود کو خدا مانا۔ ۱۲ منه سلمه

2 ......اللہ تعالیٰ ان تمام سے بہت بلند ہے۔

www.dawateislami.net

تقدیر

اللہ تعالٰی کے علم میں، جو کچھ عالَم میں ہونے والا تھا اور جو کچھ بندے کرنے والے تھے اس کو اللہ تعالٰی نے پہلے ہی جان کر لکھ لیا۔ کسی کی قسمت میں بھلائی لکھی اور کسی کی قسمت میں بُرائی لکھی، اس لکھ دینے نے بندہ کو مجبور نہیں کر دیا کہ جو اللہ تعالٰی نے لکھ دیا وہ بندہ کو مجبوراً کرنا پڑتا ہے بلکہ بندہ جیسا کرنے والا تھا ویسا ہی اُس نے لکھ دیا، کسی آدمی کی قسمت میں بُرائی لکھی تو اس لیے کہ یہ آدمی بُرائی کرنے والا تھا اگر یہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو اُس کی قسمت میں بھلائی ہی لکھتا، اللہ تعالٰی کے علم نے یا اللہ تعالٰی کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

مسئلہ ۱ تقدیر کے مسئلہ میں غور و بحث منع ہے، بس اِتنا سمجھ لینا چاہیے کہ آدمی پتھر کی طرح بالکل مجبور نہیں ہے کہ اُس کا اِرادہ کچھ ہو ہی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی نے آدمی کو ایک طرح کا اِختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے، اِسی اِختیار کی بناء پر نیکی بدی کی نسبت بندے کی طرف ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مُختار سمجھنا دونوں گمراہی ہے۔

مسئلہ ۲ بُرے کام کی نسبت کس کی طرف کی جائے؟

بُرا کام کر کے یہ نہ کہنا چاہیے بے ادَبی ہے کہ ''خدا نے چاہا تو ہوا، تقدیر میں تھا کیا'' بلکہ حکم یہ ہے کہ اچھے کام کو کہے کہ خدا کی طرف سے ہُوا اور بُرے کام کو اپنے نَفْس کی شرارت شامت جانے۔

www.dawateislami.net

نبی اور رسول

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفتوں کا جاننا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی جاننا لازمی ہے کہ نبی میں کیا کیا باتیں ہونی چاہئیں اور کیا کیا نہ ہونا چاہیے تا کہ آدمی کفر سے بچا رہے۔

رسول کے معنی

رسول کے معنی ہیں خدا کے یہاں سے بندوں کے پاس خدا کا پیغام لانے والا۔

نبی کون ہوتا ہے؟

نبی وہ آدمی ہے جس کے پاس وَحْی یعنی خدا کا پیغام آیا لوگوں کو خدا کا راستہ بتانے کے لیے، خواہ یہ پیغام نبی کے پاس فرشتہ لے کر آیا ہو یا خود نبی کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے اس کا علم ہوا ہو، کئی نبی اور کئی فرشتے رسول ہیں، نبی سب مرد تھے نہ کوئی جِنّ نبی ہوا نہ کوئی عورت نبی ہوئی۔ عبادت، ریاضت کے ذریعے سے آدمی نبی نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتا ہے اس میں آدمی کی کوشش نہیں چلتی البتہ نبی اللہ تعالیٰ اُسی کو بناتا ہے جس کو اس لائق پیدا کرتا ہے جو نبی ہونے سے پہلے ہی تمام بُری باتوں سے دور رہتا ہے اور اچھی باتوں سے سنور چکتا ہے، نبی میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔

www.dawateislami.net

نبی کا چال چلن، شکل وصورت حَسَب ونَسَب

نبی کا چال چلن، شکل وصورت، حسب ونسب، طور طریقہ، بات چیت سب اچھے اور بے عیب ہوتے ہیں، نبی کی عقل کامل ہوتی ہے، نبی سب آدمیوں سے زیادہ عقل مند ہوتا ہے، بڑے سے بڑے حکیم فلسفی کی عقل نبی کی عقل کے لاکھویں حصے تک بھی نہیں پہنچتی۔ جو یہ مانے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے نبی ہوسکتا ہے وہ کافر ہے اور جو یہ سمجھے کہ نبی کی نبوت چھینی جاسکتی ہے وہ بھی کافر ہے۔

معصوم کون ہے؟

نبی اور فرشتہ معصوم ہوتا ہے یعنی کوئی گناہ اس سے نہیں ہوسکتا، نبی اور فرشتہ کے علاوہ کسی امام اور ولی کو معصوم ماننا گمراہی اور بدمذہبی ہے اگرچہ اماموں اور بڑے بڑے ولیوں سے بھی گناہ نہیں ہوتا لیکن کبھی کوئی گناہ ہوجائے تو شرعاً مُحال بھی نہیں، اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کا پیغام پہنچانے میں نبی سے بھول چوک نہیں ہوسکتی مُحال ہے۔

نبی کی طرف تَقِیَہ کی نسبت کا حکم

جو یہ کہے کہ کچھ احکام تَقِیَّۃً یعنی لوگوں کے ڈر سے یا کسی اور وجہ سے نہیں پہنچائے وہ کافر ہے۔ انبیاء (عَلَیۡھِمُ السَّلَام) تمام مخلوق سے افضل ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں سے بھی افضل ہیں جو رسول ہیں۔

www.dawateislami.net

ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم

ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ کافر ہے۔[1]

عقیدہ ۱۷ نبی کی عظمت

نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ تمام فرائض کی اَصْل ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کُفْر ہے۔[2] (شفا وھندیہ وغیرہ) سارے نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی وجاہت وعزت والے ہیں، اُن کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مَعاذَ الله (عَزَّوَجَلَّ) چوہڑے[3] چمار[4] کی مثل کہنا کھلی گستاخی ہے اور کلمہ کُفْر ہے۔

---

1 ......قال التفتازانی رحمه الله تعالیٰ : فما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولی افضل من النبی كفر وضلال. شرح العقائد. (۱۲ منه)

(شرح عقائد النسفية، لايبلغ الولی درجة الانبياء، ص۳۴۳)

2 ......فتاویٰ قاضی خان میں ہے : لو عاب الرجل النبی فی شیء كان كافرا. (فتاوی قاضی خان، كتاب السير، باب ما يكون اسلاما من الكافر ...الخ، ۲/ ٤٦٤) یعنی جو شخص نبی کو کسی طرح کا عیب لگائے وہ کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: لو قال لشعره عَلَيْهِ السَّلام شعير يكفر. (الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب التاسع، ۲/ ۲٦۳) یعنی اگر نبی عَلَیْہِ السَّلام کے بال کو ''بلوا'' تصغیر کے صیغہ سے کہے تو وہ کافر ہو جائے۔ (۱۲منہ)

3 ......بھنگی

4 ......موچی جو مردہ جانوروں کی کھال اتارتے، رنگتے، جوتے بناتے، جوتے گانٹھتے اور پالش کرتے۔

www.dawateislami.net

نبی کی حیات

انبیاءعَلَیۡہِمُ السَّلَام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا وعدہ پورا ہونے کے لیے ایک آن کو انہیں موت آئی ہے پھر زندہ ہوگئے، اُن کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے بڑھ کر ہے۔[1]

---

1 ...... حضرت شیخ عبدالحق (رحمة الله علیه) اپنی کتاب تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں:

مقام نبوت و رسالت بعد از موت ثابت است وخود انبیاء را موت نبود وایشاں حی و باقی اند وموت ہماں است کہ یکبار چشیدہ اند بعد ازاں ارواح را بہ ابدان ایشاں اعادہ کنند وحقیقت حیات بخشند چنانچہ در دنیا بودند کامل تر از حیات شہدا کہ آں معنوی است۔ (تکمیل الایمان، صدور کبائر از انبیاء جائز نیست، ص۱۲۲)

یعنی کمال نبوت ورسالت مرنے کے بعد بھی ثابت رہتا ہے اور خود نبی لوگ مرتے نہیں وہ لوگ زندہ اور باقی ہیں ان کے لیے موت بس اتنی ہے کہ ایک بار چکھا اور پھر اس کے بعد ان کی روحیں ان کے بدن میں واپس کردی گئیں اور ان کو وہی اصل زندگی دے دی گئی جیسی کہ دنیا میں تھی یہ ان کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے: **ومما ھو مقرر عندالمحققین انہ صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق ممتع بجمیع الملاذ والعبادات غیر انہ حجب عن ابصار القاصرین عن شریف المقامات** . (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، کتاب الحج، فصل فی زیارة النبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، ص ۳۸۰). **اقول:** اور بہت حدیثوں میں آیا کہ نبی زندہ رہتا ہے اور روزی پاتا ہے انبیاء کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، **ان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق.** (ابن ماجہ وغیرہ)(۱۲ منہ)(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

www.dawateislami.net

عقیدہ ۱۸ نبی کا علم

اللہ تعالیٰ نے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کو غیب کی باتیں بتائیں، زمین و آسمان کا ہر ذرہ ذرہ ہر نبی کی نظر کے سامنے ہے۔ یہ علم غیب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے دیئے سے ہے لہٰذا یہ علم عطائی ہوا اور اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ خود اُسے حاصل ہے لہٰذا ذاتی ہوا، اب جب کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے علم اور رسول کے علم کا فرق معلوم ہوگیا تو ظاہر ہوگیا کہ نبی و رسول کے لیے خدا کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں بلکہ ایمان ہے جیسا کہ آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے۔[1]

عقیدہ ۱۹ کوئی اُمتی زُہد و تقویٰ،[2] اِطاعت و عبادت میں نبی سے نہیں بڑھ سکتا، انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلام) سوتے جاگتے ہر وقت یادِ الٰہی میں لگے رہتے ہیں۔

---

1 ......قرآن شریف میں ہے: فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ ۲۹، الجن: ۲۷)
یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب کا علم اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔ (جمل) (حاشیة الجمل علی الجلالین، سورة الجن، تحت الآیة: ۲۶، ۸/ ۱۴۰) اور فرمایا: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍۚ﴿۲۴﴾ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴)
یعنی یہ رسول غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والٰی ما ھو کائن الٰی یوم القیامة کانما انظر الی کفی ھذہ جلیان من امر اللہ تعالٰی جلاہ لنبیه کما جلاہ للنبیین من قبله. (طبرانی ونعیم ابن حماد وابونعیم) (حلیة الاولیاء، حدیر بن کریب، ۶/ ۱۰۷، حدیث: ۷۹۷۹) یعنی دنیا مجھ پر روشن کی گئی جیسا کہ مجھ سے پہلے اور نبیوں پر روشن کی گئی تو دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی۔ (۱۲ منہ)

2 ......زہد و تقویٰ: نیکی و پرہیزگاری۔ ۱۲ (منہ)

www.dawateislami.net

عقیدہ ۲۰ انبیاء (عَلَیۡهِمُ السَّلام) کی تعداد مقرر کرنی ناجائز ہے، ان کی پوری تعداد کا صحیح علم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کو ہے۔

انبیاء (عَلَیۡهِمُ السَّلام) کے رُتبے

سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی

حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلام سب سے پہلے انسان ہیں، اُن سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، سب آدمی اُنہیں کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اپنا خلیفہ بنایا، تمام چیزوں اور اُن کے نام کا علم دیا، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم عَلَیۡہِ السَّلام کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا، سوا شیطان کے اُس نے انکار کیا، اور ہمیشہ کے لیے ملعون و مَردُود ہوا، حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلام سے لے کر ہمارے نبی **مُحَمَّدٌ رَّسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم تک بہت نبی آئے۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ (عَلَیۡهِمُ السَّلام) اور اُن کے علاوہ ہزاروں، یہ چاروں نبی بھی تھے اور رسول بھی، سب سے آخری نبی اور رسول ساری مخلوق سے افضل سب کے پیشوا حبیب خدا ہمارے آقا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا، نہ ہوگا۔ جو شخص ہمارے نبی کے بعد یا آپ کے زمانہ میں کسی اور کو نبی مانے یا نبوت ملنی جائز جانے وہ کافر ہے۔[1]

---

1 ...... چاہے تائیدی نبی مانے چاہے ظلی چاہے نبوت بالذات مانے چاہے بالعرض چاہے اس زمین میں یا کسی اور زمین میں بہرحال کافر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہ ہوا ہے نہ ہوگا جو اس کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں کیونکہ اس سے آیہ: خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۰)

www.dawateislami.net

ہمارے نبی کی خاص فضیلتیں اور کمالات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو تمام جہان سے پہلے اپنے نور کی تجلی سے پیدا کیا۔ انبیاء، فرشتے، زمین، آسمان، عرش، کرسی تمام جہان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نور کی جھلک سے بنایا، اللہ یا اللہ کا برابر والا ہونے کے سوا جتنے کمال جتنی خوبیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دے دیں، تمام جہان میں کوئی کسی خوبی میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے برابر نہیں ہوسکتا، حضور افضل الخلق اور اللہ تعالیٰ کے نائبِ مُطلَق ہیں، حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے نبی ہیں اور ہر شخص پر آپ کی پیروی لازم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کُنجیاں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بخش دیں، دنیا اور دین کی سب نعمتوں کا دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں۔[1]

بالقراء تین اور حدیث: **لا نبی بعدی** (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴٦۱، حدیث: ۳٤۵۵) اور اجماع کا انکار ہوجاتا ہے۔ **اقول: خَاتَمُ النَّبِیّن بالفتح الحاجب المانع عن دخول الغیر فی قصر النبوۃ کخاتم السجل المانع عن دخول عبارۃ اخری فیہ وبالکسر الاخر المتمم لیس بعدہ او معہ غیرہ والآ یۃ والحدیث کلاھما علی الاطلاق فتجریان علی اطلاقھما کما ھو مبین و مبرھن فی الاصول ویکون المراد النبی مطلقا سواء کان اصلیا و ظلیا او شریکا اور مویدا و سواء کان فی زمانہ او بعد زمانہ فی ارضہ اوغیر ارضہ صلی اللہ علیہ وسلم. (۱۲) منہ سلمہ**

1 ......حدیثوں میں آیا: **انما انا قاسم واللہ یعطی** یعنی **اللہ** دینے والا اور میں بانٹنے والا۔ (بخاری ومسلم وغیرہ)

(۱۲ منہ) (بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا...الخ، ۱/٤۲، حدیث: ۷۱)

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ نے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو معراج عطا فرمائی یعنی عرش پر بُلایا اپنا دیدار آنکھوں سے دکھایا۔[1] اپنا کلام سنایا جنت دوزخ عرش کرسی وغیرہ تمام چیزوں کی سیر کرائی، یہ سب کچھ رات کے تھوڑے سے وقت میں ہوا، قیامت کے دن آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی سب سے پہلے شفاعت کریں گے یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے یہاں لوگوں کی سِفارش کریں گے گناہ معاف کرائیں گے دَرَجے بلند کرائیں گے اس کے علاوہ اور بہت سے خصائص ہیں جن کے ذِکْر کی اِس مختصر میں گنجائش نہیں۔

---

1 ...... شرح عقائد میں لکھا ہے کہ حضور عَلَیْہِ السَّلام کو معراجِ جسمانی جاگتے میں ہوئی صرف روحانی معراج کا قائل ہونا بدعت وگمراہی ہے مسجد حرام سے بیت المقدس تک تشریف لے جانا تو قطعی ہے قرآن سے ثابت ہے لہٰذا مطلقاً معراج کا انکار کُفْر ہے اور زمین سے آسمان تک اور اس کے آگے احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار بدعت وگمراہی ہے۔(شرح عقائد النسفیة،والمعراج لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فی الیقظة،ص ۳۱۰) حضرت شیخ محدث دہلوی (رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے فرمایا: کہ حق آنست کہ وی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پروردگار خود را بچشم سردید جمہور صحابہ بر ایں اند یعنی معراج میں حضور نے اللہ تعالیٰ کو انہیں آنکھوں سے دیکھا جمہور صحابہ کا یہی مذہب ہے۔(تکمیل الایمان،پنج تن فاضل ترین رسل اند،ص۱۲۹) مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے:والحق الذی علیہ اکثر الناس و معظم السلف وعامة المتاخرین من الفقھاء والمحدثین والمتکلمین انہ اسری بجسدہ الشریف ۱۲منہ (مرقاۃ المفاتیح،کتاب الفضائل، باب المعراج،۱۰/ ۱۵۱) ایکم مثلی تم میں میری مثل کون؟ (بخاری،کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال،۱/ ۶۴۶، حدیث:۱۹۶۵) عینان تنامان ولا ینام قلبی آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔(بخاری،کتاب التھجد،باب قیام النبی باللیل فی رمضان وغیرہ،۱/ ۳۸۹، حدیث: ۱۱۴۷) کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یذکر اللّٰہ فی کل احیان حضور ہر وقت یادالٰہی میں رہتے۔(بخاری وغیرہ)(۱۲منہ)(بخاری، کتاب الاذان،باب ھل یتتبع المؤذن فاہ...الخ،۱/ ۲۲۹)

www.dawateislami.net

عقیدہ ۲۱ نبی کی کسی چیز کو ہلکا جاننے کا حکم

حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے کافر ہے۔[1] (قاضی خان و شفاء قاضی عیاض وغیرہ)

معجزہ

معجزہ و کرامت کا فرق

وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہو جسے نبی اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرے اور اس سے منکرین عاجز ہو جائیں وہ معجزہ ہے جیسے مُردہ کو زندہ کرنا، اُنگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا ایسی عجیب و غریب بات اگر وَلی سے ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں اور نِڈر، بدکار یا کافِر سے ہو تو اس کو اِستِدراج کہتے ہیں۔ معجزہ کو دیکھ کر نبی کی سچائی کا یقین ہوتا ہے کہ جس کے ہاتھ پر قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوں جس کے مقابل سب

---

[1] ...... قال الا مام الفقیه قاضی خان رضی اللّٰہ تعالٰی عنه: لو عاب الرجل النبی فی شیء کان کافرا. ۱۲ (منہ) (فتاوی قاضی خان، کتاب السیر، باب ما یکون اسلاما من الکافر...الخ، ۲/ ٤٦٤)

و قال القاضی عیاض رحمه اللّٰه فی "الشفاء": ان جمیع من سب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم او عابه او الحق به نقصاً فی نفسه او نسبه او دینه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشیء علی طریق السب له او الازراء علیه او التصغیر لشانه او الغض منه والعیب له فهو ساب له والحکم فیه حکم الساب. (جلد۲) یعنی جو شخص نبی کا کسی بات میں کسی طرح عیب نکالے وہ کافر ہے۔ (۱۲منہ) (الشفا، الباب الاول فی بیان ما هو فی حقه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم...الخ، ۲/ ۲۱٤)

www.dawateislami.net

لوگ عاجز وحیران ہوں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہر گز نہیں دکھا سکتا، اللہ تعالیٰ جھوٹے کو معجزہ ہر گز نہیں عطا فرماتا ورنہ سچے اور جھوٹے میں فرق نہ رہے۔

مسئلہ ضروریہ نبی کی لَغزِش کا حکم

انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلام سے جو لَغزِشیں[1] ہوئیں ان کا ذِکر تلاوتِ قرآن وروایتِ حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اَوروں کو ان سرکاروں میں لب کُشائی کی کیا مجال اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر[2] فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع کریں، دوسرا اِن کلمات کو سند نہیں بنا سکتا، یعنی نبی کی بُھول چُوک کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے جو کلمہ کسی نبی کو کہا یا نبی نے اِنکساری عاجزی کے طور پر اپنے کو کہا کسی اُمتی کو نبی کے حق میں ایسے کلمات کہنا ناجائز وحرام ہے۔[3]

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنا کلام پاک اُتارا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر توریت اُتری، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام پر زبور، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر اِنجیل اور نبیوں پر دوسری کتابیں اُتریں ان نبیوں کی اُمتوں نے ان کتابوں کو گھٹا بڑھا دیا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے اَحکام کو بدل ڈالا، تب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے ہمارے آقا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

---

1 ...... لغزش: بھول، چوک (۱۲ منہ)

2 ...... تعبیر: بیان (۱۲ منہ)

3 ...... جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی دعا میں کہا کہ اے میرے رب ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا آدم نے معاذ اللہ ظلم کیا۔ ۱۲ (منہ)

www.dawateislami.net

پر قرآنِ پاک اُتارا، قرآن ایسی بے مثل کتاب ہے کہ ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا چاہے تمام جہان مل کر کوشش کریں ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔ قرآن میں سارے علم ہیں اور ہر چیز کا روشن بیان ہے ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک ویسا ہے جیسا اُترا اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا سارا زمانہ چاہے تو بھی اِس میں ایک حرف کا فرق نہیں آسکتا جو شخص کہے کہ قرآنِ پاک میں کسی نے کچھ گھٹا یا بڑھا دیا، اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے، وہ کافر ہے۔ یہی اَصْل قرآن ہے اِسی قرآن پر ایمان لانا ہر شخص کے لیے لازم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی کتاب۔ جو اس کے خلاف مانے وہ مومن نہیں۔

ملائکہ یعنی فرشتوں کا بیان

فرشتے نُوری جسم کی مخلوق ہیں، جن کو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں انسان کی ہو یا کوئی اور، فرشتے اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر اس لیے کہ معصوم ہیں ہر قسم کے گناہِ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہیں، اللّٰہ تعالیٰ نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کیے ہیں، کوئی فرشتہ جان نکالنے پر مقرر ہے کوئی پانی برسانے پر کوئی ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر کوئی نامہ اعمال لکھنے پر کوئی کسی کام پر کوئی کسی کام پر، فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اُن کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے کسی فرشتہ کی ذراسی بے ادبی بھی کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) بعض لوگ اپنے دشمن کو یا سختی کرنے والے کو مَلکُ الْموت کہتے ہیں ایسا کہنا ناجائز ہے، قریب کفر ہے فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

www.dawateislami.net

جن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، اِن میں بعض کو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ شریر بدکار جن کو شیطان کہتے ہیں، یہ آدمی کی طرح عقل اور رُوح اور جسم والے ہوتے ہیں کھاتے پیتے جیتے مرتے اور اولاد والے ہوتے ہیں، ان میں کافر، مومن، سنی، بدمذہب ہر طرح کے ہوتے ہیں اِن میں بدکاروں کی تعداد بہ نسبت آدمی کے زیادہ ہے جن کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ جن اور شیطان، بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے۔

موت اور قبر کا بیان

کس وقت ایمان لانا بے کار ہے؟

ہر شخص کی عمر مقرر ہے، نہ اُس سے گھٹ سکتی ہے نہ بڑھ سکتی ہے جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام روح نکالنے کے لیے آتے ہیں، اُس وقت مرنے والے کو دائیں بائیں جہاں تک نَظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے پاس عذاب کے۔ اِس وقت کافر کو بھی اسلام کے سچے ہونے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں کیونکہ ایمان تو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بتائی ہوئی باتوں پر بے دیکھے یقین کرنے کا نام ہے اور اب تو فرشتوں کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے اس لیے ایسے ایمان لانے سے مسلمان نہ ہوگا، مسلمان کی روح آسانی سے نکالی جاتی ہے اور اس کو رحمت کے فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافر کی روح بڑی سختی سے نکالی جاتی ہے اور اس

www.dawateislami.net

کو عذاب کے فرشتے بڑی ذلت سے لے جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر پیدا نہیں ہوتی بلکہ قیامت آنے تک عالم برزخ[1] میں رہتی ہے۔ یہ خیال کہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا پیڑ یا پودے میں یہ غلط ہے اس کا ماننا کفر ہے اِسی کو آواگون اور تناسخ کہتے ہیں۔

موت کیا ہے؟

موت یہ ہے کہ روح بدَن سے نکل جائے لیکن نکل کر روح مٹ نہیں جاتی بلکہ عالَمِ بَرزَخ میں رہتی ہے۔

---

1 ...... بَرزَخ، دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالَم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد سے قیامت آنے تک تمام انسانوں اور جنوں کو حَسْبِ مَراتِب اس میں رہنا ہوتا ہے، یہ عالَم اس دنیا سے بہت بڑا ہے، دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔۱۲(تکمیل الایمان وبہارشریعت وغیرہ) (تکمیل الایمان، بحث عذاب قبر،ص ۷۱، بہارشریعت،حصہ۱،۱/ ۹۸)۔حضرت امام غزالی (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه) فرماتے ہیں: **بل الذی تشهد له طرق الاعتبار وتنطق به الآیات والاخبار ان الموت معناه تغیر حال فقط وان الروح باقیة بعد مفارقة الجسد اما معذبة واما منعمة ومعنی مفارقتها للجسد انقطاع تصرفها عن الجسد بخروج الجسد عن طاعتها الخ** (احیاء جلد چہارم) (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعده، الباب السابع، ٥ / ٢٤٧) یعنی دلیل عقلی اور آیتیں اور حدیثیں اس پر گواہ وناطق ہیں کہ موت کے معنی ہیں صرف حالت کا بدل جانا اور روح باقی رہتی ہے، بدن سے الگ ہونے کے بعد خواہ عذاب میں رہے یا نعمت میں اور مَفارَقت بدن کے معنی ہیں اس کے تَصَرُّف کا اِنقِطاع کہ بدن میں اس کی طاعت کی قابلیت نہ رہی، نیز یہی امام اپنے رسالہ لدنیہ میں فرماتے ہیں: **وهذا الروح لا یموت بموت البدن** یعنی یہ روح بدن کے مرنے سے مرتی نہیں۔۱۲منہ (مجموعة رسائل الامام الغزالی، الرسالة اللدنية، ص٢٢٦)

www.dawateislami.net

مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟

ایمان وعمل کے اعتبار سے ہر ایک روح کے لیے الگ جگہ مقرر ہے قیامت آنے تک وہیں رہے گی، کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ عِلِّیّین[1] میں اور کسی کی زم زم شریف، کسی کی جگہ اُس کی قبر پر ہے اور کافروں کی روح قید رہتی ہے، کسی کی چاہِ بَرَہُوت[2] میں، کسی کی سِجِّین[3] میں، کسی کی اس کی مَرگَھٹ[4] یا قبر پر۔

کیا روح بھی مرتی ہے؟

بہر حال روح مرتی یا مٹتی نہیں بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنے بدن سے ایک طرح کا لگاؤ رکھتی ہے، بدن کی تکلیف سے اُسے بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے آرام پاتی ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتی پہچانتی ہے اس کی بات سنتی ہے اور مسلمان کی نسبت تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسلمان مرجاتا ہے تو اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه) لکھتے ہیں "روح را قرب و بُعد مکانی یکساں است" یعنی روح کے لیے کوئی جگہ دور یا نزدیک نہیں بلکہ سب جگہ برابر ہے۔

رُوح کی موت اور بعض اَحوال

جو یہ مانے کہ مرنے کے بعد روح مٹ جاتی ہے، وہ بد مذہب ہے۔ مردہ کلام بھی

---

1 ...... جنت کے نہایت بلند و بالا مکانات
2 ...... یمن میں واقع ایک کنواں
3 ...... جہنم کی ایک وادی
4 ...... جہاں ہندو مُردے جلاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

کرتا ہے اس کی بولی عوام جن اور انسانوں کے سوا حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

قبر کا دبانا

دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے مومن کو اس طرح کہ جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اِس طرح کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

منکر نکیر کیسے ہیں، کب آتے ہیں اور کیا سوال کرتے ہیں؟

اس وقت مُنکَر نَکِیْر دو فرشتے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اُن کی شکل بہت ڈراؤنی ہوتی ہے، ان کا بدن کالا آنکھیں نیلی اور کالی بہت بڑی بڑی جن سے آگ کی طرح لپٹ نکلتی ہے، ان کے ڈراؤنے بال سر سے پاؤں تک ان کے دانت بڑے بڑے ہیں جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں مُردے کو جھنجھوڑتے ہیں اور جھڑک کر اُٹھاتے ہیں اور بہت سختی کے ساتھ بڑی کَڑی آواز سے یہ تین سوال کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ مَن رَّبُّکَ یعنی تیرا رب کون ہے؟

﴿۲﴾ مَا دِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے؟

﴿۳﴾ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُل اِن کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا یہ جواب دے گا: رَبِّیَ اللّٰه میرا رب اللّٰه ہے اور دوسرے کا دِیْنِیَ الْاِسْلَام میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب یہ دے گا: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) یہ اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ)

www.dawateislami.net

کی طرف سے اُن پر رحمت نازل ہواور سلام۔اب آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا کپڑا پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھول دو،اب جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک قبر چوڑی چمکیلی کردی جائے گی اور فرشتے کہیں گے سو جیسے دولہا سوتا ہے یہ نیک پرہیزگار مسلمانوں کے لیے ہوگا،گنہگاروں کواُن کے گناہ کے لائق عذاب بھی ہوگا ایک زمانہ تک، پھر بزرگوں کی شفاعت سے یا ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے یا محض **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور پھر چین ہی چین ہوگا اور اگر مُردہ کافِر ہے تو سُوال کا جواب نہ دے سکے گا اور کہے گا: **ھَاہ ھَاہ لَا اَدْرِیْ** افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں،اب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا کپڑا پہناؤ اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو،اس کی گرمی اور لپٹ پہنچے گی اور عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو بڑے بڑے ہتھوڑے سے مارتے رہیں گے اور سانپ بچھو بھی کاٹتے رہیں گے اور قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے۔

تَنبِیہ قبر میں کس کس سے سُوال نہیں ہوتا؟

حضرات انبیاء عَلَیہِمُ السَّلام سے نہ قبر میں سوال ہو،نہ اُنہیں قبر دبائے اور سوال تو بعض اُمتیوں سے بھی نہ ہوگا جیسے جمعہ[1] اور رمضان میں مرنے والے مسلمان۔قبر میں آرام و تکلیف کا ہونا حق ہے۔

---

[1] ……تکمیل میں شیخ فرماتے ہیں:واضح آنست کہ انبیاء را سوال نبود(تکمیل الایمان،انبیا را سوال نبود،ص۷۳)اورفرماتے ہیں: وآنکہ روز جمعہ یا شب وے مردہ وآنکہ ہر شب سورہ ملك خواند۔۱۲(منہ)(تکمیل الایمان،در سوال اطفال مومنین اختلاف است،ص۷۳)

www.dawateislami.net

عذاب وثواب انسان کی کس چیز پر ہوتا ہے؟

اور یہ عذاب وثواب بدن اور رُوح دونوں پر ہے۔

بدن کے اصلی اَجزاء کیا کیا ہیں اور کہاں ہیں؟

بدن اگرچہ گَل جائے، جل جائے، خاک میں مل جائے مگراس کے اصلی اَجزاء قیامت تک باقی رہیں گے اُنہیں پرعذاب وثواب ہوگا اور اُنہیں پر قیامت کے دن پھر بدن بن کر تیار ہوگا، یہ اجزاء ریڑھ کی ہڈی میں کچھ ایسے باریک بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہیں جو کسی خُوردبین سے بھی نہیں دیکھے جاسکتے نہ اُنہیں آگ جلاسکتی ہے، نہ زمین گلاسکتی ہے، یہی بدن کے بیج ہیں انہیں اجزاء کے ساتھ ساتھ اللّٰہ تعالیٰ بدن کے اور حصّوں کو جمع کردے گا جوراکھ یا مٹی ہوکر اِدھر اُدھر پھیل گئے اور پھر وہی پہلا جسم بن جائے گا اور روح اُسی جسم میں آکر قیامت کے میدان میں آئے گی، اُسی کا نام حشْر ہے اب اسی سے یہ بھی معلوم ہوگیا قیامت کے دن روحیں اپنے پہلے ہی بدن میں لوٹائی جائیں گی نہ دوسرے میں، کیونکہ اصل اجزاء کا باقی رہنا اور زائد میں تَغیُّر وَتَبدُّل ہونا چیز کو بدل نہیں دیتا بلکہ اس قسم کی تبدیلیوں کے بعد بھی وہ پہلی چیز وہی رہتی ہے، دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کتنا بڑا ہوتا ہے اور کیسا ہوتا ہے اور جوان ہونے تک اس میں کتنی تبدیلیاں ہوتی ہیں، مگر ہر زمانہ اور ہر حال میں رہتا وہی ہے دوسرا نہیں ہوجاتا وہ خود بھی یقین رکھتا ہے کہ دس پانچ برس پہلے بھی میں میں ہی تھا اور اب بھی میں میں ہوں اور یہ ہمیشہ اور ہر عمر میں ہر شخص سمجھتا ہے، اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔ مُردہ اگر قبر میں دفْن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض

www.dawateislami.net

کہیں ہو اس سے وہیں سوال ہو گا اور وہیں عذاب پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا اس سے شیر کے پیٹ میں سوال ہو گا اور عذاب ثواب بھی وہیں ہو گا قبر کے عذاب وثواب کا مُنکرِ گمراہ ہے۔

کن لوگوں کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟

مسئلہ نبی، ولی، عالمِ دین، شہید، حافِظِ قرآن جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو اور جو مَنصبِ محبت پر فائز ہے، وہ جسم جس نے کبھی گناہ نہ کیا اور وہ جو ہر وقت درود شریف پڑھتا ہے ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو شخص انبیاء کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کو یہ کہے کہ "مر کے مٹی میں مل گئے" وہ گمراہ بددین، خبیث، مُرتکبِ توہین ہے۔(1)

قِیامت آنے کا حال اور اس کی نشانیاں

ایک دن تمام دنیا انسان حیوان جن فرشتے زمین آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب فنا ہو جائیں گے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا، اِسی کو قیامت آنا کہتے ہیں۔ قیامت آنے سے پہلے کچھ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی، جن میں سے تھوڑی سی ہم یہاں لکھتے ہیں۔

---

(1)......حضرتِ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب "سلوک اقرب السبل" میں لکھتے ہیں: باچندیں اختلافات و کثرت مذاھب که در علماء امت است یك کس را دریں مسئله خلافے نیست که آنحضرت صلی الله علیه وسلم بحقیقت حیات بے شائبه مجاز و توھم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجھان آنحضرت را مفیض و مربی۔ (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

﴿١﴾ خَسْف یعنی تین جگہ آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، پُورب[1] میں پچھّم[2] میں اورعَرَب میں۔

﴿٢﴾ علمِ دین اُٹھ جائے گا،یعنی عُلَماءاُٹھالیے جائیں گے۔

﴿٣﴾ جَہالت کی کثرت ہوگی۔

﴿٤﴾ شراب اورزِنا کی زیادتی ہوگی اوراس بے حیائی کے ساتھ کہ جیسے گدھے جوڑا کھاتے ہیں۔[3]

﴿٥﴾ مردکم ہوں گے عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

﴿٦﴾ مال کی زیادتی ہوگی۔

﴿٧﴾ عَرَب میں کھیتی اور باغ اورنہریں ہوجائیں گی،نہرفُرات[4] اپنے خزانے کھول دے گی اوروہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔

﴿٨﴾ مرداپنی عورت کے کہنے میں ہوگا، ماں باپ کی نہ سنے گا، دوستوں سے مَیل جَول رہے گااور ماں باپ سے جدائی۔

﴿٩﴾ گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔

﴿١٠﴾ اَگلوں پرلوگ لعنت کریں گےاُن کو بُرا کہیں گے۔

﴿١١﴾ بدکاراورنااہل سردار بنائے جائیں گے۔

﴿١٢﴾ ذلیل لوگ جن کےتن کوکپڑانہ ملتاتھاوہ بڑے بڑے مَحلوں پراِترائیں گے۔

---

1 ......مشرق
2 ......مغرب
3 ......جُفتی کرتے ہیں۔
4 ......عراق میں واقع ایک نہر

www.dawateislami.net

﴿١٣﴾ مسجد میں لوگ چلائیں گے۔

﴿١٤﴾ اسلام پر قائم رہنا اتنا کٹھن ہوگا جیسے مُٹّھی میں انگارا لینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جاکر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

﴿١٥﴾ وقت میں برکت نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مثل مہینہ کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی یعنی وقت بہت جلد جلد گزرے گا۔

﴿١٦﴾ درندے، جانور آدمی سے بات کریں گے کوڑے کی نوک جوتے کا تسمہ بولے گا، جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا، بلکہ آدمی کی ران اُسے خبر دے گی۔

﴿١٧﴾ سورج پچّھم [1] سے نکلے گا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا، اُس وقت میں اسلام لانا قبول نہ ہوگا۔

﴿١٨﴾ علاوہ بڑے دَجال کے تیس دَجال اَور ہوں گے جو سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہوچکی، ہمارے نبی **محمد رسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اِن دَجالوں میں بہت سے گزر چکے جیسے مُسَیْلِمہ کَذَّاب، طُلَیْحَہ بن خُوَیْلِد، اَسوَد عَنْسی، سَجَاح، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بَہاءُ اللّٰہ، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے۔

---

1 ......سورج کا پچّھم سے نکلنا اس کی کیفیت یہ ہے کہ قیامت کے قریب حسبِ دستور سورج دربارِ الٰہی میں سجدہ کرکے پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جا تب سورج پچّھم سے نکلے گا اور آدھے آسمان تک آکر لوٹ جائے گا اور پچّھم میں ڈوبے گا اس کے بعد روزانہ پہلے کی طرح پورب سے نکلا کرے گا یعنی صرف ایک بار پچّھم سے نکلے گا۔١٢ (منہ)

www.dawateislami.net

دجّال کا نکلنا

دَجّال کی صِفَت اوراس کے کرتب

دَجّال کانا ہوگا اس کی ایک آنکھ ہوگی اور خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کے ماتھے پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو دکھائی نہ دے گا، یہ بہت تیزی سے سیر کرے گا، چالیس دن میں حَرَمَین شَرِیفَین [1] کے سوا تمام رُوئے زمین کا گشت کرے گا، [2] اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینہ بھر کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ساتھ ہوگی جس کا نام جنت دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا اُن کو ساتھ لیے ہوگا، اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اور اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی۔ لوگوں سے کہے گا کہ ہم کو خدا مانو جو اُسے خدا کہے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اُسے اپنے جہنم میں پھینک دے گا، مُردے جِلائے گا، پانی برسائے گا، زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی۔ وِیرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دَل کے دَل اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے واقع میں کچھ نہ ہوگا اسی لیے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا، جب حَرَمَین شَرِیفَین میں جانا چاہے گا فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے، دَجّال کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی۔

---

1 ......حَرَمَین شَرِیفَین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کہتے ہیں۔ (۱۲ منہ)

2 ......یعنی ساری زمین پر پھرے گا۔۱۲ (منہ)

www.dawateislami.net

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا آسمان سے اُترنا

جب دَجّال ساری دنیا میں پِھر پِھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دمشق کی جامع مسجد کے پوربی مینار[1] پر آسمان سے اُتریں گے، یہ صُبح کا وقت ہوگا فجر کی نماز کے لیے اِقامت ہوچکی ہوگی، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نماز پڑھائیں گے۔ دَجال ملعون حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا، جیسے پانی سے نمک گُھلتا ہے اور آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے، دَجال بھاگے گا آپ اُس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے وہ واصِلِ جہنم ہوگا پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے جتنے یہودی عیسائی بچے رہے ہوں گے وہ آپ پر ایمان لائیں گے، اس وقت تمام جہان میں دین ایک دینِ اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت کا۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، آپ نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی چالیس برس رہیں گے اور بعدِ وفات روضہ انور میں دفن ہوں گے۔

حضرت امام مہدی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا ظاہر ہونا

حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ آپ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں حَسَنی سید ہوں گے، آپ امام و مجتہد ہوں گے قیامت کے قریب جب تمام دنیا میں کُفر پھیل جائے گا اور

1 ......مشرقی مینار

www.dawateislami.net

اسلام صرف حَرَمَین شَرِیفَین ہی میں رہ جائے گا اولیاء اور اَبدال[1] سب وہیں ہجرت کر جائیں گے، رَمَضان شریف کا مہینہ ہوگا اَبدال کعبہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے حضرت امام مہدی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ) بھی وہاں موجود ہوں گے اولیاء اُنہیں پہچانیں گے ان سے بیعت لینے کو عرض کریں گے وہ انکار کریں گے غیب سے آواز آئے گی ''ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْه.'' یہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ تمام لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سب کو اپنے ساتھ لے کر ملک شام آجائیں گے۔

یاجُوج وماجُوج کا نکلنا

یہ ایک قوم ہے یافث بن نوح عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہ زمین میں فساد کرتے تھے بہار کے موسم میں نکلتے تھے ہری چیزیں سب کھا جاتے، سوکھی چیزوں کو لاد کر لے جاتے آدمیوں کو کھا لیتے جنگلی جانوروں، سانپوں بچھوؤں تک کو چٹ کر جاتے، حضرت ذُوالْقَرنَیْن عَلَیْہِ السَّلام نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کا آنا روک دیا جب دَجّال کو قتل کرکے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے حضرت عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) مسلمانوں کو کوہِ طور[2] پر لے جائیں گے تب دیوار توڑ کر یہ یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین میں بڑا فساد مچائیں گے، لوٹ مار قتل وغیرہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی دعا سے اِنہیں ہلاک وبرباد کرے گا۔

---

1 ...... اولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کا ایک طبقہ، اہل تصوف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے۔ (فیروز اللغات، ص۵۲)

2 ...... ملک شام میں واقع ایک پہاڑ

www.dawateislami.net

دَآبَّۃُ الارُض کیا چیز ہے؟

یہ ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کہ کوہِ صَفا سے نکلے گا تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فَصاحَت[1] سے کلام کرے گا اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا عصا[2] اور حضرت سلیمان (عَلَیْہِ السَّلام) کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے مسلمان کے ماتھے پر ایک چمکدار نشان لگائے گا اور انگوٹھی سے کافر کے ماتھے پر ایک کالا دھبّا، اس وقت تمام مسلم و کافِر عَلانیہ ظاہر ہوں گے یعنی کھلم کھلا پہچانے جائیں گے، یہ نشانی کبھی نہ بدلے گی جو کافِر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

قِیامت کن لوگوں پر آئے گی؟

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی وفات کے بعد جب قیامت آنے کو چالیس برس رہ جائیں گے تب ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح نکل جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، اُنہی کافروں پر قیامت آئے گی، یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں اُن میں سے بعض ظاہر ہوچکی ہیں اور کچھ باقی ہیں۔

جب نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں سے وہ خوشبودار ہوا گزرے

---

1 ......یعنی بہت اچھی، صحیح اور صاف عربی بولے گا۔ ۱۲ منہ

2 ......عصا: یعنی لاٹھی۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات[1] ہو جائے گی تو اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسے گزرے گا جس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کہنے والا کوئی نہ ہوگا، کوئی اپنی دیوار لیپتا ہوگا کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ یکا یک اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے پہلے اس کی آواز ہلکی ہوگی اور بعد میں دھیرے دھیرے بہت کڑی[2] ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے پھر آسمان زمین دریا پہاڑ یہاں تک کہ خود صُور اور اسرافیل (عَلَیْہِ السَّلَام) اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے اس وقت سوا اللّٰہ واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللّٰہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ کرے گا اور صُور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اولین وآخرین،[3] فرشتے انسان جن حیوانات سب موجود ہو جائیں گے لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے، اُن کا اعمال نامہ اُن کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور حَشر کے میدان میں لائے جائیں گے، یہاں حساب وجزاء[4] کے اِنتِظار میں کھڑے ہوں گے، زمین تانبے کی ہوگی، سورج نہایت تیزی پر سر سے بہت قریب ہوگا، گرمی کی سختی سے بھیجے کھولتے ہوں گے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی بعضوں کی منہ سے باہر نکل آئیں گی پسینہ بہت آئے گا کسی کے ٹخنے تک کسی کے گُھٹنے تک کسی کے منہ تک جس کا جیسا عمل ہوگا ویسی ہی تکلیف ہوگی پھر پسینہ بھی نہایت بد بودار ہوگا، اسی حالت میں

---

1 ......وفات: موت۔ (۱۲ منہ)

2 ......تیز

3 ......اولین: اگلے، آخرین: پچھلے۔ (۱۲ منہ)

4 ......جزاء: بدلہ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

بہت دیر ہو جائے گی، پچاس ہزار برس کا تو وہ دن ہوگا اور اسی حالت میں آدھا گزر جائے گا لوگ سِفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے اور جلد فیصلہ[1] ہو۔ سب لوگ مشورہ کر کے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے پاس جانے کو کہیں گے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ہمارے آقا و مولیٰ رحمت عالم سردار انبیاء محمد مصطفیٰ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کے پاس بھیجیں گے، جب لوگ ہمارے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے فریاد کریں گے اور شَفاعت کی درخواست لائیں گے تو حضور فرمائیں گے کہ میں اس کے لیے تیار ہوں یہ فرما کر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد عَلَیْہِ السَّلام سر اُٹھاؤ کہو سنا جائے گا مانگو پاؤ گے شَفاعت کرو قبول کی جائے گی، اب حساب شروع ہوگا، میزانِ عمل[2] میں اَعمال تولے جائیں گے اپنے ہی ہاتھ پاؤں بدن کے اَعضاء اپنے خلاف گواہی دیں گے، زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار، نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا نہ بیٹا باپ کے، اَعمال پوچھے جا رہے ہیں زندگی بھر کا سب کیا ہوا سامنے ہے نہ گناہ سے انکار کر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں، اس بے کسی کے وقت میں دستگیر[3] بے کَساں حضور پرنور محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کام آئیں گے اور اپنے ماننے والوں کی شَفاعت فرمائیں گے۔

---

1 ...... جلد فیصلہ ہو: یعنی حساب ہو جائے اور جنت یا دوزخ جو ملنی ہو مل جائے۔ ۱۲ (منہ)

2 ...... میزانِ عمل: نیکی بدی تولنے کی ترازو۔ (۱۲ منہ)

3 ...... دستگیر: مددگار۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

شفاعت کی بعض صورتیں

حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شَفاعت کئی طرح کی ہوگی، بہت سے لوگ آپ کی شفاعت سے بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے لائق ہوں گے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سفارش سے دوزخ سے بچ جائیں گے اور گنہگار مسلمان دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شَفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے جنتیوں کی شفاعت کرکے ان کے درجے بلند کرائیں گے۔

کون کون سے لوگ شَفاعت کریں گے؟

حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے علاوہ باقی انبیاء، صحابہ، عُلَماء، اولیاء، شُہَدا، حُفَّاظ، حجاج، بھی شفاعت کریں گے لوگ عُلَماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے اگر کسی نے عالِم کو دنیا میں وضو کے لیے پانی لاکر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلاکر شَفاعت کے لیے کہے گا اور وہ اس کی شَفاعت کریں گے[1] یہ قیامت کا دن جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کی مصیبتیں بے شمار

---

[1] ......حدیث شریف میں ہے کہ دوزخیوں کی صف کے پاس سے ایک جنتی گزرے گا اسے دیکھ کر ایک دوزخی کہے گا اے صاحب کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک بار پانی پلایا تھا اور کوئی دوزخی کہے گا کہ میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا تو وہ جنتی اس کی شفاعت کرکے اس دوزخی کو جنت میں داخل کرائے گا۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجه، کتاب الادب، باب فضل الصدقة، ٤ / ١٩٦، حدیث: ٣٦٨٥) اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالحق دہلوی نے لمعات میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں بدکاروں نے اگر دینداروں پرہیزگاروں کی مدد و خدمت کی ہوگی تو آخرت میں اس

www.dawateislami.net

ونا قابل برداشت ہوں گی، یہ دن انبیاء واولیاء اور صالحین[1] کے لیے اِتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا کہ اس میں اتنا وقت لگا جتنا ایک وقت کی فرض نماز میں لگتا ہے بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا۔ سب سے بڑی نعمت جو مسلمانوں کو اس دن ملے گی وہ اللّٰہ تعالٰی کا دیدار ہوگا۔

یہاں تک تو حَشْر کے مختصر حالات بیان کیے گئے اب اس کے بعد آدمی کو ہمیشگی کے گھر جانا ہے کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کے عیش و آسائش کی کوئی انتہا نہیں اُس کو جنت کہتے ہیں کسی کو تکلیف کے گھر میں جانا ہوگا جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اُسے جہنم اور دوزخ کہتے ہیں، جنت دوزخ حق ہیں اُن کا انکار کرنے والا کافر ہے جنت دوزخ بن چکی ہیں اور اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ قیامت کے دن بنائی جائیں گی، قیامت حشر حساب ثواب عذاب جنت دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں لہٰذا جو آدمی ان چیزوں کو تو حق کہے مگر انکے معنی کچھ اور کہے مثلاً یہ کہے کہ ثواب کے معنی اپنی نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب کے معنی اپنے بُرے عمل کو دیکھ کر رنج کرنا یا حشر فقط روحوں کا ہوگا بدن کا نہیں تو ایسا آدمی حقیقت میں ان چیزوں کا مُنکِر ہے اور وہ کافر ہے، قیامت بے شک ضرور قائم ہوگی،

کا نتیجہ پائیں گے اور ان کی سفارش کی مدد سے جنت میں جائیں گے۔ (اشعة اللمعات، کتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، ۴ / ۴۲۹) دیکھئے کہ پانی پلانا وضو کرانا بھی کام آئے گا، اتنا تعلق بھی فائدہ پہنچائے گا تو رشتہ دوستی محبت عقیدت کیوں نہ کام آئے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اپنی امت میں سب سے پہلے جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے پھر درجہ بدرجہ اور قرابت داروں کی۔ (صواعق محرقہ وکلمہ علیا وغیرہ) (الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۶۰)
حفاظ: قرآن کے حافظ لوگ۔ حجاج: حاجی لوگ۔ (۱۲ منہ)

1 ...... صالحین: نیک لوگ۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

حشر روح اور جسم دونوں کا ہوگا جو کہے صرف روحیں اُٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے، دنیا میں جو روح جس بدن میں تھی اُس روح کا حشر اُسی بدن میں ہوگا ایسا نہیں کہ کوئی نیا بدن پیدا کرکے اُس میں روح ڈالی جائے گی بدن کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد اِدھر اُدھر ہوگئے اور جانوروں کی خوراک ہوگئے مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع کرکے قیامت کے دن اُٹھائے گا حساب حق ہے اعمال کا حساب ہوگا حساب کا منکر کافر ہے۔

میزان کیا ہے؟

میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہوگی اس کے دو پلّے ہوں گے اِس پر لوگوں کے اچھے بُرے عمل تولے جائیں گے نیکی کے پَلّہ کے بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اُوپر اُٹھے بخلاف دنیا کی ترازو کے۔

صِراط کیا ہے؟

صِراط حق ہے، یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہوگا، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، جنت کا یہی راستہ ہے سب کو اُس پر چلنا ہوگا کافر نہ چل سکے گا اور جہنم میں گر جائے گا، مسلمان پار ہوجائیں گے بعضے تو اتنی جلدی جیسے بجلی چمکے ابھی ادھر تھے ابھی ادھر پہنچ گئے، بعضے تیز ہوا کی طرح، بعضے تیز گھوڑے کی طرح بعضے دھیرے دھیرے، بعضے

www.dawateislami.net

گرتے پڑتے کانپتے لنگڑاتے جتنا اچھا عمل ہوگا اتنی ہی جلدی پار ہوگا۔

حوضِ کوثر کیا ہے؟

حوضِ کوثر جو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیا گیا ہے حق ہے اس کی لمبائی ایک مہینہ کا رستہ ہے اور اتنی ہی چوڑائی ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں ان پر موتی کے قبے[1] بنے ہوئے ہیں، اس کی تہ مشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جو اس کا پانی ایک بار پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اس پر پانی پینے کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، اس میں جنت سے دو نالے گرتے ہیں، ایک سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا۔

مقامِ محمود

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مقامِ محمود دے گا، جہاں اگلے پچھلے سب آپ کی تعریف کریں گے۔ (بڑائی بیان کریں گے)

لِواءُ الحمد کیا ہے؟

یہ ایک جھنڈا ہے جو ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قیامت کے دن ملے گا، جس کے نیچے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر قیامت تک جتنے مسلمان ہوئے نبی ولی سب ہی جمع ہوں گے۔

---

1 ......گنبد

www.dawateislami.net

جنت کا بیان

جنت ایک بہت بڑا اچھا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے، اس کی دیوار سونے چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہے، زمین زعفران اور عنبر کی ہے، کنکریوں کی جگہ موتی اور جواہرات ہیں، اس میں جنتیوں کے رہنے کے لیے نہایت خوبصورت ہیرے جواہرات اور موتی کے بڑے بڑے محل اور خیمے ہیں، جنت میں سو درجے ہیں ہر درَجے کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان تک، دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑا ستر 70 برس میں پہنچے، جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں آتیں۔ طرح طرح کے پھل میوے دودھ شراب[1] اور اچھے اچھے کھانے بڑھیا بڑھیا کپڑے جو دنیا میں کبھی کسی کو نصیب نہ ہوئے وہ جنتیوں کو دیئے جائیں گے، خدمت میں ہزاروں صاف ستھرے غِلمان[2] اور صحبت کے لیے سینکڑوں حوریں ملیں گی جو اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے دنیا کی طرف جھانکے تو اس کی چمک اور خوبصورتی سے ساری دنیا کے لوگ بے ہوش ہو جائیں بہِشْت میں نہ نیند آئے گی نہ بیماری نہ کوئی ڈر ہوگا نہ کبھی موت آئے گی نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوگی بلکہ ہر طرح کا آرام ہوگا اور ہر خواہش پوری ہوگی اور سب سے بڑھ کر نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔[3]

---

1 ...... جنت کی شراب میں نہ بو ہوگی نہ نشہ۔۱۲(منہ) 2 ...... کم سن غلام

3 ...... اللہ تعالیٰ کو دنیا کی زندگی میں آنکھ سے دیکھنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان دیکھے گا، رہا دل سے دیکھنا یا خواب میں دیکھنا تو دوسرے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام بلکہ اولیاء کو بھی حاصل ہے کہ شرح عقائد کی کتابوں میں ہے کہ آیتوں حدیثوں اور اجماعِ امت سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ثابت ہے آنکھ سے دیکھنے کا انکار معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقوں کا عقیدہ ہے۔ اہلِ سنت

www.dawateislami.net

دوزخ

یہ بھی ایک گھر ہے اس میں گھُپ اندھیری اور تیز کالی آگ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں یہ بدکاروں اور کافِر کے رہنے کے لیے بنایا گیا ہے کافر اس میں ہمیشہ قید رکھے جائیں گے اس کی آگ دم بدم[1] بڑھتی رہے گی جہنم کی آگ اتنی تیز ہے کہ سوئی کے ناکے[2] برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں اگر جہنم کا کوئی داروغہ دنیا میں آجائے تو اس کی ڈراوَنی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے کوئی زندہ نہ بچے، جہنمیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا، بڑے بڑے سانپ بچھو کاٹیں گے، بھاری بھاری ہتھوڑوں سے سر کچلا جائے گا، بھوک پیاس بہت لگے گی تیل کے تَلْچَھَٹ کے ایسا کھولتا پانی اور پیپ پینے کو، کانٹے دار زہریلا پھل کھانے کو ملے گا جب اس پھل کو کھائیں گے تو یہ گلے میں رُک جائے گا اس کے اُتارنے کو پانی مانگیں گے وہی کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا، اس کے پینے سے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہہ جائیں گے، پیاس اِس بَلا کی ہوگی کہ اُسی پانی پر تَونس[3] کے مارے ہوئے اونٹ کی طرح گریں گے، کفار جب عذاب سے عاجز آکر موت کی تمنا کریں گے اور موت بھی نہ آئے گی تو آپس میں مشورہ کر کے جہنم کے داروغہ حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام کو پکار کر کہیں گے اب اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادو حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد کہیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے تب پھر ہزار برس تک اللّٰہ تعالیٰ کو اس

کے نزدیک قیامت میں اللّٰہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنا اتفاقی مسئلہ ہے۔(شرح فقہ اکبر، رؤیۃ اللّٰہ فی الآخرۃ، ص١٤٨، شرح المقاصد، المقصد الخامس فی الالھیات، الفصل الرابع، ٣/ ١٣٤) ١٢منہ

1 ...... ہر گھڑی 2 ......سوئی کے سوراخ 3 ...... سخت پیاس

www.dawateislami.net

کے رحمت کے ناموں سے پکاریں گی وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا اس کے بعد فرمائے گا ''دور ہو جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔'' اس وقت کُفّار ہر قسم کی خیر سے نا اُمید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے پہلے آنسو نکلے گا جب آنسو ختم ہو جائے گا تو خون روئیں گے روتے روتے گالوں میں خندقوں کی طرح گڑھے پڑ جائیں گے رونے کا خون اور پیپ اِتنا ہوگا کہ اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں، جہنمیوں کی شکل ایسی بُری ہوگی کہ اگر کوئی جہنمی دنیا میں اس صورت میں لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے مرجائیں، آخر میں کافروں کے لیے یہ ہوگا کہ ہر کافر کو اس کے قد کے برابر صندوق میں بند کر دیں گے پھر آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل[1] لگائیں گے پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے بیچ میں آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی قفل لگا دیا جائے گا پھر اسی طرح اس صندوق کو ایک اور صندوق میں رکھ کر آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اُس کے لیے عذاب ہی رہے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا، جب سب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہیں گے جنہیں ہمیشہ وہاں رہنا ہے، اِس وقت جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت مینڈھے کی شکل میں[2] لا کر کھڑی کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا جنت والوں کو پکارے گا وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ ایسا نہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہو کر جھانکیں گے شاید اس مصیبت سے چھٹکارے کا حکم ہو پھر اُن سے پوچھے گا کہ اِسے پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے، پھر وہ ذبح کردی جائے گی اور

1 ......آگ کا تالا

2 ......دُنبے کی شکل میں

www.dawateislami.net

کہے گا اے جنت والو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے دوزخیو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اس وقت جنتیوں کی خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو غم کے اُوپر غم۔

نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

ایمان یہ ہے کہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی بتائی ہوئی تمام باتوں کا یقین کرے اور دل سے سچ جانے۔

اگر کسی ایسی ایک بات کا بھی انکار ہے جس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ اسلام کی بات ہے تو یہ کفر ہے۔ جیسے قیامت، فرشتے، جنت، دوزخ، حساب کو نہ ماننا یا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو فرض نہ جاننا۔ قرآن کو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کا کلام نہ سمجھنا۔ کعبہ قرآن یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین کرنی یا کسی سنت کو ہلکا بتانا، شریعت کے حکم کا مذاق اڑانا اور ایسی ہی اسلام کی کسی معلوم و مشہور بات کا انکار کرنا یا اُس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے ایمان و اعتِقاد کے ساتھ اِقرار بھی ضروری ہے، جب تک کوئی مجبوری نہ ہو مثلاً منہ سے بولی نہیں نکلتی یا زبان سے کہنے میں جان جاتی ہے یا کوئی عضو کاٹا جاتا ہے تو اُس وقت زبان سے اِقرار کرنا ضروری نہیں بلکہ صرف زبان سے خلافِ اسلام بات بھی جان بچانے کے لیے کہہ سکتا ہے لیکن نہ کہنا ہی اچھا ہے اور ثواب ہے۔ اِس کے سوا جب کبھی زبان سے کلمہ

www.dawateislami.net

کفر نکالے گا کافر سمجھا جائے گا، اگر چہ یہ کہے کہ خالی زبان سے کہا دل سے نہیں، اسی طرح وہ باتیں جو کفر کی نشانی ہیں جب اُن کو کرے گا کافر سمجھا جائے گا جیسے جَنیو[1] ڈالنا، چُٹیا رکھنا، صَلیب لٹکانا۔

کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟

مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ صرف دینِ اسلام ہی کو سچا مذہب مانے اور کسی ضروری دینی کا مُنکِر نہ ہو اور ضروریاتِ دین سے کسی ضروری دینی کے خلاف عقیدہ نہ رکھتا ہو، اگر چہ تمام ضروریاتِ دین کا اس کو علم نہ ہو لہذا بالکل لٹھ گنوار جاہِل جو اسلام اور پیغمبر اسلام (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو حق مانے اور اسلامی عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھے، چاہے کلمہ بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو وہ مسلمان ہے مومن ہے کافر نہیں، البتہ نماز روزہ حج وغیرہ اَعمال کے ترک سے گنہگار ہوگا لیکن مومن رہے گا اس لیے کہ اَعمال ایمان میں داخل نہیں۔

عقیدہ ۲۲ جو چیز بے شبہ حرام ہو، اُس کو حلال جاننا اور جو یقیناً حلال ہو اس کو حرام جاننا کفر ہے جب کہ یہ حرام و حلال ہونا معلوم و مشہور ہو یا یہ شخص اُس کو جانتا ہو۔

شِرک[2] کے معنی

شِرک کے معنی ہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو خدا جاننا یا عبادت کے لائق سمجھنا اور

---

1 ......ایک مخصوص دھاگہ جسے کفار مقدس جان کر گلے اور بغل میں باندھتے ہیں۔

2 ......قال العلامة التفتازانی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ): الاشراک هو اثبات الشریک فی الالوهیة بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس اوستحقاق العبادة کما لعبدة الاصنام. شرح عقائد نسفی. (۱۲منہ) (شرح العقائد النسفیة، ص ۲۰۱)

www.dawateislami.net

یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے اس کے سوا کیسا ہی سخت کفر کیوں نہ ہو حقیقتاً شرک نہیں، کسی کافر کی مغفرت نہ ہوگی، کفر کے سوا سب گناہ اللّٰہ تعالیٰ کی مَشِیَّت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔

عقیدہ ۲۳ کبیرہ گناہ کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے اگر بلا توبہ کیے مر جائے تو بھی اس کو جنت ملے گی، گناہ کی سزا بھگت کر یا معافی پا کر اور یہ معافی اللّٰہ تعالیٰ محض اپنی مہربانی سے دے یا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی شَفاعت سے۔

مسئلہ ۱ کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حکم

جو کسی مرے ہوئے کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرے یا کسی کافر مُرتَد[1] کو مرحوم یا مغفور یا بِہِشْتی[2] کہے یا کسی ہندو مُردہ کو بیکنٹھ باشی[3] کہے وہ خود کافر ہے۔

عقیدہ ۲۴ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروری ہے البتہ کسی خاص آدمی کے کافر ہونے کا یا مسلمان ہونے کا یقین اُس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ شرعی دلیل سے خاتمہ کا حال معلوم نہ ہو جائے کہ کفر پر مرا یا اسلام پر مرا لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ جس نے یقیناً کفر کیا ہو اُس کے کافر ہونے میں شک کیا جائے اس لیے کہ یقینی کافر کے کفر میں شک کرنا خود کافر ہونا ہے اس لیے کہ شریعت کا حکم ظاہر کے لحاظ سے ہوتا ہے البتہ قیامت میں فیصلہ حقیقت کے اعتبار سے ہوگا۔ اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر یہودی نصرانی ہندو مر گیا تو یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کُفْر پر مَرا مگر ہم کو اللّٰہ و رسول کا حُکْم یہی ہے کہ اُسے کافر

---

1 ……وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یو ہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مُصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/۱۶۳)

2 ……جنتی

3 ……جنت میں رہنے والا

www.dawateislami.net

ہی جانیں اور کافر ہی کا سا برتاؤ اس کے ساتھ کریں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہے اور اس کا کوئی قول و فعل اسلام کے خلاف نہیں ہے، تو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی سمجھیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔

عقیدہ ٢٥ کفر و اسلام کے سوا کوئی تیسرا دَرجہ نہیں۔ آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر، ایسا نہیں کہ نہ کافر ہو نہ مسلمان بلکہ ایک ضرور ہوگا۔

عقیدہ ٢٦ مسلمان ہمیشہ جنت میں رہیں گے کبھی نکالے نہ جائیں گے اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کبھی نہ نکالے جائیں گے۔

مسئلہ ٢ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو سجدہ تَعَبُّدی[1] کفر ہے اور سجدہ تعظیمی حرام ہے۔[2]

بِدعت کی تعریف[3]

جو بات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے اور یہ دو قسم کی

---

1 ...... یعنی عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا۔

2 ...... **اذا سجد لانسان سجدة تحية لا كفر.** (عالمگیری) اگر کسی آدمی کو سجدہ تعظیمی کیا تو کافر نہیں ہوا۔ (١٢منہ) (الفتاوی الهندية، كتاب السير، الباب السابع فی احكام المرتدين، ٢/ ٢٧٩)

3 ...... **قال النووی** (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی) **: البدعة فی الشرع احداث مالم يكن فی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم.** (تهذيب الاسماء واللغات، حرف الباء، ٣/ ٢٠) **وقال البيضاوی** (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه) **فی تفسيره: البدعة اختراع الشیء لا عن شیء.** (تفسير البيضاوی، سورة البقرة، تحت الآية: ١١٧، ١/ ٣٩٠) **وقال الغزالی** (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی) **: البدعة المذمومة ما يراغم السنة.** (احياء علوم الدين، كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی، ١/ ٣٦٧) ١٢ منه

www.dawateislami.net

ہے، ایک: بِدعَتِ حَسَنہ، دوسری: بدعت سَیِّئَہ۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مُزاحِم [1] نہ ہو، جیسے مسجدیں پکی بنوانا، قرآن شریف سنہرے لفظوں سے لکھنا، زبان سے نیت کرنا، علم کلام، علم صرف، علم نحو، علم ریاضی، خصوصاً علم ہیئت و ہندسہ پڑھنا پڑھانا، آج کل کے مدرسے، وعظ کے جلسے، سند و دستار وغیرہ سیکڑوں ایسی چیزیں ہیں جو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ میں نہ تھیں، وہ سب بدعت حسنہ ہیں، ایسی کہ بعض واجب تک ہیں جیسے تراویح [2] کی نسبت حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ارشاد **نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ** یہ اچھی بدعت ہے۔ بدعت سیئہ قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مُخالِف و مُزاحِم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔

امامت و خلافت کا بیان

امامت دو قسم کی ہے، ایک: امامت صغریٰ، دوسری: امامت کبریٰ۔ امامتِ صغریٰ نماز کی امامت ہے جس کا حال نماز کے بیان میں آئے گا۔

اِمامت کبریٰ کی شرائط

امامت کبریٰ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نِیابت مُطْلَقہ ہے یعنی حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام دینی دنیوی کاموں میں شریعت کے موافق عام تصرف کرنے کا اختِیار اور غیرِ مَعْصِیَت میں تمام جہان کے مسلمانوں سے اطاعت کرانے کا حق، اس امامت کے لیے مسلمان آزاد، مرد، عاقل، بالغ، قَرَشی، قادِر ہونا [3] شرط ہے۔ ہاشمی عَلَوی معصوم ہونا

---

1 ......یعنی سنت کے خلاف اور سنت پر عمل سے روکنے والی۔
2 ......یعنی باجماعت تراویح
3 ......قادِر کے یہ معنی ہیں کہ شرعی فیصلہ اور حدود کو جاری کر سکے ظالم سے مظلوم کا حق دلانے کی اور مسلمانوں کی جان و مال ملک و املاک کی حفاظت کی طاقت ہو۔ ۱۲ منہ سلمہ

www.dawateislami.net

شرط نہیں، نہ یہ شرط کہ اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو۔

مسئلہ ۱ کب امام کی اطاعت فرض ہے؟

امام کی اِطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ امام کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو کہ شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت نہیں۔

مسئلہ ۲ امام ایسا شخص بنایا جائے جو بہادر سیاستدان اور عالم ہو یا عُلَماء کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ ۳ عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

مسئلہ ۴ امام مبتلائے فِسق[1] ہونے سے مَعزول نہیں ہو جاتا۔

خلفائے راشدین

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد آپ کے خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، پھر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، پھر حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، پھر حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، اِن حضرات کی خلافت کو خلافتِ راشِدہ کہتے ہیں اس لیے کہ ان صاحبوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا کیا۔

عقیدہ ۲۷ خلافت راشدہ کی مدت

مِنہاجِ[2] نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی، یعنی سیدنا امام حسن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی، پھر امیر المومنین عمر ابن عبد العزیز (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی خلافت

---

1 ...... فِسق: گناہ۔ (۱۲ منہ)
2 ...... منہاج: طور طریقہ۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

راشدہ ہوئی اور اَخیر زمانہ میں حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی ہوگی، حضرت امیر مُعاوِیہ (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ) اَوّلِ ملوکِ اسلام ہیں۔(تکمیل الایمان و کمال ابن ھمام)

عقیدہ ۲۸ افضل خلیفہ کون ہے؟

انبیاء ومرسلین (عَلَیہِمُ السَّلام) کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی جن واِنس وملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروقِ اعظم پھر عثمانِ غنی پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہُم ۔جو شخص مولا علی (کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الکَرِیم) کو صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ یا فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے افضل بتائے وہ گمراہ بد مذہب ہے۔

صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے دربار (خدمت) میں حاضری دی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا،سب صحابی اہل خیر وصَلاح ہیں اور عادِل وثِقہ ہیں، جب کسی صحابی کا ذِکْر ہو تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔(1)

عقیدہ ۲۹ صحابی کی توہین کا حکم

کسی صحابی کے ساتھ بدعقیدگی گمراہی و بد مذہبی ہے،حضرت امیر مُعاوِیہ،حضرت عَمْرو بن عاص،حضرت وَحشی (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہُم) وغیرہ کسی صحابی کی شان میں بے اَدَبی تبرّا ہے

---

(1) ……قال الامام الھمام قدوۃ علماء الاسلام نجم الملۃ والدین عمر النسفی (عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی): ویکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر.١٢(منہ).(شرح العقائد النسفیۃ،ص٣٣٧)

www.dawateislami.net

اوراس کا قائل رافضی۔

حضراتِ شیخَین(1) کی توہین کا حکم

حضراتِ شیخَین (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنھُمَا) کی توہین بلکہ اُن کی خلافت سے انکار ہی فُقَہاء کے نزدیک کُفْر ہے۔

حضرتِ مُعاوِیہ کو بُرا کہنے والے کا حکم

عقیدہ ۳۰ کوئی وَلی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رُتبہ کو نہیں پہنچتا، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے حضرت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی جنگ خطائے اِجتہادی ہے جو گناہ نہیں اس لیے حضرت مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو ظالِم، باغی سرکش یا کوئی بُرا کلمہ کہنا حرام و ناجائز بلکہ تبرّا(2) ورِفْض ہے۔

اہل بیت میں کون لوگ داخل ہیں؟

اہل بیت یعنی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیویاں اور اولاد۔ صحابہ کی طرح ان کے بھی بہت فضائل آیات و احادیث میں آئے صحابہ و اہل بیت کی مَحبت رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مَحبت ہے۔

---

1 ...... شیخین سے مراد حضرت ابوبکر و عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنھُمَا) ہیں۔۱۲(منہ)

2 ...... قال العلامة التفتازانی (رَحْمَةُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْه): فسبهم و الطعن فیهم ان کان مما یخالف الادلة القطعیة فکفر کقذف عائشة رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا و الا فبدعة وفسق. (شرح عقائد ۱۲ (منہ) (شرح العقائد النسفیة، ص۳۳۷)

www.dawateislami.net

عقیدہ ۳۱ اُمُّ المُومنین صِدِّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا) کو عیب لگانے والے کا حکم

اُمُّ المُومنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کو اِفک کی تہمت لگانے والا قطعاً یقیناً کافِر مُرتَد ہے۔ (شرح عقائد و تکمیل و ہندیہ وغیرہ)

عقیدہ ۳۲ حضراتِ حَسَنَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا) اعلیٰ درجہ کے شُہداء میں سے ہیں ان میں سے کسی کی شہادت کا مُنکِر گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ ۳۳ حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کو باغی کہنے والے کا حکم

جو حضرت امام حُسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ) کو باغی کہے یا یزید کو حق پر بتائے وہ مردُود خارِجی مستحق جہنم ہے۔

یزید کا حکم

یزید کے ناحق ہونے میں کیا شبہ ہے البتہ یزید کو کافر نہ کہیں اور نہ مسلمان کہیں بلکہ سکوت کریں۔

عقیدہ ۳۴ اِختلافاتِ صحابہ کا حکم

جو صحابہ و اہل بیت سے محبت نہ رکھے وہ گمراہ و بدمذہب ہے۔

مسئلہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم میں آپس میں جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام وسخت حرام ہے ان کی لغزشات پر گرفت کرنا یا اِن کی وجہ سے اُن پر طعن یا اُن سے بداعتقادی ناجائز

www.dawateislami.net

واللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خلاف ہے۔[1]

وِلایت کا بیان

وَلی کی تعریف

ولی وہ مومن صالح ہے جس کو معرفت وقربِ الٰہی کا ایک خاص درجہ ملا ہے، اکثر شریعت کے مطابق ریاضت وعبادت کرنے کے بعد ولایت کا درَجہ ملتا ہے اور کبھی ابتداءً بلا ریاضت

---

1 ......قرآن وحدیث میں صحابیوں کی بہت فضیلت آئی، اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو خیر امت کا لقب دیا اور فرمایا کہ ہم ان سے راضی اور وہ ہم سے راضی ہیں۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (پ ٤، آل عمران: ١١٠) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ (پارہ ۱۱ رکوع ۲)۔ (التوبة: ١٠٠) ۔حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں: **لا تسبوا اصحابی فلو ان احد کم ان انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصفه** یعنی میرے اصحاب کو برا نہ کہو (خدا کے یہاں ان کی اتنی مقبولیت ہے) کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو ان کے آدھے مُد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ (بخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ٢/ ٥٢٢، حدیث: ٣٦٧٣) اور فرمایا: **اللّٰه اللّٰه فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللّٰه ومن اذی اللّٰه یوشک ان یاخذه** یعنی اللّٰہ سے ڈرو اللّٰہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا کہ جو انہیں دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے دوست رکھتا ہے اور جو ان سے بُغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بُغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بُغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے بلا شک اللّٰہ کو ایذا دی اور جس نے اللّٰہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللّٰہ اسے پکڑے گا۔ (۱۲ منہ)

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ٥/ ٤٦٣، حدیث: ٣٨٨٨)

www.dawateislami.net

وَمُجاہَدہ کے بھی مل جاتا ہے، تمام اولیاء میں سب سے بڑا درجہ حضرات خلفائے اَربعہ[1] (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم) کا ہے، اولیاء ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن اُن کا پہچاننا آسان نہیں۔ حضراتِ اولیاء کو اللّٰہ تعالٰی نے بڑی طاقت دی ہے جو اُن سے مدد مانگے ہزاروں کوس کی دوری سے اس کی مدد فرماتے ہیں۔

اَولیاءُ اللّٰہ کا علم وقدرت

ان کا علم نہایت وسیع ہوتا ہے حتی کہ بعضوں کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن[2] ولَوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں،[3]

1 ......مومن: مسلمان صحیح العقیدہ۔ صالح: پرہیزگار، نیک۔ معرفت: علم، پہچان۔ قرب: نزدیکی، مقبولیت۔ خلفائے اربعہ: چاروں خلیفہ یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم. (۱۲منہ)

2 ......وسیع: پھیلا ہوا۔ ما کان وما یکون: جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا۔ (۱۲منہ)

3 ......حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ اپنی کتاب ''تکمیل الایمان'' میں تحریر فرماتے ہیں: مشائخ صوفیه قدس اسرار هم گویند که تصرف بعضے اولیا در عالم برزخ دائم وباقی است و توسل واستمداد بارواح مقدسه ایشاں ثابت و موثر یعنی اولیاء انتقال کے بعد بھی تَصَرُّف کرتے ہیں ان کو وسیلہ بنانا اور ان سے مدد مانگنا ثابت وموثر ہے۔ (تکمیل الایمان، دراستمداد قبور، ص۱۲۳) امام علامہ تفتازانی (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ) نے ''شرح مقاصد'' میں اہلسنّت کے نزدیک علم وادراکِ موتیٰ کی تحقیق کرکے فرمایا: وهذا ینتفع بزیارة الابرار والاستعانة بنفوس الاخیار یعنی اس لیے اولیاء کی قبروں کی زیارت اور بزرگوں کی روحوں سے مدد مانگنا نفع دیتا ہے۔ (شرح المقاصد، المقصد الرابع فی الجواهر، المبحث الرابع، ۲/ ۴۸۰) حضرت امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: هر که استمداد کرده میشود بوی در حیات استمداد کرده

www.dawateislami.net

مرنے کے بعدان کے کمالات اورقوتیں[1] اور بڑھ جاتی ہیں اُن کے مزار کی حاضری فیض سعادت اور برکت کا سبب ہے، اُن کو ایصالِ ثواب اَمرِ مستحب اور باعثِ بَرکت ہے، اولیاء کرام کا عرس[2]

میشود بوے بعد از وفات یعنی جس سے زندگی میں مدد مانگ سکتے ہیں اس سے مرنے کے بعد بھی مدد مانگ سکتے ہیں۔(شرح مشکوۃ)(اشعة اللمعات، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، ۱ / ۷۶۲)

نیز انہیں امام غزالی(رَحْمَةُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اپنے رسالہ لدنیہ میں لکھا ہے کہ قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: "**ما من عبد الا ولقلبه عينان" وهما عينان يدرك بهما الغيب فاذا اراد اللّٰہ تعالٰی بعبد خيرا فتح عيني قلبه ليرى ما هو غائب عن بصره وهذا الروح لايموت لموت البدن**. یعنی جب اللّٰہ تعالٰی بندے کے دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے اور یہ روح بدن کے مرنے سے مرتی نہیں۔۱۲منہ

(مجموعة رسائل الامام الغزالی، الرسالة اللدنیة، ص۲۲۶)

1......یہی شیخ دہلوی (عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی) اسی "تکمیل الایمان" میں لکھتے ہیں: اولیاء را ابدان مکتسبه مثالیه نیز بود که بدان ظهور نمایند وامداد و ارشاد طالبان کنند و منکران را دلیل و برهان برانکار آں نیست یکے از مشائخ گفته است که چهار کس از اولیاء را دیدم که در قبر خود تصرف می کنند مثل تصرف ایشاں درحالت حیات یا بیشتر از آں جمله شیخ معروف کرخی و شیخ عبدالقادر جیلانی و در دیگر را از اولیاء نیز شمرده یعنی اولیاء اپنے ابدان مثالیہ میں ظاہر ہوکر طالبین کی تعلیم وامداد فرماتے ہیں اور منکروں کے پاس اس کے انکار کی کوئی دلیل نہیں، ایک شیخ نے فرمایا کہ چار بزرگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں بھی اسی طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح کہ زندگی میں یا اس سے بڑھ کر اور منجملہ ان کے حضرت معروف کرخی، حضرت غوث اعظم اور دو اور ولیوں کو بتایا۔(۱۲منہ)(تکمیل الایمان، دراستمداد قبور، ص۱۲۳)

2......شاہ ولی اللّٰہ صاحب(رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی "انفاس العارفین" اور شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی "تحفہ اثنا عشریہ" کی عبارتوں سے ظاہر ہے کہ اولیاء کو اپنے مزار میں لوگوں کے حالات کی اطلاع ہوتی ہے اور مزار پر آنے والے کو جس بات کی چاہیں خبر دیتے ہیں اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور آپ کی اولاد کو تمام امت مثل اپنے پیر ومرشد کے مانتی ہے اور امور تکوینیہ کو ان سے وابستہ جانتی

www.dawateislami.net

یعنی ہر سال وِصال[1] کے دن قرآن خوانی فاتحہ، وعظ ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے اور ثواب کا کام ہے، رہے ناجائز کام جیسے ناچ رنگ کھیل تماشہ تو وہ ہر حالت میں مذموم[2] اور مزار طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

پیر میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟

چونکہ اَولیاء کے سلسلے میں داخل ہونا ان کا مُرید ومُعتَقِد ہونا دونوں جہان کی بھلائی اور برَکت کا ذریعہ ہے اسی لیے بیعت سے پہلے پیر میں یہ چار باتیں ضَرور دیکھ لیں:

﴿۱﴾ سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

ہے اور فاتحہ اور درود وصدقات ونذران کے نام کی تمام امت میں رائج ومعمول ہے جیسا کہ تمام اولیاء کے ساتھ یہی معاملہ ہے کہ فاتحہ، نذر، عرس ومجلس تمام امت کرتی ہے۔ (تحفہ) (تحفہ اثنا عشریہ ، باب ہفتم درامامت، ص ٢١٤) نیز یہی شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنی تفسیر پارہ عم صفحہ ۱۴۰ میں لکھتے ہیں: بعضے از خواص اولیاء اللّٰه راکه آله جارحه تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیده اند دریں حالت هم تصرف در دنیا داده و استغراق آنها به جهت کمال وسعت مدارك آنها مانع توجه بایں سمت نمی گردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنها مے نمایند وارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنها می طلبند ومی یابند و زبان حال آنها درآں وقت هم مترنم بایں مقالات است۔ ع ''و من آیم بحان گر تو آئی به تن'' (تفسیر عزیزی، پارہ عم، ص۱۱۳) احادیث صحاح میں وارد کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہدائے احد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی زیارت کو تشریف لے جاتے تھے۔۱۲منہ

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب في زیارة القبور، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ٦٧٤٥)

[1] ...... بزرگوں کے مرنے کے دن کو وصال کا دن یا انتقال کا دن کہتے ہیں۔ (۱۲منہ)

[2] ...... مذموم: بُرا (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

﴿۲﴾ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے، نہیں تو حرام حلال، جائز و ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔

﴿۳﴾ فاسقِ مُعلِن[1] نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے۔

﴿٤﴾ اس کا سلسلہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم تک مُتَّصِل ہو ورنہ اُوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

نَسۡئَلُ اللّٰہَ الۡعفوَ وَالۡعَافِیَةَ فِی الدُّنۡیا وَالۡاٰخِرَة

تقلید

تقلید، یعنی دین کے چاروں اماموں میں سے کسی ایک کے طریقہ پر اَحکامِ شرعیہ بجالانا مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام حنبل (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) کے طور پر نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ادا کرنا کسی ایک امام کی پیروی واجب ہے اسی کو تقلیدِ شخصی کہتے ہیں۔

تنبیہ

اِن اماموں نے اپنی طرف سے کوئی مسئلہ گڑھا نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث کا مطلب صاف صاف بیان کیا ہے جو عام آدمیوں بلکہ عام عالموں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا تھا، لہٰذا اِن اماموں کی پیروی دراصل قرآن وحدیث کی پیروی ہے۔

مسئلہ جو شخص ایک امام کی پیروی کرتا ہے وہ دوسرے اماموں کی پیروی نہیں کرسکتا، مثلاً یہ نہیں ہوسکتا کہ کچھ مسئلوں میں ایک امام کی پیروی کرے اور کچھ مسئلوں پر دوسرے کی بلکہ

---

1 ……فاسق معلن: وہ شخص ہے جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہے۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

تمام مسائل میں ایک مُعَیَّن امام کی پیروی واجب ہے اور یہ بھی جائز نہیں کہ حنفی شافعی ہو جائے یا شافعی حنفی ہو جائے بلکہ جو آج تک جس امام کا مُقلِّد رہا ہے آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے اور اب تمام عُلَماء کا اتفاق ہے کہ چاروں اماموں کے علاوہ کسی اور امام و مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔ (1)

هٰهُنَا قَدْ تَمَّتِ الْعَقَائِدُ السُّنَّةِ السُّنِّيَّةِ بِفَضْلِهٖ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَيَتْلُوْهَا كِتَابُ الصَّلٰوة

---

(1)......شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی (رَحْمَةُ الله تَعَالٰی عَلَيْه) اپنی کتاب ''الانصاف'' میں لکھتے ہیں:

'' بعد المأتين ظهر بينهم التمذهب للمجتهدين با عيانهم...الخ '' یعنی دوصدی ہجری کے بعد خاص ایک مُجتہِد کی پیروی مسلمانوں میں رائج ہوئی اور کم کوئی شخص تھا جو امام مُعَیَّن کی پیروی نہ کرتا ہو اور یہی واجب ہے اس زمانہ میں۔

طحطاویہ حاشیہ درمختار میں ہے: '' هذه الفرقة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة و هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ومن كان خارجا عن هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار '' یعنی اب اہل سنت کا گروہ انہیں چاروں کی پیروی میں منحصر ہو گیا ہے جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی جہنمی ہے۔

(حاشية الطحطاوي على الدر، كتاب الذبائح، ٤/ ١٥٣)

امام شعرانی نے میزان شریعت کبریٰ میں امام غزالی و امام الحرمین وغیرہ آئمہ (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) کا قول یوں نقل کیا ہے: '' وقالوا لتلامذتهم يجب عليكم التقليد بمذهب امامكم ولا عذر لكم عند الله تعالٰى في العدول عنه '' یعنی ان سب اماموں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ تم پر خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا واجب ہے، اگر ان کے مذہب کو چھوڑا تو خدا کے حضور تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔ ۱۲ امنه سلمه. (الميزان الكبرى الشعرانية، ١/ ٥٣)

www.dawateislami.net

نماز

ایمان اور عقیدہ صحیح کرنے کے بعد سب فرضوں سے بڑا فرض نَماز ہے قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی جو نماز کو فرض نہ مانے یا ہلکا جانے وہ کافِر ہے اور جو نہ پڑھے بڑا گنہگار آخرت میں جہنم میں ڈالا جائے گا، بادشاہِ اسلام اس کو قید کر دے۔

مسئلہ: کس عمر میں بچہ کو نماز سکھائی جائے؟

بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز پڑھنا بتایا جائے اور جب دس برس کا ہو تو مار کر پڑھوائی جائے۔ قبل اِس کے کہ ہم نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیں اِن چھ باتوں کو بتاتے ہیں جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہوسکتی ان چھ باتوں کو شرائطِ نماز کہتے ہیں۔

شرائطِ نماز

﴿۱﴾ طَہارت ﴿۲﴾ سَترِ عورت ﴿۳﴾ وقت ﴿٤﴾ اِستقبالِ قبلہ
﴿۵﴾ نیّت ﴿٦﴾ تکبیرِ تحریمہ

پہلی شرط یعنی طہارت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نَمازی کے بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پر کوئی نَجاست جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب، گوبر، لِید، مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غُسل بے وُضو بھی نہ ہو۔

www.dawateislami.net

دوسری شرط سَترِ عورت

یعنی مرد کا بدن ناف سے لے کر گُھٹنوں تک ڈھکا ہو، گُھٹنے کُھلے نہ رہیں اور عورت کا تمام بدن ڈھکا ہو سوائے منہ اور ہتھیلی کے اور ٹخنوں تک پیر کے اور ٹخنے بھی ڈھکے رہیں۔

تیسری شرط وَقت

یعنی جس نماز کے لیے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے، جیسے فجر کی نماز صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھی جائے اور ظہر کی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے سایہ کے دُگنے ہونے تک علاوہ اس کے سایہ اصلی کے اور عصر کی سایہ کے دوگنا ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اور مغرب کی سورج ڈوبنے کے بعد سے سفیدی غائب ہونے تک اور عشاء کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے صُبحِ صادِق شروع ہونے سے پہلے تک۔

چوتھی شرط اِستِقبالِ قبلہ

یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

پانچویں شرط نیّت

یعنی جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نَفْل یا قضا پڑھنا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہوں۔

چھٹی شرط تکبیرِ تحریمہ

یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا، یہ آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی اب اگر کسی

www.dawateislami.net

سے بولا یا کچھ کھایا پیا یا کوئی کام خلافِ نماز کے کیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

پہلی پانچ شرطوں کا تکبیرِ تحریمہ سے پہلے اور ختم نماز تک موجود رہنا ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

نماز کی پہلی شرط یعنی

طہارت کا بیان

وُضو کا طریقہ

جب وُضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کرکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر مسواک کرے داہنے ہاتھ سے، پھر تین بار کُلّی کرے خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی یا اَٹکی ہو تو چُھڑائے پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں اس کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے اور داڑھی ہو تو اُسے بھی دھوئے اور اس میں خِلال[1] بھی کرے۔ لیکن احرام باندھے ہو تو خِلال نہ کرے، پھر کہنیوں تک کُہنیوں سمیت کچھ اوپر تک دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر ایک

1 ...... داڑھی کا خِلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے ڈاڑھی میں ڈالے اور باہر کو نکالے۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

بار مَسْح کرے، اس طرح پر کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھیئوں انگلیوں کے پیٹ کی جڑ ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف گُدی تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گُدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں گدیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آجائیں، اب کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مَسْح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مَسْح کرے لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے، پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے تک دھوئے ٹخنے سمیت کچھ اوپر تک پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھوئے، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خِلال[1] بھی کرے۔ اب وُضو ختم ہوا اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ .[2]

اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لے کہ بیماریوں کی شفا ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

1 ......دونوں پیر کا خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کے داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ ۱۲منہ

2 ......اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔

www.dawateislami.net

اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.[1]

اور کلمہ شہادت اور سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے اور بہتر کہ ہر عضو دھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ اور دُرود شریف پڑھے اور کلمہ شہادت بھی پڑھے۔ یہ وضو کا طریقہ جو اُوپر بیان ہوا اس میں کچھ باتیں فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کے قصداً چھوڑنے کی عادت قابلِ سزا اور کچھ باتیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوٹنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

فرائض وضو

وضو میں چار باتیں فرض ہیں:

﴿۱﴾ منہ کا دھونا یعنی ماتھے کی جڑ جہاں سے بال جمتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ کی کھال کے ہر حصہ پر ایک بار پانی بہنا۔

﴿۲﴾ کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا ایک بار دُھلنا۔

﴿۳﴾ چوتھائی سر کا مَسْح یعنی چوتھائی سر پر بھیگے ہاتھ کا پھیرنا یا کسی صورت سے کم از کم اتنی جگہ کا تر ہو جانا۔

﴿٤﴾ دونوں پاؤں کا گٹوں سمیت ایک بار دُھلنا۔ یہ چار باتیں وُضو میں فرض ہیں اور ان کے سوا جو کچھ طریقۂ وضو میں بیان کی گئیں وہ سب یا سنت یا مستحب ہیں اور وضو کی سنتیں اور مستحبات بہت ہیں جو ان سب کو جاننا چاہے وہ ''بہارِ شریعت'' اور ''فتاویٰ رضویہ'' وغیرہ مطبوعات دیکھے۔

---

1 ...... تیری ذات پاک ہے اور اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ کسی عضو کے ڈُھل جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے سے دھونا نہیں ہوتا، اس طرح دھونے سے وضو یا غسل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲ اونٹھ[1]، ناخن، آنکھ، کے اوپر نیچے کی کھال، بال، پلک، برونی زیوروں[2] کے نیچے کی کھال، حتی کہ کیل، نتھ کا سوراخ، داڑھی مونچھ کے بالوں کے نیچے کی کھال کی کوئی جگہ یا اِن چاروں عضو کی کوئی جگہ بال کی نوک برابر بھی اگر ڈُھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۳ وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور قرآن شریف کے چھونے کے لیے وضو فرض ہے اور طواف کے لیے واجب ہے۔

وضو کے مکروہات

یعنی وہ باتیں جو وضو میں نہ ہونی چاہئیں:

﴿۱﴾ عورت کے غسل یا وضو کے بچے پانی سے وضو کرنا

﴿۲﴾ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا

﴿۳﴾ مسجد کے اندر وضو کرنا

﴿۴﴾ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا

﴿۵﴾ قبلہ کی طرف کُلی کا پانی یا ناک یا کھکھار یا تھوک ڈالنا

﴿۶﴾ بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا

﴿۷﴾ زیادہ پانی خرچ کرنا

---

1 ...... ہونٹ　　2 ...... بیرونی زیور جیسے کنگن، چھلے، انگوٹھی وغیرہ

www.dawateislami.net

﴿۸﴾ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنّتیں ادا نہ ہوں

﴿۹﴾ ایک ہاتھ سے منہ دھونا

﴿۱۰﴾ منہ پر پانی مارنا

﴿۱۱﴾ وضو کے قطروں کو کپڑے یا مسجد میں ٹپکنے دینا

﴿۱۲﴾ وضو کی کسی سنت کو چھوڑ دینا

﴿۱﴾ پاخانہ ﴿۲﴾ پیشاب ﴿۳﴾ پیچھے سے ہوا کا نکلنا ﴿۴﴾ کیڑا اور ﴿۵﴾ پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا ﴿۶﴾ وَدی[1] اور ﴿۷﴾ مذی[2] اور ﴿۸﴾ منی کا نکلنا ﴿۹﴾ خون اور پیپ اور زرد پانی کا نکل کر بہنا ﴿۱۰﴾ کھانے یا پانی یا پت یا جمے خون کی منہ بھر قے[3] ﴿۱۱﴾ جُنون[4] ﴿۱۲﴾ غشی، بے ہوشی[5] ﴿۱۳﴾ اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، علاوہ نمازِ جنازہ کے کسی نماز میں ﴿۱۴﴾ قہقہہ[6] ﴿۱۵﴾ نیند[7] ﴿۱۶﴾ مُباشَرتِ فاحشہ (یعنی مَرد اپنے آلہ کو تُندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت

---

1 ...... وَدی: وہ سفید رَطوبت جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے۔ (۱۲منہ)

2 ...... مَذی: وہ سفید رَطوبت جو شہوت کی حالت میں اِنزال سے پہلے نکلتی ہے۔ (۱۲منہ)

3 ...... پتلے خون کی تھوڑی سی قے بھی وضو توڑ دے گی۔ (۱۲منہ)

4 ...... جُنون: یعنی پاگل ہو جانا۔ (۱۲منہ)

5 ...... بے ہوشی: خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے۔ (۱۲منہ)

6 ...... قہقہہ: یعنی اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سن لیں اس سے نماز اور وضو دونوں جاتے رہیں گے۔ (۱۲منہ)

7 ...... نیند: پوری طرح سو جانا، لہٰذا اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جائے گا۔ (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو) ان سب چیزوں سے وُضوٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۴ دُکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی یا کیچڑ بہتا ہے، اس سے وُضوٹوٹ جاتا ہے اور وہ نَجس بھی ہے جس جگہ لگ جائے اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵ نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہ ٹوٹا، البتہ نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۶ اگر مسکرایا یعنی دانت نکلے اور آواز بالکل نہ نکلی تو اس سے نہ وضو جائے نہ نماز۔

مسئلہ ۷ جو رَطوبت آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نَجس نہیں، جیسے وہ خون جو بہہ[1] کر نہ نکلے یا تھوڑی قے جو منہ بھر[2] نہ ہو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸ رال، تھوک، پسینہ، میل پاک ہیں یہ چیزیں اگر بدن یا کپڑے میں لگی ہوں تو نماز ہو جائے گی لیکن صاف کر لینا اچھا ہے۔

مسئلہ ۹ جو آنسو رونے میں نکلتے ہیں نہ ان سے وضو ٹوٹے نہ وہ نجس۔

مسئلہ ۱۰ گُھٹنا یا سَتر کُھلنے سے اپنا یا دوسرے کا سَتر دیکھنے سے یا چُھونے سے وُضو نہیں جاتا۔

مسئلہ ۱۱ دودھ پیتے بچے نے قے کی اگر وہ منہ بھر ہے تو نَجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا،[3] لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

---

1 ......وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے وہ پاک ہے جیسے سوئی چُبھوئی اور خون چمک کر رہ گیا باہر نکل کر بہا نہیں تو وضو نہ جائے گا۔ (۱۲ منہ)

2 ......منہ بھر قے کا مطلب یہ ہے کہ اسے بے تکلف روک نہ سکتا ہو۔ **مسئلہ:** بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (۱۲ منہ)

3 ......یعنی یہ قے کیا ہوا دودھ۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ وضو کے بیچ میں وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے حتی کہ اگر چلو میں پانی لیا ہو پھر ہوا نکلی یہ پانی بے کار ہو گیا اس سے کوئی عضو نہ دھوئے۔

غُسل کا طریقہ

غُسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے، خواہ نَجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نَجاست لگی ہو، اس کو دھوئے پھر نماز کے ایسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لے پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین بار پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیر لے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گُھٹنے تک کے اَعضاء کا سَتر تو ضَروری ہے، اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمّم کرے اور نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کرے، نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حَرَج نہیں۔[1]

مسئلہ ۱ اِحتیاط کی جگہ ننگا نہانے میں حَرَج نہیں، عورتوں کو بہت زیادہ اِحتیاط کی ضَرورت ہے، حتی کہ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے، وُضو میں جو باتیں سنّت اور مُستحَب ہیں وہی غُسل میں بھی ہیں سوا اس کے کہ ننگا نہاتا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرے اور

---

1 ......والتمسح بالمنديل بعد الوضوء و الغسل لا بأس به.(بزازیہ)(۱۲منہ)(الفتاوی البزازیة، کتاب الطهارة،الفصل التاسع فی الحظروالاباحة،۱/ ۲٤ هامش" الهندية ")

www.dawateislami.net

تہبند باندھے تو حرج نہیں۔ یہ طریقہ جو غسل کا بیان ہوا اس میں تین باتیں فرض ہیں، جن کے بغیر غسل نہ ہوگا اور ناپاکی نہ اُترے گی اور باقی سنت و مستحب ہیں اُن میں سے کسی بات کو چھوڑنا نہ چاہیے اگر کوئی بات چھوٹ گئی تو بھی غسل ہو جائے گا۔

فرائض غسل تین ہیں

﴿۱﴾ کُلی اِس طرح پر کہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلَق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے، مسوڑھے، دانت کی کھڑکیاں زبان کی ہر کروٹ میں حَلَق کے کنارے تک پانی بہے، روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے تا کہ پانی اچھی طرح ہر جگہ پہنچے، دانت میں کوئی چیز اٹکی ہو (جیسے گوشت کا ریشہ چھالیہ کا چُور،[1] پان کی پتی وغیرہ) تو جب تک ضرر وحرَج نہ ہو چُھڑانا ضروری ہے، بے اُس کے غسل نہ ہوگا اور بے غسل نماز نہ ہوگی۔

﴿۲﴾ ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں میں جہاں نرم جگہ ہے وہاں تک دُھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اُوپر چڑھائے تا کہ بال برابر جگہ بھی دُھلنے سے رہ نہ جائے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔ اگر بُلاق[2] نتھ کیل کا سوراخ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضَروری ہے، ناک کے اندر رِینٹھ نکٹی سوکھ گئی تو اس کا چُھڑانا بھی فرض ہے اور ناک کے بال کا دھونا بھی فرض ہے۔

﴿۳﴾ پورے بدن پر پانی بہہ جانا اس طرح کہ پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پُرزے ہر رونگٹے پر پانی بہے، اس لیے کہ اگر ایک بال کی نوک بھی دُھلنے سے رہ گئی تو غُسل نہ ہوگا۔

بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجَس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ

---

1 ......یعنی چھالیہ کے ریزے

2 ......ایک زیور جو کہ ناک میں پہنتے ہیں۔

www.dawateislami.net

نہانے میں سب پاک ہو جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے نَجاست اور پھیلتی ہے اور سارے بدن اور نہانے کے برتن تک کو نَجِس کر دیتی ہے، اِس لیے ہمیشہ نہانے میں بہت خیال سے پہلے بدن سے اور اس کپڑے سے جس کو پہن کر نہاتے ہیں نَجاست دور کرلیں تب غسل کریں، ورنہ غسل تو کیا ہوگا اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے سب نجس ہو جائیں گی، ہاں دریا تالاب میں البتہ ایسا ہوسکتا ہے وہ بھی جب کہ نجاست ایسی ہو کہ بِلامَلے دھوئے پانی کے دھکے سے خود بہہ کر نکل جائے ورنہ اس میں بھی دُشوار ہے۔

کن باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟

جن چیزوں سے غُسْل فرض ہوتا ہے وہ پانچ باتیں ہیں:

﴿۱﴾ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عُضو سے نکلنا۔

﴿۲﴾ اِحتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔

﴿۳﴾ شرم گاہ میں حَشْفَہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلاشہوت، اِنزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔

﴿۴﴾ حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا۔

﴿۵﴾ نِفاس: بچہ جننے پر جو خون آتا ہو اس سے فارغ ہونا۔

مسئلہ ۲ منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے نکلی تو غُسْل واجب نہیں البتہ وُضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ ۳ اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلاشہوت نکل آئیں

www.dawateislami.net

توغسل واجب نہیں ہاں وضوٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۴ جُمعہ، عید، بَقَرعید کے لیےاور عَرَفہ کے دن اوراحرام باندھنے کے وقت نہانا سنّت ہے۔

بے غسل کیا کام کرسکتا ہےاور کیانہیں؟

جس کونہانے کی ضَرورت ہواُس کومسجد میں جانا، طواف کرنا اورقرآنِ مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو (ھدایہ، عالمگیری) بے چُھوئے دیکھ کریا زبانی پڑھنا یاکسی آیت کا لکھنا یاانگوٹھی چھونا یاپہننا جس پرحرفِ مُقَطَّعات ہوں یہ سب حرام ہے۔

مسئلہ ۵ اگرقرآن شریف جُزدان میں ہو یارومال وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپٹا ہوتو اُس پرسے ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں۔ (ھدایہ وعالمگیری)

مسئلہ ٦ اگرقرآن شریف کی آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھی توحرج نہیں، جیسے تبرک کے لیے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھی یاشُکر کے لیے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡن یامصیبت وپریشانی میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھی یاثناء کی نیت سے سورۂ فاتحہ یا آیۃُ الکرسی یاایسی ہی کوئی آیت پڑھی تو کچھ حَرَج نہیں جب کہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷ بےوُضو کوقرآنِ مجید یااس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چُھوئے دیکھ کریا زبانی پڑھے توکوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۸ قرآنِ مجید دیکھنے میں ان سب پرکچھ حرج نہیں اگرچہ حرف پرنظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آجائیں اورخیال میں پڑھتے جائیں۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ ان سب کو فقہ وحدیث وتفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔

کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس سے نہیں

بارش، سُمُندر، دریا، ندی، نالے، چشمے، کنویں، بڑے حوض اور بڑے تالاب اور بہتا ہوا پانی اَولا اور بَرْف ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور ہر قسم کی طہارت جائز ہے۔

بہتے ہوئے پانی کی تعریف اور اَحکام

بہتا ہوا پانی وہ ہے جو تنکے کو بَہالے جائے یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا، جب تک یہ نَجاست اس کے رنگ یا بُو یا مزے کو نہ بدل دے اگر نَجس چیز سے رنگ یا بُو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نَجاست نیچے تہ میں بیٹھ جائے اور یہ تینوں باتیں ٹھیک ہوجائیں یا اتنا پاک پانی ملے کہ نَجاست کو بہالے جائے، یا پانی کے رنگ، بُو، مزے ٹھیک ہوجائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ، بُو، مزے کو بدل دیا تو وضو وغسل اُس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہوجائے۔

مسئلہ ۱۰ **بڑے حوض اور دَہ دَرْدَہ کی تعریف اور اَحکام**

دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا، پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ دَہ دَرْدَہ یا بڑا حوض کہلاتا ہے، یوہیں اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہو یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو، غرض کل لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب سو ہو اور اگر گول ہو تو گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور گہرائی اِتنی کافی ہو کہ اِتنی سطح میں کہیں سے زمین کُھلی نہ ہو، ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا، جب تک نَجاست کی وجہ

www.dawateislami.net

سے رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدل جائے۔

مسئلہ ۱۱ بڑے حوض میں ایسی نَجاست پڑی جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس میں ہر طرف سے وضو کر سکتے ہیں اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مَرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نَجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے۔

مسئلہ ۱۲ بڑے حوض میں ایک ساتھ بہت سے لوگ وضو کر سکتے ہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو، لیکن ناک تھوک کھکھار کلی اس میں نہ ڈالنا چاہیے کہ نظافت[1] کے خلاف ہے۔

مَاءِ مستعمل اور غسالہ کے اَحکام

جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۳ اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے، بقصد یا بلا قصد دَہ دَردَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا، اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ بِلا دُھلا ہوا پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرَج نہیں۔

مَاءِ مستعمل کو کام میں لانے کا حیلہ

پانی میں ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مُسْتَعْمَل ہو گیا اب یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں اور اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف

[1]......نظافت: پاکیزگی، صفائی۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

سے پانی ڈالیں اور دوسری طرف سے بہہ جائے تو سب پانی کام کا ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۴ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نَجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا حکم

کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔

مسئلہ ۱۵ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے یا تربوز کا پانی اور گنّے کا رس۔

مسئلہ ۱۶ جس پانی میں تھوڑی سی کوئی چیز مل گئی جیسے گُلاب، کیوڑہ، زعفران، مٹی، بالو[1] تو اس سے وضو وغسل جائز ہے۔

مسئلہ ۱۷ کوئی رنگ یا زعفران پانی میں پڑ گیا کہ کپڑے رنگنے کے قابل ہو گیا تو اس سے وضو وغسل جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۸ پانی میں دودھ پڑ گیا کہ دودھ کے ایسا رنگ ہو گیا تو وضو وغسل جائز نہیں۔

کنوئیں کا بیان

مسئلہ ۱ کنویں میں کسی آدمی یا جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی[2] یا سینڈھی[3] یا

---

1 ...... ریت

2 ...... ایک سفیدی مائل رس جو تاڑ کے درخت سے ٹپکتا ہے۔

3 ...... اردو لغت، ۱۲/ ۳۷۳ پر سینڈھی لکھا ہے، جس کے معنی ہیں: کھجور کے درخت کا رس جس کے پینے سے سرور (خمار) ہوتا ہے نیز کھجور کی شراب کو بھی سینڈھی کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری تو اس کا کُل پانی نکالا جائے۔(خانیہ وغیرہ)

کن باتوں سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے

جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اُن کے پاخانہ پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہوجائے گا، یونہی مُرغی اور بَط کی بِیٹ سے ناپاک ہوجائے گا اور ان سب صورتوں میں کُل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲ جس کنویں کا پانی ناپاک ہوگیا اس کا ایک قطرہ بھی اگر پاک کنویں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہوجائے گا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہوگیا یوں ہی ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنوئیں کا پانی لگا تھا پاک کنوئیں میں پڑے وہ بھی ناپاک ہوگیا۔

مسئلہ ۳ **کب کتنا پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہوجائے**

کنویں میں آدمی، بکری یا کتا یا اَور کوئی دَمَوِی جانوران کے برابر یا ان سے بڑا اگر کرمَر جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۴ مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دَمَوِی جانور اس میں مرکر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۵ اگر یہ سب باہر مرے پھر کنویں میں گرے جب بھی یہی حکم ہے، یعنی کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۶ چھپکلی یا چوہے کی دُم کَٹ کر کنویں میں گری اگرچہ پھُولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا

www.dawateislami.net

جائے لیکن اگر اس کی جڑ میں موم لگا دیا تو بیس ڈول نکالا جائے۔

مسئلہ ۷ بلی نے چوہے کو پکڑا اور زخمی کر دیا پھر اس سے چھوٹ کر کنویں میں گرا کُل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۸ کچا بچہ یا جو بچہ مُردہ پیدا ہوا کنویں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔

مسئلہ ۹ سُوّر کنویں میں گرا چاہے زندہ ہی نکل آیا کُل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۰ سُوّر کے سوا کوئی اور جانور جس کا جوٹھا ناپاک ہے (جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، کتا) کنویں میں گرا اور اُس کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں اور اس کا منہ پانی میں نہ پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز ہے مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۱ کوئی جانور جس کا تھوک نجس ہے (جیسے کتا، شیر، چیتا، گیدڑ، بھیڑیا) اگر کنویں میں گرا اور اس کا منہ پانی سے لگا تو کنواں ناپاک ہو گیا کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۲ گدھا یا خچر کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو اس کا منہ اگر پانی میں پڑا تو ناپاک ہو گیا، کل پانی نکالا جائے اور اگر منہ نہ پڑا تو بیس ڈول نکالیں۔ (قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ چُھٹی ہوئی مرغی کنویں میں گری اور زندہ نکل آئی تو چالیس ڈول نکالا جائے۔

مسئلہ ۱۴ جن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیڑ بکری گائے بھینس ہرن نیل گاؤ، ان میں سے کوئی کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے تو کنواں پاک ہے لیکن بیس ڈول نکال ڈالیں۔ (قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ جن جانوروں کا جوٹھا مکروہ ہے (جیسے بلی یا چوہا یا سانپ یا چھپکلی) کنویں میں گرے

www.dawateislami.net

اور زندہ نکل آئے تو بیس ڈول نکالا جائے، کوئی جانور چھوٹا ہو یا بڑا اگر کنویں میں گرے اور اس کے بدن پر نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا یا جیسے مرغی نے پاخانہ کر دیا اور فوراً پاؤں صاف ہونے سے پہلے کنویں میں گری، کنواں نجس ہو گیا کل پانی نکالا جائے یا جیسے چوہے نے پاخانہ کے حوض میں غوطہ کھایا اور فوراً کنویں میں گرا، کل پانی نکالا جائے کیونکہ کنواں نجاست پڑنے سے ناپاک ہوا نہ کہ چوہے مرغی کے گرنے سے۔

مسئلہ ۱۶ کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جوٹھا پاک ہے (جیسے بکری وغیرہ) یا جوٹھا مکروہ ہے (جیسے مرغی چوہا وغیرہ) اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۷ جوتا یا گیند کنویں میں گرا اور اس کا نجس ہونا یقینی ہے تو کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول۔ محض نجس ہونے پر خیال معتبر نہیں۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ ۱۸ مرغی کا تازہ انڈا جس پر ابھی تری باقی ہو پانی میں گر جائے تو پانی نجس نہ ہوگا، جب کہ پیٹ کی تری کے علاوہ کوئی اور نجاست نہ لگنے پائے، یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں تو بھی پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹ اُڑنے والے حلال جانور جیسے کبوتر یا چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند جیسے چیل، شکرا، باز کی بیٹ کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا، یوہیں چوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی نجس نہ ہوگا۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ پیشاب کی بہت باریک بُندکیاں مِثْل سوئی کی نوک کے اور نَجس غبار پڑنے

www.dawateislami.net

سے ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ پانی کا جانور جیسے مچھلی مینڈک وغیرہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنویں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا، چاہے پھول بھی جائے، لیکن اگر پھٹ کر اس کے ریزے پانی میں مل جائیں تو اس پانی کا پینا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۲ خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اُس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نَجس نہ ہوگا، لیکن جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مِثل ہے، پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے بیچ میں جِھلّی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۲۳ جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بَط اس کے مرجانے سے پانی نَجس ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۴ چوہا، چَھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گِرگَٹ یا ان کے برابر، یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دَموِی کنویں میں گر کر مرجائے اور ابھی پھولا یا پھٹا نہ ہو تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور اگر پھول یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲۵ کبوتر یا بلی یا مرغی گر کر مرجائے اور پھٹے یا پھولے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے، ان کے بھی پھولنے پھٹنے میں کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ ۲۶ دو چوہے گر کر مرجائیں اور ابھی پھولے یا پھٹے نہ ہوں تو بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک اور چھ ہوں تو کل پانی نکالا جائے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷ دو بلیاں گر کر مر جائیں تو سب پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲۸ بے وضو اور جس آدمی پر غسل فرض ہے اگر بلا ضرورت کنویں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُترا تو کچھ نہیں۔

مسئلہ ۲۹ کنویں میں آدمی گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست نہ تھی تو کنواں پاک ہے، بیس ڈول نکال دیں۔

مسئلہ ۳۰ جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی نَجِس نہ ہوگا۔

﴿فائدہ﴾

مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اُسے ڈُبا کر پھینک دے اور سالن کو کام میں لائے۔
(بہارشریعت)

مسئلہ ۳۱ مُردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا، کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سُوّر کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا، چاہے گوشت یا چکنائی لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ (بہارِشریعت)

مسئلہ ۳۲ بچہ نے یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ہاتھ کا نَجِس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی ناپاک ہو گیا ورنہ نَجِس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وُضو کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۳ مینگنی اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر اُن کا قلیل معاف ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا۔ (خانیہ وغیرہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ کل پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضَرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی ضرورت ہے کہ وہ پاک ہوگئی۔

مسئلہ ۳۵ یہ جو حکم دیا گیا کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو کنویں میں گِری پہلے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ چیز اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔

مسئلہ ۳۶ جس کنویں کا ڈول مقرر ہے، ڈول کی گنتی اسی ڈول سے کی جائے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اگر اس کنویں کا کوئی خاص ڈول مقرر نہیں تو اتنا بڑا ڈول کہ جس میں ایک صاع[1] پانی آجائے۔

مسئلہ ۳۷ ڈول بھرا ہوا نکالنا ضروری نہیں اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول گنا جائے گا۔

مسئلہ ۳۸ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی نکالا تو حساب کرکے ایک صاع فی ڈول یا مقرر ڈول کے برابر کرلیں۔

مسئلہ ۳۹ جس کنویں کا پانی ناپاک ہوگیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے اتنا نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہوگیا دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۴۰ جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی پانی نکالیں، اگر اس میں نَجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی

---

1 ......انگریزی روپیہ جس کا اَسی 80 کا سیر ہوتا ہے اس روپیہ سے تین سو اکیاون 351 بھر یعنی چار سیر چھ چھٹانک ایک روپیہ بھر ایک صاع ہوتا ہے۔ بہار شریعت وفتاویٰ رضویہ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۹) (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

حالت میں حکم یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کرلیں کہ کتنا پانی ہے جتنا ہو وہ سب نکال دیا جائے، نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ اعتبار نہیں، مثلاً یہ معلوم کرلیا کہ ہزار ڈول ہے تو ہزار ڈول نکال دیں، کنواں پاک ہوجائے گا اور یہ معلوم کرنا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیز گار جن کو یہ مہارت ہو کہ بتاسکیں کہ اس کنویں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنا ہی نکال دیں، کنواں پاک ہوجائے گا۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ناپ لیں اور پھر چند آدمی بہت پھرتی سے سو ڈول نکال لیں پھر ناپیں جتنا کم ہوجائے اسی حساب سے پانی نکالیں جیسے پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ دس ہاتھ پانی ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہ گیا تو معلوم ہوا کہ دس سو یعنی ہزار ڈول نکال دیں تو دس ہاتھ پانی نکل جائے گا اور کنواں پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۴۱ کنویں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل اور اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں وہ سب نہ ہوئیں انہیں پھر پڑھے، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طرح سے بدن پر یا کپڑے پر لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھر سے پڑھنا فرض ہے اور اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو جس وقت سے دیکھا گیا اس وقت سے نجس ٹھہرے گا، اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے پہلے پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسیراً اسی پر عمل ہے۔ (قال فی الجوهرة النيرة وعليه الفتوىٰ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

نجاستوں کا بیان

نَجاست غلیظہ کے اَحکام

نجاست کی دو قسم ہے، ایک: غلیظہ، دوسری: خفیفہ۔ نجاستِ غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز نہ ہوگی اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی واجبُ الْاِعادہ (یعنی ایسی نماز پھر سے دہرانا واجب ہے) اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہوگی، جس کا دہرانا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱ اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لِید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ وزن میں اتنی ہو اور اگر نَجاست پتلی ہو جیسے پیشاب، شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے، درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے، اور زکوۃ میں تین ماشہ $1\frac{1}{5}$ رتی اور درہم کی لمبائی چوڑائی سے یہاں مراد تقریباً ہتھیلی کی گہرائی برابر جگہ ہے جو ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر جگہ ہوتی ہے۔(1)

نَجاست خفیفہ کے اَحکام

نجاستِ خفیفہ کپڑے کے جس حصہ (مثلاً آستین، دامن، کلی، کالر) میں یا جس عُضْو (مثلاً

---

1 ...... درہم کے پھیلاؤ کے جاننے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہتھیلی خوب پھیلا کر برابر کریں اور اب اس پر آہستہ آہستہ اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب بہنے سے قبل پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم ہے اس کی مقدار تقریباً انگریزی روپیہ کے برابر ہے جو جنگ سے پہلے رائج تھا۔ (۱۲) منہ

www.dawateislami.net

ہاتھ پیر سر) میں لگی ہو اور اس کے چوتھائی سے کم میں ہو تو معاف ہے، یعنی نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

نَجاستِ غلیظہ وخفیفہ کا فرق کب معتبر ہے؟

نجاست غلیظہ وخفیفہ کا فرق کپڑے اور بدن پر لگنے میں ہے لیکن اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی، سرکہ، دودھ میں ایک قطرہ بھی پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو چاہے خفیفہ تو سب کو بالکل نَجس کردے گی جب تک کہ وہ چیز دَہ دَردَہ نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

نَجاستِ غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

﴿۱﴾ نَجاست غلیظہ

آدمی کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے جس سے وُضو یا غُسْل جاتا رہے وہ نَجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض ونِفاس واستحاضہ کا خون، منی، مذی، وَدی، دُکھتی ہوئی آنکھ کا پانی، ناف یا پستان کا پانی جو دَرد سے نکلے اور خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون خواہ حلال ہو یا حرام حتی کہ گِرگٹ، چھپکلی تک کا خون اور مردار کی چربی، مردار کا گوشت اور حرام چوپائے جیسے کتا، بلی، شیر، چیتا، لومڑی، بھیڑیا، گیدڑ، گدھا، خچر، ہاتھی، سُوَّر ان سب کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لِید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ نیل گاؤ، بارہ سنگھا، ہرن کی مینگنی اور جو پرند اُونچا نہ اُڑے جیسے مرغی اور بَط خواہ چھوٹی یا بڑی ان سب کی بِیٹ اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور جنگلی مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اگرچہ ذَبح کیے گئے ہوں، یوں ہی اُنکی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو،[1] اور سُوّر کا گوشت، ہڈی کھال بال اگرچہ ذَبح کیا گیا ہو، یہ سب نَجاستِ غَلیظہ ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غَلیظہ ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے یہ بالکل غلط ہے۔ (قاضی خان وردالمحتار)

مسئلہ ۳ شیر خوار بچے نے دودھ کی قے کی اگر منہ بھر ہے تو نَجاستِ غَلیظہ ہے۔

مسئلہ ۴ چھپکلی اور گرگَٹ کا خون نَجاستِ غَلیظہ ہے۔

مسئلہ ۵ ہاتھی کے سونڈ کی رَطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب[2] نَجاستِ غَلیظہ ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۶ نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے۔

مسئلہ ۷ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غَلیظہ ہے اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ[3] درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی، نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

کون کون سی چیزیں نَجاستِ خفیفہ ہیں؟

نَجاستِ خفیفہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بھیڑ،

---

1 ......کھال پکانے سے مراد کھال کو اس طرح بنالیا گیا ہو کہ اس میں نَجس رطوبت وغیرہ باقی نہ ہو اور سڑنے بگڑنے کا ڈر نہ ہو جس کو عربی میں دَباغت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں کہیں کھال کو پکانے کا لفظ آیا ہے وہاں دَباغت مراد ہے آگ میں پکانا مراد نہیں۔ ۱۲ منہ سلمہ

2 ......لُعاب: تھوک (۱۲ منہ)

3 ......مجموعہ: اکٹھا (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

بکری، اُونٹ، نیل گاؤ وغیرہ ان کا پیشاب اور گھوڑے کا پیشاب بھی اور جس پرند کا گوشت حرام ہے (خواہ وہ شکاری ہو یا نہ ہو) جیسے، کوّا، چیل، شکرا، باز، بہری اس کی بیٹ[1] نجاست خفیفہ ہے۔ (هنديه وغيره)

مسئلہ ۸ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے، مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہارشریعت)

مسئلہ ۹ جو حلال پرند اونچے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، فاختہ، مینا، مُرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ مچھلی اور پانی کے دیگر جانور اور کھٹمل اور مچھر کا خون پاک ہے۔ (عالمگيری وغيره)

مسئلہ ۱۲ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۱۳ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (بہارشریعت)

مسئلہ ۱۴ جو خون زخم سے بہا نہ ہو وہ پاک ہے۔ (بزازيه و قاضی خاں)

مسئلہ ۱۵ گوشت، تلی، کلیجی، میں جو خون رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (هنديه، بزازيه، منيه)

---

1 ...... بیٹ: چڑیوں کا پاخانہ (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے جس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ (منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۷ جیب میں انڈا ہے تو اگر چہ اس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز ہو جائے گی۔

(منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجاء کرلیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے پر لگا تو بدن اور کپڑا ناپاک نہ ہوں گے۔ (بہارشریعت)

مسئلہ ۱۹ ناپاک چیزوں کا دُھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو کپڑا اور بدن نجَس نہ ہوگا۔

(عالمگیری و ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجَس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہارشریعت)

مسئلہ ۲۱ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اُڑکر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا لیکن دھو لینا بہتر ہے۔ (بہارشریعت)

کس کس کا جُوٹھا پاک ہے؟

مسئلہ ۱ آدمی (چاہے جُنُب ہو یا حیض و نفاس والی عورت) اس کا جوٹھا پاک ہے۔

(خانیہ و عالمگیری وغیرہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند اُن کا جوٹھا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر، بٹیر وغیرہ۔

مسئلہ ۳ جو مرغی چُھٹی پھرتی ہے اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہے اس کا جوٹھا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ ۴ گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

کافر کے جوٹھے کا حکم

مسئلہ ۵ کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھکھار کہ پاک ہیں مگر آدمی اِن سے گِھن کرتا ہے۔ اس سے بہت بدتر کافر کے جوٹھے کو سمجھنا چاہیے۔ (عالمگیری وغیرہ)

کن جانوروں کا جوٹھا نجس ہے؟

مسئلہ ۶ سُوّر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ (خانیہ و عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (خانیہ و عالمگیری)

مسئلہ ۸ پانی میں رہنے والے جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ اُن کی پیدائش پانی میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۹ اُڑنے والے شکاری جانور جیسے شِکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جوٹھا مکروہ ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ کوّے کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (بہار)

مسئلہ ۱۱ باز، شکرا، بہری، چیل کو اگر پال کر شکار کے لیے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جوٹھا پاک ہے۔

مشکوک و مکروہ جوٹھے کے بعض اَحکام

مسئلہ ۱۲ گدھے، خچر کا جوٹھا مشکوک ہے اس سے وضو نہیں ہو سکتا۔[1]

مسئلہ ۱۳ جو جوٹھا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہے مگر جُنُب نے بغیر کلی کیے پانی پیا تو اس جوٹھے پانی سے وضو نا جائز ہے اس لیے کہ مُستعمل ہو گیا۔

مسئلہ ۱۴ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۵ مکروہ جوٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لیے مکروہ ہے، غریب محتاج کو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶ اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک پانی سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو مشکوک ہی سے وضو غسل کرے اور تیمّم بھی کرے، اس صورت میں وضو و غسل میں بھی نیت کرنی ضروری ہے اور فقط تیمّم یا فقط وضو و غسل کافی نہ ہو گا، بلکہ دونوں کرنا ہو گا۔

مسئلہ ۱۷ مشکوک جوٹھا کھانا پینا نہیں چاہیے۔

مسئلہ ۱۸ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل جائے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے، ورنہ نہیں۔

---

[1] ......یعنی اس کے مُزِیلِ حَدَث ہونے میں شک ہے کہ حَدَثِ مُتَیَقَّن طہارتِ مشکوک سے زائل نہ ہو گا۔ ۱۲ منہ

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لُعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جوٹھا پاک ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا جوٹھا مکروہ ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۰ گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

تیمّم کا بیان

جس کا وضو نہ ہو، یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرے، پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اُس کے بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو چاہے اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی مسلمان پرہیز گار قابل حکیم نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ ۱ محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمّم جائز نہیں یوہیں کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۲ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے، تیمّم جائز نہیں، ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمّم کرے، یوہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نقصان نہیں کرتا تو ٹھنڈے وقت تیمّم کرے، پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ کے لیے وضو کر لینا چاہیے، جو نماز اس تیمّم سے پڑھ لی اِس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نیچے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

مسئلہ ۴ اگر کسی خاص عُضْو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اُس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

مسئلہ ۵ اگر کسی عضو پر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ ۶ زخم کے کنارے کنارے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے، ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں تو تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ ۷ اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے، بلا تلاش کے تیمّم جائز نہیں، بلا تلاش کیے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اِعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔

مسئلہ ۸ نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو نماز توڑ کے پانی مانگے۔

تیسری صورت یہ کہ اِتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اَندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمّم جائز ہے۔

چوتھی صورت یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اُسے قید کرا دے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا

www.dawateislami.net

یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے جو بے آبروئی کرے گا تو تیمّم جائز ہے۔

پانچویں صورت یہ کہ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمّم جائز ہے۔

چھٹی صورت یہ ہے کہ پیاس کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (چاہے جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو جس کا پالنا جائز ہے) پیاسا رہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہوگی کہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ ۹ پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمّم جائز ہے، شوربے کی ضَرورت کے لیے تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۰ بدن یا کپڑے پر اتنی نَجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیمّم کرے، پاک کرنے سے پہلے تیمّم نہ ہوگا، اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کرے۔

ساتویں صورت یہ کہ پانی مہنگا ہو یعنی وہاں جس بھاؤ بکتا ہے اس سے دوگنا دام مانگتا ہے تو تیمّم جائز ہے اور اگر دام میں اتنا فرق نہ ہو یعنی دونے سے کم میں ملے تو تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۱ پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضَروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیمّم جائز ہے۔

آٹھویں صورت یہ کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظر سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی، تو تیمّم جائز ہے۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

نویں صورت یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمّم جائز ہے خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا، دونوں صورتوں میں تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر یہ سمجھے کہ وضو کرنے میں ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا چاشت کی نماز[1] کا وقت جاتا رہے گا تو تیمّم کرکے پڑھ لے۔

دسویں صورت یہ کہ آدمی میت کا ولی نہ ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نماز جنازہ نہ ملے گی تو تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳ مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضَرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمّم کرکے نکل آئے[2] دیر کرنا حرام ہے۔

---

1 ......مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر یا مسِ مصحف یا باوجود وُسعتِ وقت نمازِ پنجگانہ یا جمعہ یا جُنُب نے تلاوتِ قرآن کے لیے تیمّم کیا لغو و باطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ اُن کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنت مؤکدہ نہیں تو باوجودِ آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارتِ قبور یا عیادتِ مریض یا سونے کے لیے تیمّم بدرجہ اَولیٰ لغو ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۳/۵۵۷)

2 ......ہاں جو شخص عین کنارہ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حُجرے یا زمین پیش حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے مُتصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خُروج (یعنی نکلنے میں) میں مُرور فی المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمّم پورا نہ ہو بحالِ جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ (فتاوی رضویہ، ۳/۴۸۰)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ قرآنِ مجید چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تیمّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ ۱۵ وقت اتنا تنگ[1] ہوگیا کہ وضو یا غسل کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اِعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ ۱۶ حیض یا نِفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادِر نہیں تو تیمّم کرے۔

مسئلہ ۱۷ اتنا پانی مِلا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمّم کرے۔

تیمّم کا طریقہ

تیمّم کی نیت سے بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو، دونوں ہاتھ مار کر اُلٹ لے، اگر زیادہ گرد لگ گئی ہو تو ہاتھ جھاڑ لے اور اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوسری مرتبہ یوں ہی ہاتھ مارے اور ناخن سے لے کر کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے تیمّم ہو گیا، تیمّم میں سر اور پیر پر مسح نہیں کیا جاتا۔

تیمّم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

تیمّم میں صرف تین باتیں فرض ہیں باقی سنت۔

پہلا فرض

نیت یعنی غسل یا وضو یا دونوں کی پاکی حاصل کرنے کا ارادہ، اگر تیمّم کی نیت ہاتھ مارنے

---

1 ......یعنی فرض کے تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے گا۔ (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

کے بعد کی تو تیمّم نہ ہوگا۔ دل میں تیمّم کا ارادہ فرض ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ تیمّم کرتا ہوں بے غُسلی یا بے وضوئی کی ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کے لیے اور بِسْمِ اللّٰه کہہ کر مٹی پر ہاتھ مارے۔

دوسرا فرض

سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے نہیں تو تیمّم نہ ہوگا۔

دونوں ہاتھ کا کُہنیوں تک کُہنیوں سمیت مسح کرنا اگر ذرہ برابر بھی کوئی جگہ چُھٹ گئی تو تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ داڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۹ منہ کی یہاں بھی وہی حد ہے جو وضو میں ہے، لیکن منہ کے اندر تیمّم نہیں کیا جاتا، البتہ دونوں ہونٹھ پر جتنا منہ بند کرنے کے بعد کھلا رہتا ہے مسح ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۰ ہاتھ جھاڑنے میں تالی نہ بجے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ انگوٹھے سے انگوٹھا ٹکرائے زائد گرد جھڑ جائے گی۔

مسئلہ ۲۱ اگر انگلیوں میں گرد نہ پہنچی ہو تو خلال کرنا فرض ہے نہیں تو سنت اور اسی طرح داڑھی میں بھی۔

مسئلہ ۲۲ اگر ایک ہی تیمّم میں وضو اور غسل دونوں کی نیت کرلی جب بھی کافی ہے دونوں کا ہو جائے گا۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ غسل اور وضو دونوں کا تیمّم ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں؟

تیمّم اسی چیز سے ہوسکتا ہے جو جنسِ زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ ۲۴ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے، نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے۔ لہٰذا مٹی، گرد، ریتا، بالو،[1] چونا، سرمہ، ہرتال[2]، گیرو،، گندھک، مُردہ سنگ،[3] پتھر، زَبَرجَد، فیروزہ، عقیق، زمُرّد وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵ جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اُس پر کسی نَجاست کا اثر ہو، نہ یہ ہو کہ محض شک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ ۲۶ جس چیز پر نجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں ہوگا اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو، البتہ نماز اِس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷ یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۲۸ راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۹ اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمّم جائز ہے، نہیں تو نہیں۔

---

1 ...... ریت 2 ...... زرد رنگ کا ایک مادہ جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

3 ...... ایک دوا کا نام جو پتھر کی مانند ہوتی ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰ بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ ۳۱ اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲ گچ کی دیوار[1] پر تیمّم جائز ہے۔ (بہارشریعت) وغیرہ

مسئلہ ۳۳ پکی اینٹ سے تیمّم جائز ہے۔ (بہار وغیرہ)

مسئلہ ۳۴ زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمّم جائز ہے، یوں ہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

تیمّم توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ اِن کے پانی پر قدرت ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۳۵ کسی ایسے مقام پر گزرا کہ پانی ایک میل کے اندر تھا تیمّم ٹوٹ گیا پانی تک پہنچنا ضروری نہیں، البتہ سونے کی حالت میں پانی پر گزرنے سے نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۳۶ مریض نے غسل کا تیمّم کیا تھا اور اب اِتنا تندرست ہو گیا کہ نہانا نقصان نہ کرے گا تو تیمّم جاتا رہا۔

مسئلہ ۳۷ اِتنا پانی ملا کہ اعضاءِ وضو صرف ایک ایک بار دھو سکتا ہے تو تیمّم جاتا رہا اور اس سے کم تو نہیں، یوں ہی غسل کے تیمّم کرنے والے کو اتنا پانی ملا کہ غسل کے فرائض کو بھی کافی نہیں تو تیمّم نہ گیا، ورنہ تیمّم جاتا رہا۔

---

1 ......چونے یا سیمنٹ کے مسالے سے پلستر کی ہوئی دیوار۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۸ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمّم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اِتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کرسکتا ہے یا بیمار تھا اور اب تندرست ہوگیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمّم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔

خُف یعنی موزے پر مسح کا بیان

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو، وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے موزوں پر مسح کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۲ مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

﴿۱﴾ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

﴿۲﴾ پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

﴿۳﴾ چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی اور دبیز[1] چیز کا جیسے کِرمِچ[2] وغیرہ۔

مسئلہ ۳ ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اِن پر مسح جائز نہیں ان کو اُتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

---

1 ......موٹا، مضبوط

2 ......کینوس (canvas)، ایک قسم کا ٹاٹ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

﴿٤﴾ وضو کرکے پہنا ہو یعنی اگر موزہ بے وضو پہنا تھا تو مسح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۴ تیمّم کرکے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

﴿٥﴾ نہ حالت جنابت میں پہنا ہو، نہ بعد پہننے کے جُنُب ہوا ہو۔

﴿٦﴾ مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین رات۔

مسئلہ ۵ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حَدَث[1] ہو اس وقت سے اس مدت کا شمار ہوگا، مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

﴿٧﴾ موزہ پاؤں کی چھوٹی تین اُنگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔

مسئلہ ٦ موزہ پھٹ گیا یا سِیوَن کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کے حالت میں تین اُنگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا، مگر چلنے میں تین اُنگل دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز نہیں یعنی پھٹے موزہ میں تین اُنگل سے کم پاؤں کھلے تو مسح جائز ہے اور تین اُنگل یا اس سے زیادہ کھلے تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷ ٹخنے کے اُوپر موزہ چاہے کتنا ہی پھٹا ہو کچھ حرج نہیں مسح ہوسکتا ہے۔ پھٹنے کا اعتبار ٹخنے سے نیچے کے حصوں میں ہے۔

مسح موزہ کا طریقہ

مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کرکے داہنی ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کے

---

[1] ……حدث: بے وضو ہونا۔۱۲(منہ)

www.dawateislami.net

موزے کی پیٹھ کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچے کم سے کم تین اُنگل کھینچے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر اسی طرح کرے۔

مسئلہ ۸ مسح میں فرض دو ہیں:

﴿۱﴾ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

﴿۲﴾ مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

مسئلہ ۹ مسح میں سنت تین باتیں ہیں:

﴿۱﴾ ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا۔

﴿۲﴾ انگلیوں کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جانا۔

﴿۳﴾ مسح کرتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا۔

مسئلہ ۱۰ انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اُس سے چھپے ہوں۔ (بہارشریعت)

مسئلہ ۱۱ عمامہ، برقع، نقاب، اور دستانہ پر مسح جائز نہیں۔

مسح موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسح جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے وہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ مسح کی مدت پوری ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے، پھر سے پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کرلے۔

﴿۳﴾ موزہ اُتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے، چاہے ایک ہی اُتارا ہو۔

مسئلہ ۱۲ وضو کی جگہوں میں پھٹن ہو یا پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور پانی بہانا نقصان کرتا

www.dawateislami.net

ہو یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی تو اس کا نکالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

حیض کا بیان

حیض کی تعریف

بالِغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو، اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نِفاس کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ ۲ بہتر[72] گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے، ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اور اس صورت میں بہتر گھنٹہ پورا ہونا ضروری نہیں البتہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۳ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اِسے حیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے، اِسے یوں سمجھو کہ پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن

www.dawateislami.net

استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن آیا کبھی پانچ دن آیا تو پچھلی بار جتنے دن آیا اتنے ہی دن حیض کے سمجھے جائیں باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۴ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت آئے جب بھی حیض ہے۔

حیض آنے کی عمر

کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی عمر ہے، اس عمر والی کو آئسہ اور اس عمر کو سِنِ اِیاس کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے، یوں ہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اگر پچپن برس کی عمر کے بعد خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اُسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے یوں ہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی بچہ آدھے سے زیادہ باہر نہیں نکلا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۷ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یوں ہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۸ حیض اس وقت شمار کیا جائے گا جب کہ خون فَرجِ خارِج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فَرجِ خارِج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا رہا تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی، نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

حیض کے رنگ

مسئلہ ۹ حیض کے چھ رنگ ہیں: سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا، سفید رنگ کی رَطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ ۱۰ دس دن کے اندر رَطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور اگر دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں اتنے دن حیض کے اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض، باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں، باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔

نفاس کا بیان

نِفاس کی تعریف اور مدت

نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے۔ (متون) اس کی کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

مسئلہ ۱۲ نفاس کا شمار اس وقت سے ہوگا جب کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

www.dawateislami.net

تنبیہ: اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آجانا ہے۔

مسئلہ ۱۳: کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا دن زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے اور پندرہ استحاضہ کے ہیں۔

مسئلہ ۱۴: بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ بچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔

مسئلہ ۱۵: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے، بعد والا نفاس ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے تو حیض ہے، نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ ۱۶: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے، اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷: اس کے رنگ کے بارے میں وہی اَحکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض و نفاس کے اَحکام

مسئلہ ۱۸: حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا حرام ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ اِن دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

مسئلہ ۲۰ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کرے جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھی تا کہ عادت رہے۔

مسئلہ ۲۱ حیض و نفاس والی کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر ہو یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ جلد یا چولی یا حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳ قرآن مجید جزدان میں ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ اِس حالت میں قرآن مجید اور دینی کتابوں کے چُھونے کے سب اَحکام وہی ہیں جو بے غسل والے کے ہیں جس کا بیان غسل میں گزرا۔

مسئلہ ۲۵ مُعَلِّمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھاوے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶ اس حالت میں دُعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔[1]

---

1 ...... یہ امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَذہب ہے مگر ظاہر الرِّوایہ میں ہے کہ اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ "التجنیس" لصاحب الهداية، ۱۸۶/۱ پر ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔(الفتاوی الهندية، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، ۳۸/۱، ردالمحتار، كتاب الطهارة، اركان الوضو، مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ۳۵۱/۱)

www.dawateislami.net

مسئلہ ٢٧ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اَذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب ہے وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی حرج نہیں اور اُن کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ ٢٨ جِماع اس حالت میں حرام ہے البتہ لیٹنے بیٹھنے ساتھ کھانے پینے اور بوسہ لینے میں حرج نہیں۔

اِستحاضہ کا بیان

اِستحاضہ کی تعریف اور حکم

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض ونفاس کا نہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ٢٩ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے، نہ روزہ معاف ہے، نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

مسئلہ ٣٠ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اِتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس ایک پورے وقت کے اندر تک وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ ٣١ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو معذور نہیں۔

www.dawateislami.net

معذور کا بیان

معذور کی تعریف

مسئلہ ۱ ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے، یعنی پورے وقت میں اتنی دیر بھی بیماری نہیں رُکی کہ وضو کے ساتھ فرض نماز ادا کرسکے۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اُس کا وضو نہیں جاتا۔ جیسے قطرے کی بیماری یا دَست یا ہوا خارج ہونا یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناسُور سے ہر وقت رَطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہوگیا، جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے گی، معذور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزر گیا جس میں اِستحاضہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ طہارت کر کے فرض پڑھ لیتی اور دوسرے وقت میں اتنی مہلت ملتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ مگر اب اس دوسری نماز کے وقت میں بھی ایک آدھ دفعہ خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے، یعنی عذر ثابت ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ ہر وقت میں کثرت سے بار بار وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، عذر ثابت ہونے کے لیے کثرت وتکرار درکار ہے، لیکن اتنی کثرت کہ ایک فرض بھی وضو کے ساتھ ادا نہ ہوسکے۔ بعد کی ہر نماز کے وقت میں اتنی کثرت ضروری نہیں، بلکہ ایک بار بھی کافی ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ فرض نماز کا وقت گزر جانے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے۔ جیسے کسی معذور نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور کسی نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ ۳ معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا، مثلاً جس کو قطرے کا مَرَض ہو، ہوا نکلنے سے اُس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مَرَض ہے اس کا قطرہ نکلنے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ ۴ اگر کسی ترکیب سے عُذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا، تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ ۵ معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نَجَس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نَجَس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ جانماز بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے اور دھو کر پڑھنے کا موقع ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس نہ ہو جائے گا تو دھونا واجب ہے اور درہم سے کم ہے اور موقع ہے تو دھونا سنت اور اگر موقع نہیں تو ہر صورت میں معاف ہے۔

مسئلہ ۶ کسی زخم سے ایسی رَطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اِس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو نہ وہ رَطوبت ناپاک ہے۔

www.dawateislami.net

نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

نَجَس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم ایسی چیزیں ہیں کہ وہ خود نجس ہیں جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں۔ جیسے شراب، پاخانہ، گوبر، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل حالت کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہوسکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور اگر سرکہ ہوجائے تو اب پاک ہے یا اُپلا[1] جب تک راکھ نہ ہوجائے ناپاک ہے، جب راکھ ہوگیا تو یہ راکھ پاک ہے۔

(منیہ وغیرہ)

دوسری قسم ایسی چیزیں ہیں جو خود تو نجس نہیں لیکن نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوگئیں۔ جیسے کپڑے پر شراب لگ گئی تو اب کپڑا نجس ہوگیا، ایسی چیزوں کے پاک کرنے کے کئی طریقے ہیں، بعض چیزیں دھونے سے پاک ہوں گی، بعض سوکھنے سے، بعض رگڑنے پونچھنے سے، بعض جلنے سے پاک ہوں گی، بعض دَباغت و ذَبح سے پاک ہوں گی۔

پانی کے سوا دوسری پاک کرنے والی چیزیں

مسئلہ ۷ پاک پانی اور ہر پاک پتلی بہنے والی چیز جس سے نجاست دور ہوسکے اس سے ناپاک چیزوں کو پاک کرسکتے ہیں۔ جیسے سرکہ، گلاب، چائے، کیلے کا پانی وغیرہ۔

مسئلہ ۸ مَاءِ مُستَعمَل یعنی وضو و غسل کے پاک دھوَن سے بھی دھو کر پاک کرسکتے ہیں۔

---

1 ......ایندھن کے لیے گوبر کے سوکھائے ہوئے تھاپے۔

www.dawateislami.net

موٹی نجاست پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۹ تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی۔ جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ قے کا اثر جاتا رہا تو پستان پاک ہو گیا۔ (قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ شوربا، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ اس لیے کہ ان سب سے نجاست دور نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۱ نجاست اگر دَلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

نجاست دور ہونے کے بعد جو رنگ یا بُو رہ جائے اس کا حکم

مسئلہ ۱۲ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بُو باقی ہے تو اُسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضَرورت نہیں، تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔

(عالمگیری و منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ کپڑے یا ہاتھ پر نَجَس رنگ لگا یا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

(عالمگیری و منیہ وغیرہ)

www.dawateislami.net

پتلی نجاست پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۱۴ زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا، اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا، یا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھوڈالیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵ کپڑے یا بدن پر ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔ (منیہ و بہار)

مسئلہ ۱۶ اگر چھری میں خون لگ گیا یا سری میں خون بھر گیا اور اُسے آگ میں ڈال دیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو چھری اور سری پاک ہوگئی۔ (منیہ و بزازیہ)

نچوڑنے کی حد

مسئلہ ۱۷ نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تین مرتبہ اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگا، اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (عالمگیری وقاضی خان)

مسئلہ ۱۸ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے وہ نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے، اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں

www.dawateislami.net

ہاں اگر یہ دھوتا اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ ۱۹ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اِتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ ۲۰ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے یوہیں اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۲ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے، یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۳ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن، وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ

www.dawateislami.net

دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یوں ہی دو بار اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نچوڑنے کے قابل نہیں اُسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔

لوہے تانبے چینی وغیرہ کے برتن اور سامان پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۴ اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جَذْب نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا اِستعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اُسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ ۲۵ ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶ پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (عالمگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۲۷ لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو، نہ نقش ونِگار ہو اگر وہ نَجِس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گِلْٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضَروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۸ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی

www.dawateislami.net

ہوئی لکڑی، غرض وہ تمام چیزیں جن میں مَسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لیے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہوجاتی ہیں۔

مسئلہ ۲۹ ناپاک زمین اگر خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو پاک ہوگئی مگراس سے تیمّم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۰ جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (بزازیہ)

کھال پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۳۱ سُوَّر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال، سُکھانے سے پاک ہوجاتی ہے چاہے اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکالیا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دُھول میں سکھالیا ہو کہ اس کی تمام تری مٹ کر بدبو جاتی رہی ہو تو دونوں صورتوں میں پاک ہوجائے گی اس پر نماز درست ہے۔ (ھدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۲ سُوَّر کے سوا ہر جانور، حلال ہو یا حرام، جب کہ ذَبح کے قابل ہو اور بِسْمِ اللّٰه کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہوجائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوجائے گا، بلکہ حرام ہی رہے گا، پاک ہونا اور بات ہے، حرام ہونا اور بات ہے دیکھو مٹی پاک ہے بلکہ پاک کرنے والی ہے، لیکن حدِ ضرر تک مٹی کھانا حرام ہے۔ (منیہ و ھدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ رانگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہوجاتا ہے۔ (عالمگیری)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

شہد پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۳۴ شہد ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ پانی اس میں ڈال کر اِتنا پکائیں کہ سب پانی جل جائے اور جتنا شہد تھا اِتنا رہ جائے، تین مرتبہ اسی طرح پکائیں تو شہد پاک ہو جائے گا۔

تیل گھی پاک کرنے کا طریقہ

اسی ترکیب سے نَجس تیل بھی پاک کرلیں، تیل پاک کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہو اتنا ہی اس میں پانی ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔ اس طرح تین بار کریں تیل پاک ہو جائے گا۔ (منیہ وعالمگیری) اگر گھی نجس ہو جائے تو پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کرلیں۔

مسئلہ ۳۵ جو کپڑا دو تہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز نہیں اگر سِلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ ۳۶ لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو اُلٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (منیہ)

مسئلہ ۳۷ جو زمین گوبر سے لیپی گئی، اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا اچھالیا تو اُس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

درخت اور دیوار اور جڑی اینٹ کیسے پاک ہوتی ہے؟

مسئلہ ۳۸ درخت اور گھاس اور دیوار، ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہے یہ سب خشک

www.dawateislami.net

ہوجانے سے پاک ہوگئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہوتو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے یوہیں درخت یا گھانس سوکھنے سے پہلے کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (عالمگیری منیہ وغیرہ)

اِستنجے کے آداب

مسئلہ ۱ پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ، چاہے گھر میں ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں اُمید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ ۲ بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳ پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج چاند کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ، یوہیں ہوا کے رُخ پیشاب کرنا منع ہے اور ہر ایسی جگہ پیشاب کرنا منع ہے جس سے چھینٹیں اُوپر آئیں۔

مسئلہ ۴ ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا منع ہے اور یوہیں اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بُزرگ کا نام لکھا ہو منع ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

اِستنجے کا طریقہ اور اِستنجے سے پہلے کی دُعا

جب پیشاب پاخانے کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے:

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِث۔[1]

پھر بایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں جب بیٹھنے کے قریب ہوتو کپڑا بدن سے ہٹائے اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے پھر پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور خاموشی سے سر جھکائے فراغت حاصل کرے، جب فارغ ہوجائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سرے کی طرف سونتے تاکہ جو قطرے رکے ہوں وہ نکل آئیں پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہوجائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے اور باہر آجائے نکلتے وقت پہلے داہنا پیر باہر نکالے اور نکل کر یہ کہے:

اِستنجے کے بعد کی دعا

غُفۡرَانَکَ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡھَبَ عَنِّیۡ مَایُوۡذِیۡنِیۡ وَاَمۡسَکَ عَلَیَّ مَایَنۡفَعُنِیۡ.[2]

پھر طہارت خانے میں یہ دُعا پڑھ کر جائے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ الَّذِیۡنَ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡن.[3]

---

1 ...... ترجمہ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

2 ...... ترجمہ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جس نے مجھ سے وہ چیز دور کی جو مجھے اذیت دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

3 ...... ترجمہ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام

www.dawateislami.net

پہلے تین بار ہاتھ دھوئے پھر بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں۔ پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے، دھوتے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھے اور خوب اچھی طرح دھوئے، یہاں تک کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالے اور اگر کپڑا نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھے کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لے پھر اس جگہ سے باہر آکر یہ دعا پڑھے:

طہارت خانہ سے باہر آنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّ قَآئِدًا وَّدَلِیْلًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِلَی الْجَنَّاتِ النَّعِیْمِ. اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ.(1)

مسئلہ ۵ آگے یا پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈھیلوں سے اِستنجاء کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے، ڈھیلوں سے طہارت اس وقت کافی ہوگی جب کہ نَجاست سے

پر ہوں اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔

(1) ......ترجمہ: حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔

www.dawateislami.net

مَخْرَج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اگر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر پہلے ڈھیلا لینا اب بھی سنت رہے گا۔

گرمی جاڑے کے اِستنجے کا فرق

پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لائے۔

مسئلہ ۶ عورت ہر موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے لے جائے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

مسئلہ ۷ اگر تین ڈھیلوں سے پوری صفائی نہ ہو تو اور ڈھیلے یوں ہی لے، پانچ، سات، نو وغیرہ طاق عدد۔

اِستبراء کا حکم

مسئلہ ۸ پیشاب کے بعد جس کو یہ خیال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اس پر اِستبراء واجب ہے یعنی پیشاب کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے۔

اِستبراء کی تعریف

اِستبراء ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے ہوتا ہے یا اُونچی جگہ

www.dawateislami.net

سے نیچے اُترنے یا نیچی جگہ سے اُوپر چڑھنے سے ہوتا ہے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور دینے سے ہوتا ہے یا کھکھارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے۔ اِستبراء اتنی دیر تک کرنا چاہیے کہ اطمینان ہوجائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔ اِستبراء کا حکم مردوں کے لیے ہے عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر رُکی رہے پھر طہارت کرلے۔

مسئلہ ۹ کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کرلینا بلاکراہت جائز ہے۔

مسئلہ ۱۰ کاغذ سے استنجاء منع ہے چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا سادہ ہو۔

مسئلہ ۱۱ مرد کا ہاتھ بے کار ہو تو اس کی بی بی اِستنجا کرائے اور اگر عورت کا ہاتھ بیکار ہو تو شوہر کرائے کوئی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن اِستنجا نہیں کراسکتے بلکہ ایسی صورت میں معاف ہے۔

وضو کے بچے ہوئے پانی کا حکم

مسئلہ ۱۲ وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کرنا چاہیے۔

طہارت کے بچے ہوئے پانی کا حکم

مسئلہ ۱۳ طہارت کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے کہ یہ اِسراف ہے بلکہ کسی اور کام میں لائے اور وضو بھی کرسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

نماز کی دوسری شرط

سترِ عورت کا بیان

سَتر کتنا فرض ہے؟

یعنی نماز کے لیے کم سے کم کتنا بدن ڈھکا رہنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک عورت (چھپانے کی چیز) ہے، یعنی اتنے بدن کا چھپانا فرض ہے، ناف کا چھپانا فرض نہیں لیکن گھٹنا ڈھکنا فرض ہے۔

مسئلہ ۲ آزاد[1] عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوائے منہ اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں اُن کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ ۳ اگر عورت نے اتنا باریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی چمکے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴ باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

مسئلہ ۵ جن اَعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو اگر چوتھائی سے کم کھل گیا تو

---

[1]......آزاد سے مراد جو غلام یا باندی نہ ہو اس کتاب میں جہاں جہاں آزاد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ شرعی طور پر غلام نہ ہو۔۱۲ (منہ)

www.dawateislami.net

نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی نماز ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کے برابر کھلا رہا یا قصداً کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی۔

مرد میں اَعضائے عورت نو ہیں

مسئلہ ٦ مرد میں اَعضائے عورت نو ہیں: ﴿۱﴾ ذَکَر ﴿۲﴾ اُنْثَیَیْن دونوں مل کر ایک ﴿۳﴾ دُبُر ﴿٤، ۵﴾ ہر ایک سُرین ایک ایک مستقل عورت ہے اور ﴿٦، ۷﴾ ہر ران علیحدہ علیحدہ ایک عورت ہے ﴿۸﴾ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسُل کی جڑ تک اور اس کی سیدھ میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے ﴿۹﴾ دُبُر و اُنْثَیَیْن کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔

یہ جو نو اَعضائے عورت گنائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک، ایک عضو ہے، یعنی ایک کا چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۷ اگر چند اَعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اُس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اَعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نَواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ضرور ہے، لہٰذا نماز اس صورت میں نہ ہوگی۔

(عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ ۸ نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی یعنی اسی حالت پر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا تو نماز شروع نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

www.dawateislami.net

عورت کے اَعضائے عورت کا شمار

مسئلہ ۹ آزاد عورتوں کے لیے علاوہ ان پانچ عضو کے جن کا بیان اُوپر گزرا سارا بدن عورت ہے۔ جس میں تیس اعضاء شامل ہیں۔ ان میں سے جس عضو کی چوتھائی کھل جائے نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

﴿۱﴾ سر یعنی ماتھے کے اوپر سے گردن کے شروع تک ﴿۲﴾ بال جو لٹکتے ہوں ﴿۳، ۴﴾ دونوں کان ﴿۵﴾ گردن ﴿۶، ۷﴾ دونوں شانہ ﴿۸، ۹﴾ دونوں بازو کُہنیوں سمیت ﴿۱۰، ۱۱﴾ دونوں کلائیاں یعنی کُہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک ﴿۱۲﴾ سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے نیچے تک ﴿۱۳، ۱۴﴾ دونوں ہاتھ کی پیٹھ ﴿۱۵، ۱۶﴾ دونوں پِستان ﴿۱۷﴾ پیٹ یعنی سینہ کی حد جو اُوپر ذکر ہوئی، اس حد سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں ہی شمار ہے ﴿۱۸﴾ پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک ﴿۱۹﴾ دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینہ کی نچلی حد تک ﴿۲۰، ۲۱﴾ دونوں سرین ﴿۲۲﴾ فَرج ﴿۲۳﴾ دُبُر ﴿۲۴، ۲۵﴾ دونوں رانیں یعنی ہر ران چڈھے سے گھٹنے تک یعنی گھٹنوں سمیت ایک عضو ہے گھٹنا ایک عضو نہیں ﴿۲۶﴾ ناف کے نیچے پیڑو اور اس سے ملی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پیٹھ کی طرف سب مل کر ایک عورت ہے ﴿۲۷، ۲۸﴾ دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت ﴿۲۹، ۳۰﴾ دونوں تلوے۔ بعض علماء نے ہاتھ کی پیٹھ اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ عورت کا چہرہ اگر چہ عورت نہیں، لیکن غیر مَحرَم[1] کے سامنے منہ کھولنا منع ہے، یوہیں غیر مَحرَم کو اُس کا دیکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۱ اگر کسی مرد کے پاس سَتر کے لیے جائز کپڑا نہیں اور ریشمی ہے تو فرض ہے کہ اس سے سَتر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑے ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور ریشمی کپڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر ننگے شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اُسی سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے، یوہیں اگر گھاس یا پتوں سے ستر کرسکتا ہے تو یہی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ، اشارہ سے کرے چاہے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ (ھدایہ، درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ اگر ناپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو ناپاک ہی کپڑے سے ستر کرے اور ننگا نہ پڑھے۔ (ھدایہ)

---

1 ...... **مَحرَم وغیر مَحرَم کی تعریف، کون لوگ محرم ہیں اور کون غیر محرم:** عورت کا محرم وہ مرد ہے جس سے اس کا نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے کبھی کسی صورت سے جائز نہیں اور یہ حرام ہونا تین قسم کے رشتوں کی وجہ سے ہے، جُزئِیَّت، رَضاعت، مُصاہَرت۔ **جُزئِیَّت:** یہ کہ عورت ومرد میں یہ رشتہ ہو کہ مرد عورت کا جُز ہو جیسے عورت کا بیٹا، پوتا، نواسہ، بھانجہ، بھتیجا ہو یا عورت مرد کا جُز ہو جیسے عورت کا باپ، دادا، نانا، چچا، ماموں۔ **رَضاعت:** یہ کہ مثلاً دودھ شریکی بھائی باپ ہو۔ **مُصاہَرت:** یہ کہ سسر داماد ہو اور غیر محرم وہ لوگ ہیں جن سے ان تینوں رشتوں میں سے کوئی رشتہ نہ ہو جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، خالو، پھوپھا اور چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے وغیرہ غیر محرم سے پردہ واجب ہے۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ١٦ اگر پورے سَتْر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے، اور اس کپڑے سے عورتِ غلیظہ یعنی آگا پیچھا چھپائے اور اِتنا ہو کہ ایک ہی چھپا سکتا ہے تو ایک ہی کو چھپائے۔

مسئلہ ١٧ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔

(درمختار، ردالمحتار)

وقت کا بیان

صُبْحِ صادِق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے سورج کے اوپر آسمان کے پوربی کناروں [1] میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اُجالا ہو جاتا ہے، اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس روشنی کے پہلے بیچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی پورب سے پچھّم [2]

---

1 ......مشرقی کناروں
2 ......مشرق سے مغرب

www.dawateislami.net

کی طرف اُٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جس کے نیچے سارا اُفُق [1] سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر اُتَّر، دَکَّھن [2] دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اُوپر بڑھتی ہے، یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہوجاتی ہے، اس لمبی سفیدی کو صبحِ کاذِب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ (قاضی خان و بہار)

فائدہ

صبح صادق کی روشنی میں ان شہروں میں جو ۲۷۔۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض البَلَد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنؤ، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ (کچھ کم وبیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱ فجر کی نماز کے لیے تو صبح صادق کی سفیدی جب چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتدائے طلوع صبح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشن ہوجائے اور عشاء اور سحری کا وقت اسی دم ختم سمجھیں، جب کہ صبح صادق کی سفیدی ذرا سی بھی شروع ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

ظہر کا وقت

زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دُونا ہوجائے۔ مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ چار اُنگل تھا اور وہ چیز آٹھ اُنگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس اُنگل کا ہوجائے تب ظہر کا وقت ختم ہوگا۔

---

1 ...... آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ 2 ...... شمال، جنوب

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
www.dawateislami.net

سایہ اصلی کی تعریف

سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے، جب آفتاب خطِ نصفُ النَّہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک بیچ و بیچ آسمان پر کہ پورب پچھّم[1] کا فاصلہ برابر ہوتا ہے تو یہ ٹھیک دوپہر ہوتی ہے، اس جگہ سے ذرا پچھّم کو جھکا اور ظہر کو وقت شروع ہوا۔

فائدہ

سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھّم بالکل جھکی نہ ہو، جتنا سورج اونچا ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہونا رُک جائے تو یہ ٹھیک دوپہر ہے اور یہ سایہ سایۂ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہوگا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت ہوا، جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

فائدہ

ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ (کچھ منٹ کم وبیش) جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے تیسرے ہفتہ تک تقریباً پونے

---

[1] ......مشرق مغرب

www.dawateislami.net

چار مہینہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے اور یہ قریب قریب سب سے چھوٹا وقت عصر ہے اور اپریل مئی میں تقریباً پونے دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) اور آخر مئی و جون میں تقریباً دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) پھر اگست، ستمبر میں تقریباً پونے دو گھنٹہ اور آخر اکتوبر تک ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب آ جاتا ہے۔

تنبیہ

یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو چار چھ منٹ کم و بیش بھی ہوگا، یہ ایک موٹا اندازہ کرنے کے لیے لکھ دیا ہے، جن صاحبوں کو ہر مقام اور ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ ہماری کتاب الاوقات ملاحظہ فرمائیں۔

سورج ڈوبنے کے بعد سے شَفَق جانے تک ہے۔

شَفَق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سرخی جانے کے بعد پچّھم میں صبح صادق کی سپیدی کی طرح اُتّرا اور دکّھن [1] پھیلی رہتی ہے۔(ھدایہ، عالمگیری، خانیہ) یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے تقریباً۔

ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

---

1 ......شمال اور جنوب

www.dawateislami.net

عشاء کا وقت

شَفَق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق شروع ہونے تک ہے۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی پورب پچھم پھیلی ہوئی سپیدی بھی ہوتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ مثل صبح کاذب کے ہے، اس سے پہلے مغرب کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے بھی عشاء کا وقت ہوجاتا ہے۔

وِتر کا وقت

وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے، البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے اگر قصداً عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے وِتر پڑھ لی تو وِتر نہ ہوگی، عشاء کے بعد پھر پڑھنا ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر وتر پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲ جس خطہ زمین میں جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں تو وہاں ان دنوں میں عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے۔ (بہار شریعت)

مستحب اَوقات

فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اُجالا ہوجائے تب شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت ترتیل کے ساتھ [1] پڑھ سکے اور سلام پھیرنے

---

1 ...... خوب ٹھہر ٹھہر کر قواعد ومخارج کے ساتھ۔

www.dawateislami.net

کے بعد پھر اِتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے چالیس سے ساٹھ آیت دوبارہ پڑھ سکے اور اِتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آفتاب نکلنے کا شک ہو جائے۔

(قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۳ عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز اوّل وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تب پڑھیں۔

مسئلہ ۴ جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، البتہ اگر گرمیوں میں ظہر کی نماز جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت چھوڑنا جائز نہیں، موسم ربیع[1] جاڑوں[2] کے حکم میں ہے اور خریف[3] گرمیوں کے حکم میں۔

(ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ جُمعہ کا مستحب وقت وہی ہے جو ظہر کے لیے مستحب ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۶ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود آفتاب کے گولہ میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری و ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۷ بہتر یہ ہے کہ ظہر مِثْلِ اول میں پڑھے اور عصر مِثْلِ ثانی کے بعد۔ (غنیہ)

مسئلہ ۸ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قُرصِ آفتاب[4] میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے

---

1 ...... بہار کا موسم
2 ...... سردیوں
3 ...... خزاں کا موسم
4 ...... سورج کا گولہ

www.dawateislami.net

جب غروب میں بیس منٹ باقی رہ جاتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے یو ہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ ۹ تاخیر [1] سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں اور پچھلے حصہ میں نماز ادا کی جائے۔

مسئلہ ۱۰ بدلی کے دن [2] کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل [3] مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ [4] گئے تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۱ عشاء میں تہائی رات گئے تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح، یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔ [5] (بحر، درمختار، خانیہ)

مسئلہ ۱۲ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۳ عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور بزرگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یو ہیں صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ذکرِ الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

---

1. ......تاخیر: دیر کرنا۔ (۱۲منہ)
2. ......جس دن آسمان پر بادل ہوں۔
3. ......تعجیل: جلدی کرنا۔ (۱۲منہ)
4. ......یعنی خوب ظاہر ہو گئے۔
5. ......یعنی نمازِ باجماعت میں حاضر ہونے والوں کی تعداد میں کمی کا باعث ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ جو شخص اپنے جاگنے پر بھروسا رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وِتر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے پہلے پڑھ لے، پھر اگر آخر رات میں آنکھ کھلی تو تہجّد پڑھے، وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۱۵ بدلی کے دن[1] عصر اور عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

مکروہ اَوقات

مسئلہ ۱۶ طلوع[2] وغروب[3] ونصفُ النَّہار[4]، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ نَفْل، نہ ادا، نہ قضا، نہ سجدہ تلاوت، نہ سجدہ سہو، البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

طلوع سے کیا مراد ہے

مسئلہ ۱۷ طلوع سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چُندھیانے لگے اور اتنا کل وقت بیس منٹ ہے۔

---

1 ......جس دن آسمان پر بادل ہوں۔

2 ...... طلوع: نکلنا۔ (۱۲ منہ)

3 ......غروب: ڈوبنا (۱۲ منہ)

4 ...... نصف النہار: دوپہر۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

نصف النہار اور ضحوۂ کبریٰ کا بیان

مسئلہ ۱۸ نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوۂ کبریٰ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹ نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصے کرو پہلے حصے کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی۔ مثلاً آج ۲۰ مارچ کو چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ ہی بجے نکلا، ۱۲ بجے دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صبح کو صبح صادق ہوئی تو کل صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا آدھا پونے سات گھنٹہ ہوا۔ اب صبح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹہ وقت گزرنے دو تو سوا گیارہ بج جائیں گے، اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی ضَحوہ کُبریٰ شُروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھّم [1] کو ڈھلا ختم ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا یہ اتنا پون گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔

تنبیہ: ان شہروں کے لحاظ سے یہ ایک تقریبی مثال ہے۔ مختلف مقامات و مختلف زمانوں میں کم و بیش بھی ہوگا، ہر جگہ اور ہر دن کا اسی قاعدے سے ٹھیک ٹھیک ضحوہ کبری نکالیں۔

مسئلہ ۲۰ جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لایا گیا تو اُسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت

---

1 ...... مغرب

www.dawateislami.net

کراہت آگیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ اِن تینوں وقتوں میں تلاوتِ قرآنِ مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکرو درود شریف میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

کن بارہ وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے؟

مسئلہ ۲۲ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔

﴿۱﴾ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں، سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔

﴿۲﴾ اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اِقامت ہوئی تو اِقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہوچکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سوا باقی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کہ سنت پڑھ کر جماعت مل جائے گی۔ سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لیے اِقامت ہوئی۔

﴿۳﴾ نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفْل پڑھنا منع ہے۔

﴿٤﴾ سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفْل جائز نہیں۔

(عالمگیری درمختار)

﴿۵﴾ جس وقت امام اپنی جگہ سے جُمعہ کے خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

www.dawateislami.net

﴿٦﴾ عین خطبہ کے وقت اگر چہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدین کا خطبہ ہو یا کُسوف[1] واِستسقاء[2] حج ونکاح کا ہو۔ ہر نماز حتی کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحبِ ترتیب[3] کے لیے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۳ جمعہ کی سنتیں شروع کر دی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پوری کرلیں۔ (عالمگیری)

﴿۷﴾ عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے۔ چاہے گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں یا مسجد میں۔ (عالمگیری درمختار)

﴿۸﴾ عیدین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری درمختار)

﴿۹﴾ عرَفات[4] میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل وسنت مکروہ ہے۔

﴿۱۰﴾ مُزْدَلِفہ[5] میں جو مغرب وعشاء جمع کیے جاتے ہیں فقط ان کے بیچ میں نفل وسنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

---

1 ......سورج گہن کے وقت جو نماز ادا کی جاتی ہے، اُسے صلوۃُ الکُسوف کہتے ہیں۔

2 ......خشک سالی میں طلبِ بارش کے لیے جو نماز ادا کی جاتی ہے اُسے صلوۃُ الاستِسقاء کہتے ہیں۔

3 ......وہ شخص جس پر پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں اسے صاحب ترتیب کہتے ہیں۔

4 ......حدودِ حرم کے باہر، مکہ مکرمہ سے کچھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک میدان جہاں ۹ ذوالحجہ کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔

5 ......مکہ مکرمہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ وقوف واجب ہے۔

www.dawateislami.net

﴿۱۱﴾ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر وظہر مکروہ ہے۔

﴿۱۲﴾ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اسے بلا دور کیے ہر نماز مکروہ ہے، جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے، البتہ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دُہرائے، یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشُوع[1] میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ فجر اور ظہر کے پورے وقت اوّل سے آخر تک بلا کراہت ہیں یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں بالکل مکروہ نہیں۔(بحرالرائق و بہارشریعت)

اَذان کا بیان

اَذان کا ثواب

اَذان کا ثواب حدیثوں میں بہت آیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اَذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، اس پر آپس میں تلوار چلتی۔(رواہ احمد)

مسئلہ ۱ اَذان شَعائرِ اسلام سے ہے کہ اگر کسی شہر یا گاؤں یا محلّہ کے لوگ اَذان دینا چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جَبْر[2] کرے اور نہ مانیں تو قِتال[3] کرے۔(قاضی)

---

❶......عاجزی

❷......یعنی سختی کرے تا کہ اَذان دیں۔

❸......جنگ

www.dawateislami.net

اَذان کا طریقہ اور اس کے الفاظ، اَذان کی جگہ

خارجِ مسجد، اونچی جگہ، قبلہ رخ، کھڑے ہوکر، کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ کر اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر [1] کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا، پھر ذرا ٹھہر کر پھر اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔ پھر دو دفعہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ [2] کہے پھر دو دفعہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ [3] کہے پھر داہنے طرف منہ پھیر کر دوبار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ [4] کہے پھر بائیں طرف منہ کرکے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح [5] دوبار کہے پھر قبلہ کو منہ کرلے اور اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے یہ بھی ایک کلمہ ہوا۔ پھر ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ [6] کہے۔

اَذان کے بعد کی دعا

اَذان ختم ہوئی، اب پہلے درود شریف پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَاد۔ [7]

---

1 ...... اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

2 ...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

3 ...... میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔

4 ...... نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔

5 ...... نجات پانے کے لیے آؤ۔

6 ...... اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

7 ...... اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اس دعوتِ تامّہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ فجر کی اَذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دوبار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم[1] بھی کہے کہ مستحب ہے اگر نہ کہا جب بھی اَذان ہو جائے گی۔

کن نمازوں کے لیے اَذان کہی جائے ؟

مسئلہ ۳ پانچوں وقت کی فرض نماز اور انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مُستَحَبَّہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو اُن کے لیے اَذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے اگر اَذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔

(خانیہ، ہندیہ، درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۴ مسجد میں بلا اَذان واِقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۵ اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور اَذان نہ کہے تو کراہت نہیں، اِس لیے کہ وہاں کی مسجد کی اَذان اس کے لیے کافی ہے لیکن کہہ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۶ وقت ہونے کے بعد اَذان کہی جائے اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر پھر کہی جائے۔(قاضی خان، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

1 ......نماز نیند سے بہتر ہے۔

www.dawateislami.net

اَذان کا وقت

مسئلہ ۷ اَذان کا وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔

مسئلہ ۸ اَذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا مستحب وقت ہے۔

مسئلہ ۹ اگر اَوّل وقت اَذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز تو بھی سنتِ اَذان ادا ہوگئی۔

(درمختار و ردالمحتار)

کن نمازوں میں اَذان نہیں؟

مسئلہ ۱۰ فرض نمازوں کے سوا کسی نماز کے لیے اَذان نہیں۔ نہ وِتْر میں، نہ جنازہ میں، نہ عیدَین میں، نہ نَذْر میں، نہ سُنَن و واجب میں، نہ تراویح میں، نہ استِسقاء میں، نہ چاشْت میں، نہ کُسوف و خُسوف میں، نہ نَفْل نمازوں میں۔ (عالمگیری وغیرہ)

عورت کی اَذان کا حکم

مسئلہ ۱۱ عورتوں کو اَذان واِقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے اگر کہیں گی گنہگار ہوں گی اور اُن کی اَذان پھر سے کہی جائے۔

مسئلہ ۱۲ عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا قضا اُس کے لیے اَذان واقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ جماعت سے پڑھیں حالانکہ اُن کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

بچے، اندھے، بے وضو کی اَذان کا حکم

مسئلہ ۱۳ سمجھدار بچہ اور اَندھے اور بے وضو کی اَذان صحیح ہے۔ (درمختار) مگر بے وضو اَذان

www.dawateislami.net

کہنا مکروہ ہے۔(مراقی الفلاح)

مسئلہ ۱۴ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اَذان ناجائز ہے اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

اَذان کون کہے؟

مسئلہ ۱۵ اَذان وہ کہے جو نماز کے وقتوں کو پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کے لائق نہیں جو مؤذّن کے لیے ہے۔(بزازیہ، عالمگیری وغنیة وقاضی خان)

مسئلہ ۱۶ اگر مؤذّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔(عالمگیری)

اَذان کے درمیان بات کرنے کا حکم

مسئلہ ۱۷ اَذان کے بیچ میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کچھ بات کی تو پھر سے اَذان کہے۔(صغیری)

اَذان میں لحن کا حکم

مسئلہ ۱۸ اَذان میں لَحن حرام ہے یعنی گانے کے طور پر اَذان دینا یا اللّٰہ کے الف کو مد کے ساتھ آللّٰہ کہنا یا اَکْبَر کے الف کو کھینچ کر آکْبَر کہنا یا اَکْبَر کی ''ب'' کو کھینچ کر اَکْبَار کہہ دینا، یہ سب حرام ہے البتہ اچھی اور اُونچی آواز سے اَذان کہنا بہتر ہے۔

(ھندیہ و درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ اگر اَذان آہستہ ہوئی تو پھر اَذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعتِ اُولی نہیں۔ (قاضی خان)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ اَذان مِئْذَنه[1] پر کہی جائے یا خارج مسجد کہی جائے، مسجد میں اَذان نہ کہے۔

(خلاصه و عالمگیری و قاضی خان)

اَذان کا جواب

جب اَذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذّن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ[2] اور حَیَّ عَلَی الْفَلاح[3] کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ[4] کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور بڑھائے: مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ۔[5] (ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم[6] کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ[7] کہے۔ (درمختار و رد المحتار)

اَذان ہوتے وقت تمام مشاغل بند کر دیئے جائیں

مسئلہ ۲۲ جُنُب بھی اَذان کا جواب دے۔ حیض و نِفاس والی عورت پر اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول ہے یا قضائے حاجت میں ہو اُن پر واجب نہیں۔

---

1 ...... مینارہ 2 ...... نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔

3 ...... نجات پانے کے لیے آؤ۔

4 ...... نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی طرف سے ہے۔

5 ...... جو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا۔

6 ...... نماز نیند سے بہتر ہے۔ 7 ...... تو سچا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ جب اَذان ہوتو اتنی دیر کے لیے سلام، کلام اور سلام کا جواب، تمام اَشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اَذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اَذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اِقامت میں بھی کرے (درمختار، عالمگیری) جو اَذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مَعَاذَ اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ صَاحِبِهَا)

مسئلہ ۲۴ راستہ چل رہا تھا کہ اَذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہوجائے سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

اِقامت کا بیان

اِقامت مثل اَذان کے ہے یعنی جو اَحکام اَذان کے بیان کیے گئے وہی سب اِقامت کے بھی ہیں البتہ چند باتوں میں فرق ہے۔ اِقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح [1] کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ [2] بھی دو بار کہیں اور اس میں کچھ آواز اُونچی ہو مگر اِتنی نہیں جتنی کہ اَذان میں ہوتی ہے بلکہ اِتنی ہو کہ سب حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اِقامت کے کلمات جلد جلد کہیں درمیان میں سکتہ نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھیں، نہ کانوں میں اُنگلیاں ڈالیں اور صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم [3] نہ کہے اِقامت مسجد کے اندر کہی جائے۔

مسئلہ ۲۵ اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے وقت آگے بڑھ کر مصلے پر چلا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار، غنیہ، عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... نجات پانے کے لیے آؤ۔
2 ...... بے شک نماز قائم ہوگئی۔
3 ...... نماز نیند سے بہتر ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہوکر اِنتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے، جب حَیَّ عَلَی الْفَلاح[1] کہی جائے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلاح پر پہنچے اس وقت اُٹھیں یہی حکم امام کے لیے بھی ہے۔ (عالمگیری)

آج کل اکثر جگہ رَواج پڑ گیا ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہوجائے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۲۷ اَذان کے بیچ میں اوراسی طرح اقامت کے بیچ میں بولنا ناجائز ہے مگر مؤذّن ومکبّر کو کوئی سلام کرے تو اس کا جواب نہ دے اور ختم کے بعد بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

اِقامت کا جواب

مسئلہ ۲۸ اِقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اَذان کے جواب کی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ[2] کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْض[3] کہے۔ (عالمگیری) یا یہ کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا وَ جَعَلَنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْیَاءً وَّ اَمْوَاتاً.[4] (بہارشریعت)

مسئلہ ۲۹ اگر اَذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (درمختار)

---

1 ...... نَجات پانے کے لیے آؤ۔

2 ...... بے شک نماز قائم ہوگئی۔

3 ...... اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

4 ...... اللّٰه اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے اور ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰ خطبہ کی اَذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔(درمختار)

مسئلہ ۳۱ اَذان واِقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔اَذان کہتے ہی اِقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مغرب میں وقفہ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھنے کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اَذان واِقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کے پابند ہیں، وہ آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقتِ کراہت آجائے۔

نماز کی چوتھی شرط کا بیان

اِستقبال قبلہ کا بیان

نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

مسئلہ ۱ نماز اللہ (عزّوجلّ) ہی کے لیے پڑھی جائے اور اُسی کے لیے سجدہ کیا جائے، نہ کہ کعبہ کو، اگر مَعَاذَ اللّٰہ (عزّوجلّ) کسی نے کعبہ کے لیے سجدہ کیا تو حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر کعبہ کی عبادت کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے اس لیے کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کُفر ہے۔(درمختار واِفاداتِ رضویہ)

کن صورتوں میں نماز غیر قبلہ کی طرف ہوسکتی ہے؟

مسئلہ ۲ جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مجبور ہو تو وہ جس رُخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور بعد میں نماز دُہرانے کی ضرورت نہیں۔(منیہ)

مسئلہ ۳ بیمار میں اِتنی طاقت نہیں کہ منہ کعبہ شریف کی طرف کرسکے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اُس کا منہ کعبہ کی طرف کرادے تو جس رُخ پڑھے نماز ہوجائے گی۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ کسی کے پاس اپنا یا اَمانت کا مال ہے اور جانتا ہے کہ قبلہ رُو ہونے میں چوری ہوجائے گی تو جس طرف چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۵ شریر جانور پر سوار ہے کہ اُترنے نہیں دیتا یا اُتر تو جائے گا مگر بے مددگار کے سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہوسکے گا اور اگر ایسا نہیں جو سوار کرادے تو جس رُخ بھی نماز پڑھے ہوجائے گی۔

مسئلہ ۶ اگر سواری روکنے پر قادِر ہے تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہوسکے پڑھے، اگر سواری روکنے میں قافلہ نظر سے چھپ جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں چلتے ہی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو تحریمہ [1] کے وقت قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیہ)

اگر قبلہ معلوم نہ ہو

مسئلہ ۸ اگر قبلہ نہ معلوم ہو اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جمے اُسی طرف نماز پڑھے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیہ)

مسئلہ ۹ تحری کر کے یعنی سوچ کر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہُوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تو دُہرانے کی ضرورت نہیں، یہ نماز ہوگئی۔ (منیہ)

مسئلہ ۱۰ تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور درمیان میں اگرچہ سجدہ سہو میں ہو، رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جتنی پڑھ چکا ہے اُس میں خرابی

---

[1] ......یعنی تکبیرِ تحریمہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

نہ آئے گی۔ اِسی طرح اگر چار رکعتیں چار طرف میں پڑھی، جائز ہے اور اگر فوراً نہ گھوما اور تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کے برابر دیر کی تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز جاتی رہی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور تین تسبیح کا وقفہ نہ ہوا تو نماز ہو گئی۔ (منیه و بحر)

مسئلہ ۱۲ اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر پھیرنا مکروہ ہے۔ (منیه)

پانچویں شرط

نیت کا بیان

نماز کی نیت نیت سے مراد دل کا پکا اِرادہ ہے محض تصور و خیال کافی نہیں جب تک اِرادہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱ اگر زبان سے بھی کہہ لے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللّٰہ تعالٰی کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَر۔

مسئلہ ۲ مقتدی کو اِقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ۳ اِمام نے امام ہونے کی نیت نہ کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اِس کے پیچھے صحیح ہے لیکن ثواب جماعت نہ پائے گا۔

مسئلہ ۴ نماز جنازہ کی نیت یہ ہے: نیت کی میں نے نماز کی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے اور دعا کی اس میت کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَر۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

نماز کی چھٹی شرط کا بیان

تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں

نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی نیت کے وقت جو اَللّٰہُ اَکْبَر کہی جاتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ اِس تکبیر کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی، یہ فرض ہے بغیر اس کے نماز شروع نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱ مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو جماعت میں شامل نہ ہوا۔

اب جب کہ نماز کے چھؤں شرائط یعنی طہارت، سَترِ عورت، وقت، استِقبالِ قبلہ، نیت اور تکبیر تحریمہ کے مسائل بیان ہوچکے تو نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار اُنگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کانوں کی لَو سے چُھو جائیں، باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں، نہ بالکل ملی، نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اُس کا پکا ارادہ کرکے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لاکر ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اَگل بغل ہو اور ثناء پڑھے یعنی:

www.dawateislami.net

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ[1] پھر تعوّذ پڑھے یعنی: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم[2] پھر تسمیہ پڑھے یعنی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم[3] پھر اَلْحَمْد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو، اب اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گُھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح پر کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور اُنگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پیر کی طرف ہو اور کم سے کم تین بار: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم[4] کہے پھر: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ[5] کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد[6] کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گُھٹنا زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے اس طور پر کہ پہلے ناک تب ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور ان دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جما رہے اور

---

1 ...... پاک ہے تو اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

2 ...... میں اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے۔

3 ...... اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

4 ...... پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

5 ...... اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

6 ...... اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔

www.dawateislami.net

ہتھیلیاں بچھی ہوں اور اُنگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی[1] کہے پھر سر اُٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گُھٹنوں کے پاس ہو پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے، یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے پھر سر اُٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے، یہ ایک رکعت پوری ہوگئی، اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ[2] عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.[3]

---

1 ...... پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند۔

2 ...... حضرت امام غزالی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی) نے فرمایا کہ جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک صورت کو حاضر کرے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا خیال دل میں جما کر کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور کو پہنچتا ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کا جواب اس سے بڑھ کر دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول) ۱۲ منہ۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاۃ، ۱/۲۲۹)

3 ...... تمام قولی (تحیت)، فعلی (نمازیں) اور مالی عبادتیں (پاکیزگیاں) اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر، اے نبی! اور اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نیک

www.dawateislami.net

پڑھے اس کو تشہُّد کہتے ہیں جب کلمہ '' لَا '' کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی اُنگلی اور اُس کے پاس والی ہتھیلی سے ملادے اور لفظ '' لَا '' پر کلمہ کی اُنگلی اُٹھائے مگر اِدھر اُدھر نہ ہلائے اور ''اِلَّا '' پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے، اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اُٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی اِن رکعتوں میں اَلْحَمْد کے ساتھ سورۃ ملانا ضرور نہیں ۔اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اُس میں تشہد کے بعد درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.[1]

پڑھے پھر:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ

بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

1 ......اے اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ)! درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَام) پر اور اُن کی آل پر، بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا، اے اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَام) پر اور اُن کی آل پر، بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

www.dawateislami.net

الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن.[1]

پڑھے یااور کوئی دعائے ماثور پڑھے یا یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار.[2]

اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے پھر داہنے شانہ کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ[3] کہے اور اسی طرح بائیں طرف، اب نماز ختم ہوگئی، اس کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر کوئی دُعا مثلاً

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار.

پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیرے۔ یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو قرأت نہ کرے یعنی اَلْحَمْد اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ، امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ اگر نمازی عورت ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت مونڈھے تک ہاتھ اُٹھائے اور بائیں ہتھیلی

---

1 ...... اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو، بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

2 ...... اے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ)، اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

3 ...... سلام میں اکیلا نمازی اپنے داہنے سلام میں ان فرشتوں پر سلام کی نیت رکھے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے اور اگر نمازی امام ہو تو ان سب کے ساتھ داہنے طرف کے مرد مقتدیوں کی بھی نیت کرے اور اسی طرح بائیں سلام میں بائیں طرف کے انہیں سب کی نیت کرے اور اگر مقتدی ہو تو ان سب کے ساتھ امام کو بھی شامل کرے اس طرف کے سلام میں جس طرف امام پڑے اور اگر امام سامنے پڑے تو دونوں سلام میں امام کو شامل رکھے۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں جھکے رہیں مَردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کردے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملادے اور پیٹ رانوں سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملادے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سُرین پر بیٹھے اور ہاتھ بیچ ران پر رکھے۔

فرض، واجب، سنت، مستحب کا حکم

اس طریقہ میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اس کو قصداً چھوڑنا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت موکدہ ہیں، جس کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

﴿۱﴾ **تکبیر تحریمہ**[1]: یعنی پہلی اَللّٰہُ اَکْبَر جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ **قیام**: یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قراءت[2] ادا ہو۔

---

1 ......تکبیر تحریمہ میں خاص لفظ اللہ اکبر فرض نہیں، فرض تو اتنا ہے کہ خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً: اَللّٰہُ اَعْظَم، اَللّٰہُ الْکَبِیْر، اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَر کہا جب بھی فرض ادا ہوگیا مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (۱۲ منہ)

2 ......قراءت سے مراد قرآن شریف پڑھنا۔ ۱۲ (منہ)

www.dawateislami.net

﴿۳﴾ **قِرأت**: یعنی کم سے کم ایک آیت پڑھنا۔

﴿۴﴾ **رُکوع**: یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

﴿۵﴾ **سُجود**: یعنی ماتھے کا زمین پر جمنا اس طرح کہ کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا[1] ہو۔

﴿۶﴾ **قعدہ اخیرہ**: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری اَلتَّحیات رَسُوْلُہ تک پڑھی جاسکے۔

﴿۷﴾ **خُروج بِصُنعِہٖ**: یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ وعمل سے نماز ختم کردینا، خواہ سلام وکلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے۔

واجباتِ نماز

تکبیر تحریمہ میں لفظ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا، پوری اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا، سورۃ یا آیت ملانا، فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے، اَلْحَمْد اور اس کے ساتھ سورۃ یا آیت ملانا، فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل اور وتر اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ یا آیت سے پہلے ایک ہی بار اَلْحَمْد پڑھنا اور اَلْحَمْد اور سورت کے درمیان آمین اور بِسْمِ اللّٰہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا، قرأت ختم کرکے فوراً رکوع کرنا، ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں کوئی رکن نہ آنے پائے، تَعدِیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم سے کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کے برابر ٹھہرنا، قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہوجانا، سجدہ

---

1 ...... لہٰذا اگر اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت) (۱۲ منہ)۔ (بہار شریعت، حصہ۳، ۱/۵۱۳)

www.dawateislami.net

میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا، جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعدہ اُولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو، فرض اور وتر اور سُنَنِ رَواتِب[1] میں قعدہ اُولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا، دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوں ہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا تو ترک واجب ہوگا، دونوں سلام میں فقط لفظ اَلسَّلام واجب ہے، عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ الله واجب نہیں، وِتْر میں دعائے قنوت پڑھنا، تکبیر قنوت، عیدین کی چھیوں تکبیریں، عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لیے لفظ اَللّٰهُ اَکْبَر ہونا، ہر جہری نماز[2] میں امام کو جہر سے قرأت کرنا اور غیر جہری میں آہستہ، ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ پر ادا ہونا،[3] رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجود کا دو ہی بار ہونا، دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا، آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا، سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا، دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین بار سُبْحَانَ الله کہنے کے برابر دیر نہ ہونا، امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا، سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا، فرائض و واجبات کے علاوہ جو باتیں طریقہ نماز میں بیان ہوئی وہ یا سنت ہیں یا مستحب ہیں، اُن کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، اگر دہرا لے تو اچھا ہے، اگر سنن و مستحبات کی پوری تفصیل معلوم کرنا چاہیں تو بہار شریعت وفتاویٰ رضویہ مُلاحظہ کریں ہم نے بلحاظِ اختصار و سہولتِ حفظ یہاں ذِکر نہیں کیا۔

---

1 ...... سُنَنِ مؤکدہ 2 ...... وہ نماز جس میں امام بلند آواز سے قرأت کرے مثلاً فجر، مغرب، عشاء وغیرہ۔

3 ...... جگہ پر ادا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے ہو وہ پہلے اور جو پیچھے ہو وہ پیچھے۔ ۱۲ منہ

www.dawateislami.net

جو چیزیں نماز میں واجب ہیں اُن میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں اَلتَّحِیَّات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر شروع سے اَلتَّحِیَّات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۱ اگر کوئی واجب چھوٹ گیا اور اس کے لیے سجدہ سہو نہ کیا اور نماز ختم کر دی تو نماز دُہرانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲ اگر قصداً کوئی واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دُہرانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳ جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر اُن میں سے کوئی بات چھوٹ گئی تو نماز نہ ہوئی اور سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں کی جاسکتی بلکہ پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ ۴ وہ باتیں جو نماز میں سنت ہیں یا مستحب ہیں جیسے تعَوُّذ، تَسْمِیَہ، آمین، تکبیراتِ انتقال، تسبیحات ان کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں، بلکہ نماز ہوگئی۔ (ردالمحتار، غنية) مگر نماز دُہرا لینا بہتر ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ۵ ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک بار وہی دو سجدے سہو کے سب کے لیے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ۶ قعدہ اُولیٰ میں پوری اَلتَّحِیَّات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں اِتنی دیر کی کہ جتنی دیر میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

(درمختارو ردالمحتار)

مسئلہ۷ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا اور اتنی دیر ہوئی کہ تین بار سُبۡحٰنَ اللّٰہ کہہ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۸ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۹ تعدیلِ اَرکان[1] بھول گیا، سجدہ سہو واجب ہے۔ (هنديه)

مسئلہ۱۰ مقتدی اَلتَّحِیَّات نہ ختم کرنے پایا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ اپنی اَلتَّحِیَّات پوری کر کے کھڑا ہو اگرچہ دیر ہو جائے۔

مسئلہ۱۱ مقتدی نے رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو مقتدی بھی سر اُٹھا لے اور باقی تسبیح چھوڑ دے۔

مسئلہ۱۲ جس شخص نے بھول کر قعدہ اُولیٰ نہ کیا اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے لگا تو اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا کہ قعدہ کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعدہ کرے نماز صحیح ہے، سجدہ

---

1 ......تعدیلِ اَرکان کے معنی ہیں اَرکانِ نماز مثلاً رکوع، سجود، قومہ، جلسہ وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا یعنی ان میں کم از کم ایک بار سُبۡحَانَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

www.dawateislami.net

سہو بھی لازم نہ آیا اور اگر اتنا اُٹھا کہ کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔(شرح وقایه، هدایه وغیرها)

مسئلہ ۱۳ اگر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اُسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے اور نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سوا مغرب کے اور یہ کل نفل ہو جائے گی ،فرض پھر پڑھے۔(هدایه، شرح وقایه وغیره)

مسئلہ ۱۴ اگر قعدہ اخیرہ بقدر تَشَہُّد کر کے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور بیٹھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض جب بھی پورے ہو گئے لیکن ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے، یہ دونوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔ (هدایه، شرح وقایه وغیره)

مسئلہ ۱۵ ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع کیے یا قعدہ اُولیٰ بھول گیا تو سہو کا سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۶ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیر میں ترتیب فرض ہے لہٰذا اگر قیام سے پہلے رکوع کرلیا پھر قیام کیا تو یہ رکوع جاتا رہا اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کرلیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۷ قیام و رکوع و سجود قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے یعنی جس کو پہلے ہونا چاہیے وہ پہلے ہو اور جس کو پیچھے ہونا چاہیے وہ پیچھے ہو اگر پہلے کا پیچھے اور پیچھے کا پہلے کرلیا تو نماز نہ ہوگی جیسے کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا تو نماز نہ ہوئی ہاں اگر سجدہ کے بعد دوبارہ رکوع اور پھر سجدہ کرے یعنی ترتیب وار کرلے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اسی طرح اگر قیام سے

www.dawateislami.net

پہلے رکوع کرلیا تو نماز نہ ہوئی البتہ قیام کے بعد پھر رکوع کرے تو ہو جائے گی۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وِتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا اگر وتر کا قعدہ اُولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اُولیٰ بھولنے کا ہے۔(درمختار)

مسئلہ ۱۹ دُعائے قنوت یا تکبیر قنوت بھول گیا تو سجدہ سہو کرے، تکبیر قنوت سے مراد وہ تکبیر ہے جو قرأت کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کے لیے کہی جاتی ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ عیدَین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں اِن سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت کیا ہے؟

یہ وہ سجدہ ہے جو آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے واجب ہو جاتا ہے اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ

مسئلہ ۲۱ سجدہ تلاوت میں پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنت ہے اور پہلے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جانا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔

(عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ اگر سجدہ تلاوت سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا یا اَللّٰہُ اَکْبَر نہ کہا یا سُبْحَانَ

www.dawateislami.net

رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہ پڑھا تو بھی سجدہ ادا ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ سجدہ تلاوت کے لیے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے، نہ سلام۔ (تنویر و بہار)

مسئلہ ۲۴ کل قرآن شریف میں چودہ آیتیں سجدہ تلاوت کی ہیں، اِن میں سے جو آیت بھی پڑھی جائے گی، پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جائے گا چاہے سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

سجدۂ تلاوت کے شرائط

مسئلہ ۲۵ سجدۂ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، اِستقبالِ قبلہ، نیت، وقت، سَترِ عورت لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے تو تیمّم کر کے سجدہ جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۶ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھے تو سجدہ تلاوت فوراً کرنا نماز ہی میں واجب ہے اگر دیر کرے گا گنہگار ہوگا۔ دیر کرنے سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے لیکن اگر سورۃ کے آخر میں سجدہ واقع ہے تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا، جب بھی حرج نہیں مثلاً سورۂ انشقاق میں سورۃ ختم کر کے سجدہ کرے جب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۷ سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت [1] نماز

---

1 ......حرمت نماز میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا ہو جو مُنافی نماز ہے مثلاً: وضو نہ توڑا ہو، کچھ نہ کھایا پیا ہو کچھ بات نہ کی ہو تو باوجود سلام پھیر لینے کے ابھی حرمت نماز میں ہے۔ (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

میں ہے سجدہ کرے (اگرچہ سلام پھیر چکا ہو) اور سجدہ سہو بھی کرے۔(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر نہیں ہوسکتا اگر قصداً نہ کیا تو گنہگار رہوا توبہ لازم ہے جب کہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع اور سجود نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۲۹ سجدہ تلاوت کی نیت میں شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔

مسئلہ ۳۰ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہوجائے گا جیسے حدثِ عمد وکلام، قہقہہ۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ آیت سجدہ لکھنے یا اُس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

(قاضی خان، عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲ سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہو وہ اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔[1]

(درمختار)

مسئلہ ۳۳ آیت سجدہ کی ہجے کرنے یا ہجے سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔

(عالمگیری، درمختار، قاضی خان)

1...... اعلیٰ حضرت، امامِ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض عُلَمائے مُتاَخِّرِین کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادّہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب ہوجاتا ہے لہٰذا اِحتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔(فتاویٰ رضویہ، ۸/۲۲۳۔۲۳۳ ملخصاً)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔ چاہے سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اُسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور اگر آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔(قاضی خان، عالمگیری، بہار)

مسئلہ ۳۵ حیض و نِفاس والی عورت نے آیت سجدہ پڑھی تو خود اُس پر سجدہ واجب نہ ہو گا۔ البتہ اور سننے والوں پر واجب ہو جائے گا۔(بہار)

مسئلہ ۳۶ حیض و نفاس والی پر آیت سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں ہوتا جیسا کہ پڑھنے سے نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۳۷ جُنُب [1] نے یا بے وضو نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸ نابالغ نے آیت سجدہ پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے نابالغ پر نہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۹ امام نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اُس کی پیروی میں سجدہ نہ کرے گا۔ اگرچہ آیت سُنی ہو۔(غنیة) جس وقت آیتِ سجدہ پڑھی گئی اگر اس وقت کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو پڑھنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مستحب ہے:

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ [2]

(ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ پوری سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔

(قاضی خان، درمختار وغیرہ)

---

1 ......جس پر غسل فرض ہو۔

2 ......ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۱ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند آدمیوں سے سُنا ہو یوہیں اگر ایک مرتبہ پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے بھی سُنی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔(درمختار، ردالمحتار)

مجلس بدلنے کی صورتیں

مسئلہ ۴۲ دو ایک لقمہ کھانے سے، دو ایک گھونٹ پینے سے، کھڑے ہوجانے سے، دو ایک قدم چلنے سے، سلام کا جواب دینے سے، دو ایک بات کرنے سے، گھر کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف چلنے سے مجلس نہ بدلے گی ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی، کشتی میں سوار ہے اور کشتی چل رہی ہے تو مجلس نہ بدلے گی ، ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے، ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہو تو مجلس نہ بدلے گی۔ تین لقمہ کھانے، تین گھونٹ پینے، تین لفظ بولنے، تین قدم میدان میں چلنے سے، نکاح کرنے، خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔(عالمگیری، درمختار، غنیۃ و بہار)

مسئلہ ۴۳ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا، قرأت، تسبیح تہلیل[1]، درس، وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا، اگر دونوں بار آیت سجدہ پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ اگر سننے والے سجدے کے لیے آمادہ ہوں اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت سجدہ

---

1 ......یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا۔

www.dawateislami.net

زور سے پڑھنا بہتر ہے، ورنہ آہستہ پڑھے اور اگر سننے والوں کا حال معلوم نہیں کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار و بہارشریعت)

مسئلہ ۴۵ مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہوجائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے سجدہ ہوجائے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

سجدۂ شکر

اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

مسئلہ ۴۶ اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا، یا کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی یا بیمار نے تندرستی پائی یا مسافر واپس آیا یا اور کوئی نعمت ملی تو سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے کا بیان

قرأت میں کتنی آواز ہونی چاہیے؟

مسئلہ ۱ قرأت میں اتنی آواز ہونی چاہیے کہ اگر بہرا نہ ہو اور شوروغل نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو نماز نہ ہوگی، اِسی طرح جن معاملات میں بولنے کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے میں طلاق دینے میں آیۂ سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونے میں اِتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (مراقی الفلاح وغیرہ)

مسئلہ ۲ فجر و مغرب و عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان

www.dawateislami.net

کے وتر میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ظہر وعصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳ جہر کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم از کم پہلی صف کے لوگ سن سکیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔

مسئلہ ۴ اس طرح پڑھنا کہ قریب کے دو ایک آدمی سن سکیں جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۵ جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ اور افضل جہر ہے۔

مسئلہ ۶ اگر منفرد قضا پڑھے تو ہر نماز میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۷ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اُس کا اِعادہ نہیں۔

مسئلہ ۸ سورت ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ ۹ حضَر میں[1] جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں طِوالِ مُفصَّل پڑھے اور عصر وعشاء میں اَوساطِ مفصل پڑھے اور مغرب میں قصارِ مفصل، چاہے امام ہو یا منفرد۔ (درمختار وغیرہ)

کون کون سی سورتیں طِوالِ مُفصَّل ہیں اور کون سی قِصارِ مُفصَّل

فائدہ سورۂ حُجُرات سے سورۂ بُروج تک کی سورتیں طِوالِ مُفصَّل کہلاتی ہیں اور سورۂ بُروج سے

---

1 ...... حالتِ اقامت میں ہو یعنی سفر میں نہ ہو۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْ تک اَوساطِ مُفَصَّل اور لَمْ یَکُنْ سے آخر تک قصارِ مُفَصَّل کہی جاتی ہیں۔

مسئلہ ١٠ سفر میں اگر امن وقرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں سورۂ بُروج یا اس کے مِثل سورتیں پڑھے اور عصر، عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قِصارِ مُفَصَّل کی چھوٹی سورتیں پڑھے اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ١١ اِضطِراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے کا ڈر ہو یا چور یا دشمن کا خوف ہو تو جو چاہے پڑھے چاہے سفر ہو یا حَضَر یہاں تک کہ اگر واجبات کی مُراعات نہیں کر سکتا[1] تو اس کی بھی اجازت ہے۔ مثلاً فجر کا وقت اِتنا تنگ ہو گیا کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (درمختار و ردالمحتار) لیکن آفتاب بلند ہونے کے بعد ایسی نماز کا اِعادہ کرے۔ (بہارشریعت)

مسئلہ ١٢ فجر کی سنت پڑھنے میں جماعت جانے کا ڈر ہو تو صرف واجبات پر اقتِصار کرے ثناء و تَعَوُّذ کو چھوڑ دے اور رکوع و سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفاء کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ١٣ وِتر میں حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی اور دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھی، لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے اور کبھی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ کے بجائے اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا پڑھے۔

مسئلہ ١٤ قرآن شریف اُلٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن پڑھے اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھے یہ ناجائز ہے لیکن اگر بھول کر پڑھ دی تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ١٥ بچوں کو آسانی کیلئے پارہ عَمَّ خلافِ ترتیب پڑھانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی واجبات کو ادا نہ کر سکے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ اگر بھول کر دوسری رکعت میں پہلے والی سورۃ شروع کر دی تو چاہے ابھی ایک ہی لفظ پڑھا ہو اُسی کو پورا کرے، دوسری پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں بھولے سے اَلَمْ تَرَ كَیْفَ شروع کر دی تو اُسی کو پڑھے۔

درمیان سے سورت چھوڑنے کا حکم

مسئلہ ۱۷ درمیان میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر درمیان کی سورۃ پہلی سے بڑی ہو تو چھوڑ سکتا ہے۔ مثلاً وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا نہ چاہیے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ بہتر یہ ہے کہ فرض نمازوں میں پہلی رکعت کی قرأت دوسری رکعت سے کچھ زیادہ ہو اور فجر میں تو پہلی رکعت میں دو تہائی اور دوسری میں ایک تہائی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں هَلْ اَتٰىكَ پڑھنا سنت ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ سنتوں اور نفلوں کی دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (منیہ)

مسئلہ ۲۱ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا یا ایک رکعت میں اِسی سورۃ کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیۃ)

قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اور اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و عُلَماء کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اِس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں اُن کی قضا لازم ہے۔

مسئلہ ۲۳ ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض د، اِن حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ج، ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہار شریعت)

جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے؟

جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح کرنے میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے پڑھ سکتا ہو تو جہاں تک ہو سکے اُن کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں باتیں ممکن نہ ہوں تو کوشش کے زمانے میں اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اُس کے پیچھے اس جیسوں کی بھی۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ جس نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں عظیم کو عزیم، ظ کے بجائے ز پڑھ دیا تو نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے عظیم صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔

نماز کے باہر قرآن شریف پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۲۵ قرآن شریف نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن گانے کی طرح نہیں

www.dawateislami.net

کہ یہ ناجائز ہے بلکہ قواعدِ تجوید کی رعایت کرے۔ (درورد)

مسئلہ ۲۶ قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔(عالمگیری) مستحب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ رُو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور تلاوت کے شروع میں اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا مُستحَب ہے [1] اور سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب اگر آیت پڑھنا چاہتا ہے اور اس آیت کے شروع میں ایسی ضمیر ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے ھُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاھُوَ تو اِس صورت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہ کے بعد بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کا اِستحباب مؤکد ہے۔ بیچ میں کوئی دنیوی کام کرے تو بِسْمِ اللّٰہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا جیسے سلام کا جواب دیا یا اَذان کا جواب دیا یا سُبْحَانَ اللّٰہ کہا یا کلمہ وغیرہ اَذکار پڑھے تو

---

[1] ......قانون شریعت کے دیگر نسخوں میں یہاں اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا واجب لکھا ہے جو کہ درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ تلاوت کے شروع میں اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فتاویٰ فیض الرسول میں فرماتے ہیں: "تلاوت کے شروع میں اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں اور بے شک بہارِ شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے حالانکہ غنیہ مطبوعہ رحیمیہ ص ۴۶۳ میں ہے: "**التعوّذ یستحب مرۃً واحدۃً مالم یفصل بعمل دنیوی.**" (یعنی ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیاوی کام حائل نہ ہو) تو معلوم ہوا کہ بہارِ شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے اور قانونِ شریعت، سنی بہشتی زیور اور جنتی زیور میں بہار شریعت پر اعتماد کر کے واجب لکھ دیا گیا مگر صحیح یہی ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں جیسا کہ تفسیر خازن، جلد اوّل، ص ۱۴ میں ہے: "**یستحب لقاریٔ القرآن خارج الصلوۃ ان یتعوّذ ایضاً**" (یعنی نماز کے علاوہ قرآن پڑھنے والے کے لیے تعوذ پڑھنا مستحب ہے)(فتاوی فیض الرسول، ۳۵۱/۱) "لہٰذا ہم نے یہاں واجب کی جگہ مستحب لکھ کر تصحیح کر دی ہے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے بہار شریعت اور جنتی زیور بھی تصحیح کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔(غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۷ سورۂ برأت تلاوت کے بیچ میں آئی تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور جو یہ مشہور ہے کہ اگر تلاوت کی ابتداء سورۂ برأت سے کرے تب بھی بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھے یہ بالکل غلط ہے اسی طرح یہ بھی بے اصل ہے کہ اس کے ابتداء میں تعوذ پڑھے درمیان تلاوت میں۔(بہارشریعت)

مسئلہ ۲۸ تین دن سے کم میں ایک ختم بہتر نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ جب ختم ہو تو تین بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۰ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرَج نہیں جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔(غنیۃ)

مسئلہ ۳۱ غسل خانہ اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا ناجائز ہے۔

(غنیۃ و بہار)

مسئلہ ۳۲ جب آوازِ بلند سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگر چہ اَور اپنے کام میں ہوں۔(غنیۃ، فتاویٰ رضویہ، بہارشریعت)

مسئلہ ۳۳ سب لوگ مجمع میں زور سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر عرس و فاتحہ کے موقع پر سب لوگ زور سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں لگے ہوں زور سے پڑھنا ناجائز ہے۔ لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔

مسئلہ ۳۵ تلاوت کرنے میں کوئی مُعَظَّم دینی بادشاہِ اسلام یا عالمِ دین یا پیر استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہوسکتا ہے۔ (غنیہ و بہارشریعت)

مسئلہ ۳۶ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ بہار)

قرآن شریف کے آداب

مسئلہ ۳۷ قرآن شریف زور سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ ۳۸ دیواریں اور محرابوں پر قرآنِ مجید لکھنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ۳۹ قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، قیامت کے دن اَندھا کوڑھی ہو کر اُٹھے گا۔

مسئلہ ۴۰ قرآنِ مجید کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلایا جائے نہ پاؤں اس سے اونچا کریں، نہ یہ کرے کہ خود اُونچی جگہ پر ہو اور قرآن شریف نیچے ہو۔

مسئلہ ۴۱ قرآن شریف کے اُوپر کوئی کتاب نہ رکھی جائے اگرچہ فقہ وحدیث کی ہو۔

مسئلہ ۴۲ قرآن شریف پرانا بوسیدہ ہوگیا کہ پڑھنے کے قابل نہ رہا تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر اِحتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لَحَد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۳ پرانے قرآن شریف کو جو پڑھنے کے قابل نہ رہا، جلایا نہ جائے بلکہ دفن کیا جائے۔

مسئلہ ۴۴ قرآنِ مجید جس صندوق میں ہواُس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔

مسئلہ ۴۵ کسی نے محض خیر و برکت کے لیے قرآنِ مجید اپنے گھر میں رکھ چھوڑا اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔ (قاضی خان)

جماعت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے۔

مسئلہ ۱ مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور کئی بار ترک کرنے والا فاسق مردودُ الشّہادت[1] ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

کن نمازوں کے لیے جماعت شرط ہے؟

مسئلہ ۲ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں۔

مسئلہ ۳ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ یعنی محلّہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت

---

1 ......مردود الشہادت: جس کی گواہی قبول نہ ہو۔ فاسق: بدکار، گنہگار۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

چھوڑی تو سب نے برا کیا۔

مسئلہ ۴ رمضان شریف کے وِتر میں جماعت مستحب ہے۔

مسئلہ ۵ سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ وتر میں بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۶ اگر جانتا ہے کہ اعضائے وضو تین تین بار دھونے میں رکعت چھوٹ جائے گی تو بہتر یہ ہے کہ تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر سمجھتا ہے کہ تین تین بار دھونے میں رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اُولیٰ نہ پائے گا تو تین تین بار دھوئے۔

(صغیری و بہار شریعت)

جماعتِ ثانیہ کا حکم

مسئلہ ۷ محلّہ کی مسجد میں جس کے لیے امام مقرر ہے محلّہ کے امام نے اذان و اِقامت کے ساتھ سنت کے مطابق جماعت پڑھ لی ہے تو اب پھر دوبارہ اَذان و اِقامت کے ساتھ پہلے ہی کی طرح جماعت کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اَذان جماعت دوبارہ کی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بے اَذان ہوئی یا آہستہ اَذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔

(درمختار وردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸ جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے البتہ اگر ایسا کرے تو مستحب ہے۔

www.dawateislami.net

کن عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے؟

اِن عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے: ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔ سخت بارش، بہت کیچڑ، سخت سردی، سخت اندھیرا، آندھی، پاخانہ پیشاب ریاح کا بہت زور ہونا، ظالم کا خوف، قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر، اندھا ہونا، اپاہج ہونا، اِتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو، مال یا کھانے کے ہلاک ہوجانے کا ڈر، مفلس [1] کو قرض خواہ کا ڈر، بیمار کی دیکھ بھال کہ یہ اگر چھوڑ کر چلا جائے گا تو اِس کو تکلیف ہوگی یا گھبرائے گا، یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

مسئلہ ۹ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عیدین کی، چاہے جوان ہوں یا بڑھیا۔ یوہیں وعظ کی مجلس میں جانا ناجائز ہے۔

(درمختار، بہارشریعت)

ایک مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

مسئلہ ۱۰ اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو۔ بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ دو سے زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وبہار)

مسئلہ ۱۱ ایک آدمی امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر امام آگے نہ بڑھے تو یہ مقتدی پیچھے

---

1 ...... مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے، نہ متاع (سامان) وغیرہ۔ (بہارشریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۵۴۴)

www.dawateislami.net

ہٹ آئے یا خود ہٹ آئے یا آنے والا اس کو پیچھے کھینچ لے۔ لیکن جب مقتدی ایک ہو تو اس کا پیچھے آجانا افضل ہے اور اگر دو ہوں تو امام کا آگے بڑھ جانا افضل ہے۔

صف کے مسائل

مسئلہ ۱۲ صفیں سیدھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں، بیچ میں جگہ نہ رہے اور سب کے مونڈھے [1] برابر ہوں اور امام آگے بیچ میں ہو۔

مسئلہ ۱۳ پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۴ مقتدی کو تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ یا بعد میں کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر لفظ اللّٰہ تو امام کے ساتھ کہا اور اکبر امام سے پہلے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۵ مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ اَلْحَمْد، نہ سورۃ خواہ امام زور سے پڑھے یا آہستہ امام کا پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے۔ (ھدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ صفوں کی ترتیب یوں ہونی چاہیے کہ اگلی صفوں میں مرد ہوں اور اس کے بعد لڑکے اور سب سے پیچھے عورتیں۔ (ھدایہ)

امام کون ہو سکتا ہے؟

مسئلہ ۱۷ امام کو مسلمان، مرد، عاقل و بالغ، نماز کے مسائل کا جاننے والا، غیر معذور ہونا چاہیے کہ اگر امام میں ان چھیوں باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی گئی تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

---

[1] ......کندھے

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ معذور اپنے مثل معذور کا یا اپنے سے زائد عذر والے کا امام ہوسکتا ہے اور اگر امام مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو قطرے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ تیمّم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام ہوسکتا ہے۔ (ھدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ موزوں پر مسح کرنے والا پیر دھونے والوں کی امامت کرسکتا ہے۔ (ھدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کی اقتداء کرسکتا ہے۔ (ھدایہ، شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۲ وہ شخص جو رکوع وسجود کرتا ہے وہ اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جو اشارے سے پڑھتا ہے لیکن اگر امام ومقتدی دونوں اشارے سے پڑھتے ہوں تو اِقتداء جائز ہے۔ (ھدایہ، شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۳ ننگا سَتْر چھپانے والے کا امام نہیں ہوسکتا۔ (ھدایہ، شرح وقایہ)

بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم

مسئلہ ۲۴ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اِعادہ[1] ہے۔ (درمختار، ردالمحتار،عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ فاسِق مُعْلِن جیسے شرابی، جواری، زانی، سودخور، چغل خور، وغیرہ جو کبیرہ گناہ علانیہ کرتے ہیں اُن کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اِعادہ ہے۔ (ردالمحتار و درمختار وغیرہ)

---

1 ...... یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ وہ بدمذہب جس کی بد مذہبی حدِّ کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی (اگرچہ صرف ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت یا صحابیت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شانِ اَقدس میں تبرا کہتا ہو) جہمی، مشبہ، قدری [1] اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ (عالمگیری وغنیہ) اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ مُتَّبِعِ سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریاتِ دین کو نہیں مانتے۔ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ورسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی توہین کرتے یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں۔ اُن کے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔

فاسق کی اِقتداء کا حکم

مسئلہ ۲۷ فاسق کی اِقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے باقی نمازوں میں دوسری مسجد میں چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اِقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (غنیۃ، ردالمحتار، فتح القدیر)

مسئلہ ۲۸ امام کا تنہا اُونچی جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے اگر بلندی تھوڑی ہو تو مکروہ تنزیہی اور اگر بلندی زیادہ ہو تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... **قدری**: جو تقدیر کا منکر ہو۔ **مُشَبِّہ**: جو خدا کی ذات وصفات کو آدمی کی ذات وصفات کی طرح مانتا ہو۔ **جَھْمِی**: جہم بن صفوان کے ماننے والوں کو کہتے ہیں، ان کا قول ہے کہ بندے کو بالکل کسی طرح کی قدرت نہیں، نہ مُؤَثِّرہ نہ کاسبہ بلکہ مثل جمادات کے ہے اور جنت و دوزخ لوگوں کے داخل ہونے کے بعد فنا ہو جائے گی یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہے گا سوا اللّٰہ تعالٰی کے۔ ۱۲ (منہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ امام نیچے ہو اور مقتدی اُونچی جگہ پر یہ بھی مکروہ اور خلافِ سنت ہے۔

(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۰ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد ہے۔

مسبوق کی تعریف

مَسْبُوق وہ ہے جو جماعت میں اُس وقت شامل ہوا جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور آخر تک امام کے ساتھ رہا۔ منفرد کے معنی اکیلا پڑھنے والا جو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۳۱ مسبوق نے امام کو قعدے میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔ اگر رکوع یا سجدہ میں پائے تب بھی یوں ہی کرے اگر پہلی تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۲ مسبوق چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت میں جماعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت اَلْحَمْد اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرلے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اِس میں بھی اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے صرف اَلْحَمْد کے ساتھ اور اس آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی علاوہ امام کے ساتھ والے قعدہ کے اس کو دو قعدے اور ادا کرنے ہوں گے ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرا قعدہ اُس قعدہ کے بعد دو رکعت اَور پڑھ کر۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳ مَسبُوق مغرب کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اَلْحَمْد و سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرکے پھر کھڑا ہو جائے اور اَلْحَمْد وسورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور قعدہ اَخیرہ کرکے نماز ختم کرے۔ یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے۔ اس میں بھی دو قعدے ہوئے علاوہ امام کے قعدہ کے۔

مسئلہ ۳۴ چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں اَلْحَمْد اور سورۃ ضرور پڑھے۔

مسئلہ ۳۵ پہلی رکعت چھوٹ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے اَلْحَمْد اور سورۃ کے ساتھ۔

مسئلہ ۳۶ مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز نہ گئی، پوری کرے۔ اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدہ سہو بھی نہیں اور اگر امام کے ذرا بعد پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصداً سلام پھیرا یہ سمجھ کر کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے۔ (ردالمحتار، درمختار)

کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے

مسئلہ ۳۷ کسی نے چار رکعت والی فرض نماز اکیلے شروع کی اور ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کرنے پایا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہوئی تو اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور فجر اور مغرب میں تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا ہو تو بھی توڑ کر شریک ہو جائے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۸ چار رکعت والی نماز میں اگر پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا تو نہ توڑے بلکہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو پر قعدہ کر کے سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

مسئلہ ۳۹ اگر تین رکعتیں پوری پڑھ لیں اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شامل نہیں ہوسکتا اپنی ہی چاروں پوری کرے اور بعد میں نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جائے مگر عصر میں شامل نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

مسئلہ ۴۰ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کا ابھی سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت ہوئی تو نماز توڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۴۱ نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی ضرورت نہیں کھڑے کھڑے توڑنے کی نیت سے ایک طرف سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۴۲ نفل یا سنت یا قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو نماز نہ توڑے پوری کر کے شامل ہو البتہ اگر نفل چار رکعت کی نیت سے شروع کی تو دو رکعت پر توڑ دے تیسری اور چوتھی میں ہو تو پوری کرے۔

مسئلہ ۴۳ جماعت میں ملنے کے لیے نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ جماعت اس جگہ قائم ہو جہاں یہ پڑھ رہا ہے۔ اگر یہ گھر میں پڑھ رہا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی توڑنے کا حکم نہیں یا یہ کہ ایک مسجد میں پڑھ رہا ہے اور جماعت دوسری مسجد میں شروع ہوئی تو نہیں توڑ سکتا۔ اگرچہ ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب بھی نہیں توڑ سکتا۔

(ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع

www.dawateislami.net

کرلیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہوجائے گی ورنہ نہیں یوں ہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کرلیا تو ہوجائے گی ورنہ نہیں۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵ جو چیزیں فرض ہیں اُن میں امام کی پیروی مُقتَدِی پر فرض ہے۔یعنی اگر فرض چیزوں سے کوئی کام امام سے پہلے ادا کیا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔جیسے امام سے پہلے سجدہ کرلیا اور امام ابھی سجدہ میں نہ آیا تھا کہ اس نے سراُٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کرلیا تو نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔(درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ مقتدی نے امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اُٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہوگیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرَج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ اچھا ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ کو جانتا ہو کہیں اس کو کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔(عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اُسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے اس پر سے کراہت دور ہوجائے گی۔(فتح القدیر و بہارشریعت)

جماعت قائم کرنے کا طریقہ

جماعت اس طرح قائم کی جائے کہ نماز کا جب مستحب وقت شروع ہوجائے تو اذان کہی جائے اس کے بعد سب لوگ باوُضو مسجد میں یا جہاں جماعت کرنی ہو جمع ہوں اور سنت

www.dawateislami.net

گھر سے پڑھ کر نہ آئے ہوں تو اس سے فارغ ہو کر صف بہ صف بیٹھ جائیں اور امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔اب مؤذّن تکبیر کہے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تب امام اور مقتدی سب لوگ کھڑے ہو جائیں امام نماز اور امامت کی نیت کرے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سے ذرا پہلے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور پڑھنا شروع کر دے اور مقتدی بھی اس نماز اور اقتداء کی نیت کر کے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔ جب امام رکوع میں جائے تو مقتدی بھی رکوع کریں اور امام کے ساتھ ساتھ پوری نماز ختم کریں اَلْحَمْد اور سورت کے سوا سب کچھ جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے پڑھیں اگر کوئی شخص امام کے شروع کر دینے یا کچھ رکعتوں کے پڑھ لینے کے بعد آیا تو وہ بھی اس نماز اور اس امام کے پیچھے پڑھنے کی نیت سے شریک ہو جائے۔ اَخیر میں جب امام سلام پھیرے سب سلام پھیریں لیکن جس کی نماز کچھ چھوٹ گئی ہے وہ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کر کے سلام پھیرے، سلام کے بعد امام اپنے داہنے یا بائیں یا مقتدیوں کی طرف گھوم جائے اور دونوں ہاتھ سینے کے سامنے پھیلا کر دعا مانگے اور مقتدی بھی دعا مانگیں دعا کے بعد اپنی اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت نمازیں پڑھیں۔

مسئلہ ۴۸ امام تکبیر تحریمہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سے ذرا پہلے کہے اور مقتدی امام کے تکبیر کہنے کے بعد تکبیر کہیں۔[1] (عالمگیری)

---

1 ...... بہار شریعت میں ہے: جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (بہار شریعت، ج۱، حصہ۳، ص ۵۳۸)

www.dawateislami.net

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱ کلام مُفسدِ نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، چاہے جان بوجھ کر بولے یا بُھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

مسئلہ ۲ کلام وہی مُفسِد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو۔

مسئلہ ۳ کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی اَلسَّلام ہی کہا ہو عَلَیْکُم نہ کہہ پایا ہو۔

مسئلہ ۴ زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ نماز میں چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے اگر کہہ دیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶ خوشی کی خبر کے جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. پڑھا یا تعجب کی خبر سن کر سُبْحٰنَ اللّٰہ کہا یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہا تو نماز جاتی رہی ہاں اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

مسئلہ ۷ کھکھارنے میں جب دو حرف نکلے جیسے اُخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو، نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کے لیے جیسے قرأت میں آواز صاف کرنے کے لیے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کے لیے یا دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کے لیے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

مسئلہ ۸ مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۹ امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا، نماز فاسد ہوگئی۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ آہ، اُوہ، اُف، تُف یہ الفاظ دَرد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے، اِن سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے اور حروف نہیں تو حرَج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اُوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں، وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲ پھونکنے کی اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثلِ سانس کے ہے کہ مُفْسِد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں، جیسے اُف، تُف تو مفسد نماز ہے۔ (غنية)

مسئلہ ۱۳ نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ہاں اگر پڑھتا تو ہے یاد سے اور نظر پڑتی ہے لکھے ہوئے پر، تو حرَج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ عملِ کثیر کہ نہ اَعمالِ نماز سے ہو، نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، مفسدِ نماز ہے۔ عملِ قلیل مفسد نہیں جس کام کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ وشک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عملِ قلیل ہے۔

مسئلہ ۱۵ کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۶ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر ہو، تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تِل بِلا چبائے نگل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نگل لیا نماز جاتی رہی۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے۔ اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے، جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز کے چھ وقت کامل تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر رہے قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ قصداً وُضو توڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۹ کسی رُکن کو ترک کیا جب کہ اُس کو اُسی نماز میں ادا نہ کر لیا ہو، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۲۰ بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲۱ قعدہ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ ۲۲ کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اُس کا اِعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

نماز میں سانپ، بچھو مارنے کی صورت

مسئلہ ۲۳ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو، اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلنا پڑا یا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲۴ نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز ٹوٹ جائے۔

مسئلہ ۲۵ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مُباح[1] ہے جب سامنے سے گزرے اور تکلیف دینے کا ڈر ہو اور اگر کاٹنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

---

1 ...... مباح کے معنی جائز، حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا، پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالمگیری، غنیه)

مسئلہ ۲۷ تکبیراتِ انتقال[1] میں اللّٰه کے الف کو یا اَکْبَر کے الف کو کھینچا اور اللّٰه یا اکبر کہا یا اَکْبَر کی ب کے بعد الف بڑھادیا کہ اکبار ہوگیا تو اِن سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ قرأت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنیٰ فاسد ہوجائیں نماز توڑ دیتی ہے۔

مسئلہ ۲۹ نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور، نماز نہیں ٹوٹتی البتہ گزرنے والا بہت گنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

مسئلہ ۳۰ اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز[2] چھوڑ کر آگے سے گزرے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۳۱ نمازی کے آگے اگر سُترہ ہو تو سترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

1 ......وہ مسنون تکبیریں جو نماز کے ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جاتے ہوئے کہی جاتی ہیں۔

2 ......تین گز جگہ یہ اصل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلی سے لے کر اس کے موضع سجود تک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ پھیلتی ہے، اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے جیسا کہ عالمگیری کی اس عبارت سے ظاہر ہے: والاصح انه موضع صلاته من قدمه الی موضع سجوده. قال مشایخنا اذا صلی رامیا بصره الی موضع سجوده فلم یقع بصره علیه لم یکره وهو الصحیح.

۱۲ (منہ) (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب السابع، الفصل الاول، ۱/۱۰۴)

www.dawateislami.net

ایسی کوئی چیز جس سے آڑ آ جائے۔

مسئلہ ۳۲ سُترہ ایک ہاتھ اُونچا اور ایک انگل موٹا ہو کافی ہے اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اُونچا ہو۔[1] (ردالمحتار، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ سُترہ داہنی بھوں[2] کے سامنے گاڑنا افضل ہے۔

مسئلہ ۳۴ درخت، جانور، آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہوسکتا ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ ۳۵ امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے۔ مقتدیوں کے لیے علیحدہ سُترے کی ضرورت نہیں لہٰذا اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ گزرے تو حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو اگر روکنا چاہے تو **سُبْحٰنَ اللّٰہ** کہے یا زور سے قرأت کرنے لگے یا ہاتھ سے اشارہ کردے لیکن بار بار ایسا نہ کرے کہ عملِ کثیر ہونے کی صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

---

1 ...... یہاں کتابت میں کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے۔ "ردالمحتار" میں ہے: سنت یہ ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

(ردالمحتار معہ درالمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ۲/۴۸۴)

2 ...... یعنی سیدھی طرف کی اَبرو

www.dawateislami.net

نماز کے مکروہات کا بیان

مسئلہ ۱ کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی[1] ہے۔ کپڑا اسمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اُٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے ہو مکروہ تحریمی ہے اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ کپڑا لٹکانا جیسے سر یا مونڈھے پر اِس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۲ اگر کُرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دے تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

نماز میں کپڑا لٹکانے کا حکم

مسئلہ ۳ کاندھے پر اس طرح رومال ڈالنا کہ ایک کنارہ پیٹ پر لٹکتا ہو اور دوسرا پیٹھ پر یہ مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۴ رضائی یا چادر یا شال[2] کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ہو اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۵ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے چاہے پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (درمختار)

مسئلہ ۶ مرد کو جُوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر نماز میں جُوڑا

---

1 ...... مکروہِ تحریمی: وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔ (۱۲منہ)

2 ...... اُون کی چادر

www.dawateislami.net

باندھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۷ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سنت کے طور پر سجدہ نہ ادا ہوتا ہو تو ایک بار ہٹا سکتا ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب نہ ادا ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، چاہے کئی بار ہٹانا پڑے۔ (درمختار وردالمحتار)

نماز میں اُنگلی چٹکانے کا حکم

مسئلہ ۸ اُنگلیاں چٹکانا[1]، انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

کمر پر ہاتھ رکھنے کا حکم

کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔(درمختار)

مسئلہ ۱۰ اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہِ تحریمی ہے، چاہے تھوڑا ہی منہ پھیرا ہو۔ اگر منہ نہ پھیرے صرف کَنکھیوں سے[2] اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا بھی مکروہِ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۱ تشہُّد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (یعنی دونوں گھٹنوں کو سینے سے ملا کر ہاتھ کو زمین پر رکھ کر چُوتڑ کے بل بیٹھنا)، مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

---

1 ......انگلیاں چٹخانا، انگلیوں کی آواز پے در پے نکالنا۔
2 ......آنکھوں کے کناروں سے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہِ تحریمی ہے یوں بھی بے ضَرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ تو سخت ممنوع ہے، یوں ہی ناک، منہ چھپانا بھی مکروہِ تحریمی ہے۔

مکروہِ تحریمی کسے کہتے ہیں

مسئلہ ۱۳ بے ضرورت کھکھار نکالنا[1]، قصداً جماہی لینا مکروہِ تحریمی ہے۔ اگر جماہی خود آئے تو حرَج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ دانتوں میں دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے قیام میں داہنا ہاتھ رکھے اور باقی حالتوں میں بایاں۔

مسئلہ ۱۴ صرف پائجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہِ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔

مسئلہ ۱۵ کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہِ تحریمی ہے اور اگر جماعت پا جانے کے خیال سے ایک دو تسبیح کے برابر طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ قبر کا سامنے ہونا جب کہ کوئی چیز بیچ میں حائل نہ ہو تو مکروہِ تحریمی ہے۔

(درمختار، عالمگیری)

غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کا حکم

مسئلہ ۱۷ زمینِ مَغْصوب[2] یا پَرائے کھیت میں، جس میں زراعت موجود ہے یا جُتے

---

1 ……کھانسی کی طرح کی وہ آواز نکالنا جو بلغم ہٹانے یا گلا صاف کرنے کے لیے نکالی جاتی ہے۔

2 ……ناجائز قبضہ کی گئی زمین۔

www.dawateislami.net

کھیت [1] میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مَقبَرہ [2] میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اُس جگہ میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز بقدرِ سُترہ حائل نہ ہو، ورنہ اگر قبر داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو یا سترہ کے برابر کوئی چیز حائل ہو تو کچھ کراہت نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ، قاضی خان)

کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا حکم

مسئلہ ۱۹ کُفّار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے بلکہ ان میں جانا بھی منع ہے۔

اُلٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

مسئلہ ۲۰ اُلٹا کپڑا پہن کر یا اُوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یوں ہی انگرکھے [3] کے بند نہ باندھنا اور اَچکن شیروانی [4] وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔

تصویر کے اَحکام

مسئلہ ۲۱ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ نماز

---

1 ......وہ زمین جس کو ہل چلا کر کھیتی کے لیے تیار کرلیا ہو۔

2 ......وہ عمارت جو قبر پر بنائی جائے، مزار۔

3 ......ایک لمبا مردانہ لباس۔

4 ......کوٹ کی طرح کا ایک مردانہ لباس۔

www.dawateislami.net

کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۲ اگر تصویر نمازی کے سر پر ہو یعنی چھت میں بنی ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہوتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوہیں نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہِ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگر چہ آگے اور دائیں بائیں ہونے سے کم۔

مسئلہ ۲۳ اگر تصویر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ (ھدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۲۴ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول، پتی وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۵ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۶ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ اگر تصویر ذلت کی جگہ میں ہو جیسے جوتا اُتارنے کی جگہ میں ہو یا ایسے فرش میں ہو جس کو پاؤں سے روندتے ہوں تو نماز میں کراہت نہیں جب کہ اس پر سجدہ نہ ہو اور گھر میں ہونے میں بھی کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں اس کے بدن کے حصہ الگ الگ نہ دکھائی دیں تو ایسی تصویر کے نمازی کے آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے میں نماز مکروہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲۹ اگر تصویر کا پورا چہرہ مٹا دیا تو کراہت جاتی رہی۔ (ھدایہ وغیرہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰ تصویر کے یہ اَحکام تو نماز کے ہیں رہا تصویر کا رکھنا تو اس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیں۔[1] (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ تصویر کا بنانا بنوانا دونوں حرام ہیں چاہے دستی ہو یا عکسی[2] دونوں کا ایک حکم ہے۔

مکروہِ تنزیہی[3]

مسئلہ ۳۲ سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۳ کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنے کے اَحکام

مسئلہ ۳۴ سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہے، اس وجہ سے ننگے سر پڑھتا ہے تو یہ مکروہِ تحریمی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے مثلاً نماز کوئی مُہْتَم بِالشَّان[4] چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ

---

1 ...... یعنی جبکہ تصویر ذلت کی جگہ میں ہو یا بہت چھوٹی ہو کہ دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیتے ہوں تو ایسی تصویر کے گھر میں ہونے سے حرج نہیں۔۱۲ منہ

2 ...... عکسی: فوٹو۔۱۲ (منہ)

3 ...... مکروہِ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں لیکن کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں۔۱۲ (منہ)

4 ...... مہتم بالشان: اہم، بڑا۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

کُفر ہے اور اگر خشوع وخضوع[1] کے لیے ننگے سر پڑھے تو مستحب ہے۔

(درمختار و ردالمحتار و بہار)

مسئلہ ۳۵ نماز میں ٹوپی گر پڑی ٹوپی اُٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر[2] سے نہ ہو ورنہ نماز فاسد ہوجائے گی اور بار بار اُٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اُٹھالینے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ ماتھے سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ نماز میں تشویش[3] نہ ہو اور تکبر کی وجہ سے چھڑا رہا ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرَج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں[4] بلکہ چھڑا دینا چاہیے تا کہ ریاء[5] نہ آنے پائے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ یوہیں حاجت کے وقت پیشانی[6] سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل[7] کہ نمازی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ نماز میں ناک سے پانی بہا تو اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے اچھا ہے اور اگر مسجد میں ہو تو پونچھنا ضروری ہے مسجد میں نہ گرنے دے۔(عالمگیری)

---

1 ...... خشوع وخضوع: عاجزی وانکساری۔(۱۲منہ)

2 ...... عمل کثیر: زیادہ کام۔(۱۲منہ)

3 ...... تشویش: بےاطمینانی، پریشانی۔(۱۲منہ)

4 ...... مطلقاً مضائقہ نہیں: کچھ حرج نہیں۔(۱۲منہ)

5 ...... ریا: معنی نمائش، دکھاوا، جو کام دوسروں کو دکھاوے کے لیے کیا جائے اس کو ریا کہتے ہیں، ریا حرام وگناہ ہے۔ حدیث شریف میں ریا کو شرکِ اصغر فرمایا گیا جو عمل ریا سے کیا جائے اس پر ثواب کے بدلے عذاب ہوگا۔(۱۲)منہ

6 ...... پیشانی: ماتھا۔(۱۲منہ)

7 ...... عمل قلیل: تھوڑا کام۔(۱۲منہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۹ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرَج نہیں اور علاوہ نماز کے اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرَج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۰ سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اُٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اُٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (غنية)

مسئلہ ۴۱ رکوع میں سر کو پیٹھ سے اُونچا یا نیچا رکھنا مکروہ ہے۔ (منيه)

مسئلہ ۴۲ اُٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اُٹھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۴۳ جُوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرَج نہیں، جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (غنية و بہار)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ ۴۴ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو، مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

نمازی کے آگے آگ کا حکم

مسئلہ ۴۶ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ بغیر عذر ہاتھ سے مکھی، مچھر اُڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۸ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے۔ مثلاً زینت، لَہْو و لَعِب وغیرہ۔

نماز کے لیے دوڑنے کا حکم

مسئلہ ۴۹ نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مصیبت زَدہ کے لیے نماز توڑنا

نماز توڑنے کا عذر یعنی کن کن صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے:

مسئلہ ۵۰ کوئی مصیبت زَدہ فریاد کر رہا ہو، اُسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے، ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱ پیشاب، پاخانہ معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن پر اِتنی نَجاست دیکھی کہ جتنی نَجاست کے ہوتے نماز جائز ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو اِن تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے جب کہ جماعت کا وقت نہ جاتا رہا اور پیشاب، پاخانہ جب بہت زور کیے ہو تو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے ہاں وقت جانے کا خیال کیا جائے۔

(ردالمحتار)

سانپ وغیرہ مارنے کے لیے نماز توڑنا

مسئلہ ۵۲ سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جب کہ کاٹنے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۳ کوئی جانور بھاگ گیا اُس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیئے[1] کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔

نقصان سے بچنے کے لیے نماز توڑنا

مسئلہ ۵۴ اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا ڈر ہو مثلاً دودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری، روٹی وغیرہ جل جانے کا ڈر ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا اِن صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ اگر نفل نماز میں ہو اور ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اُصول پکاریں اور اُن کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے۔(درمختار وردالمحتار)

احکامِ مسجد کا بیان

اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور سب سے بُری جگہ بازار ہے۔

مسجد میں جاتے وقت کی دعا

جب مسجد میں جائے تو درود شریف پڑھے اور یہ کہے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.[2] اور جب نکلے تو درود شریف پڑھ کر یہ کہے: رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ.[3]

---

1 ......کتے کی طرح کا ایک درندہ۔

2 ......اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

3 ......اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

www.dawateislami.net

قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کا حکم

مسئلہ ۱ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ یوہیں چھوٹے بچوں کا پاؤں قبلہ کی طرف کر کے لٹا دینا مکروہ ہے اور اُس کی برائی لٹانے والے پر ہے۔ (درمختار)

مسجد کی چھت کے آداب

مسئلہ ۲ مسجد کی چھت پر بھی گندگی کرنی حرام ہے۔ مسجد کی چھت کا بھی مسجد کی طرح ادب ہے۔ (غنية)

مسئلہ ۳ مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسجد کو راستہ بنانے کے اَحکام

مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسِق ہے۔ اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا اور بیچ میں پہنچا تھا کہ پچھتایا تو جس دروازہ سے اُس کو نکلنا ہے اُس کے سوا دوسرے دروازے سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا تھا واپس جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۴ مسجد کے اندر کسی برتن میں پیشاب کرنا یا فَصْد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔

مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے اَحکام

مسئلہ ۵ بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نَجاست کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔

www.dawateislami.net

مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے اَحکام

مسئلہ ۶ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں اس لیے کہ ڈر ہے کہ وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اور اِسی بے ادبی کی وجہ سے تکیہ، فرش، بستر و دستر خوان، جائے نماز پر بھی آیت یا حدیث یا شعر وغیرہ کچھ لکھنا منع ہے۔ (عالمگیری و بہار)

مسجد میں کوئی گندگی میل وغیرہ ڈالنے کے اَحکام

مسجد میں وضو کرنا یا مسجد کی دیواروں پر یا چٹائی پر یا چٹائی کے نیچے ناک تھوک میل وغیرہ ڈالنا منع ہے اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۷ مسجد میں نجاست لے کر جانا منع ہے۔ اگرچہ وہ نجاست مسجد میں نہ لگے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو بھی مسجد میں جانا جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسجد میں ناپاک گارا لگانا منع ہے

مسئلہ ۸ ناپاک تیل مسجد میں جلانا، یا نَجِس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔

مسجد میں وضو کب کرسکتا ہے؟

مسئلہ ۹ مسجد میں کوئی جگہ وضو کیلئے شروع ہی سے مسجد بنوانے والے نے قبل تمام مسجدیت بنالی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کرسکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں وضو کرسکتا ہے بشرطیکہ پوری احتیاط سے ہو کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے۔ (عالمگیری)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ (بہار)

مسجد میں جو کوڑا وغیرہ نکلے اُسے کیا کرے

مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالے جہاں بے اَدَبی ہو۔ (درمختار)

مسجد میں کب پیڑ لگانے کی اِجازت ہے

مسئلہ ۱۱ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے ستون قائم نہیں رہتے تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسجد میں حجرہ کب اور کس لیے بنوایا جا سکتا ہے

مسئلہ ۱۲ قبل تمام مسجدیت مسجد کے اَسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ بنوا سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسجد میں سوال کرنے اور سائل کو دینے کے اَحکام

مسئلہ ۱۳ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔

مسئلہ ۱۴ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ (مسلم وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ بدبودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۶ کچا لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں جانا جائز نہیں جب کہ بو باقی ہو، یہی حکم ہر اُس چیز

www.dawateislami.net

کا ہے جس میں بدبو ہے اُس سے مسجد کو بچایا جائے اوراس کے بغیر دور کیے ہوئے مسجد میں نہ جائے حتی کہ جو مریض کوئی بدبودار دوا مثل گندھک وغیرہ کے لگائے ہو تو وہ مسجد میں نہ جائے بلکہ کوڑھی یا کسی اور گندے مرض والے بلکہ اس بدزبان کو بھی جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہے مسجد سے روکا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار وغیرہ)

مسجد میں بات کرنا منع ہے

مسئلہ ۱۷ مباح باتیں بھی کرنے کی مسجد میں اجازت نہیں نہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔

(درمختار، صغیری)

مسئلہ ۱۸ مسجد کی صفائی کے لیے چمگادڑ اور کبوتر کے گھونسلے نوچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(درمختار و بہار)

مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

مسئلہ ۱۹ محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت تھوڑی ہو جامع مسجد سے افضل ہے بلکہ اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو تنہا جائے اور اَذان و اِقامت کہہ کر نماز پڑھے یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغیری وغیرہ)

وِتر کی نماز

وِتر کی نماز واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے وقت میں وتر نہیں پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (عالمگیری، ھدایہ) وتر کی نماز کی تین رکعتیں ہیں ایک سلام سے مثل مغرب کے۔ اس میں پہلا قعدہ واجب ہے یعنی دو رکعت پر بیٹھے اور صرف اَلتَّحِیَّات پڑھ کر تیسری رکعت کے

www.dawateislami.net

لیے کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے اور اس تیسری رکعت میں سورۃ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ اُٹھا کر کانوں کی لوتک لے جائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے۔

مسئلہ ۱ دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دُعا کا پڑھنا واجب نہیں البتہ بہتر وہ دعائیں ہیں جو حدیثوں میں آئیں سب سے زیادہ مشہور دُعائے قنوت یہ ہے:

دُعائے قنوت اور اس کا حکم

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ. اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.[1]

مسئلہ ۲ جو دُعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے:

---

1 ......الٰہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

www.dawateislami.net

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.[1]

اور جس سے یہ بھی نہ بن پڑے وہ تین بار: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ[2] کہے۔(عالمگیری) دعائے قنوت ہمیشہ ہر شخص آہستہ پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دِنوں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ وِتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے، ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اس میں بھی ظاہر یہ ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھے جیسا کہ وتر میں۔

(درمختار و بہاروغیرہ)

مسئلہ ۴ اگر قعدہ اُولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو پھر بیٹھنے کی اجازت نہیں بلکہ آخر میں وہ سجدہ سہو کرے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ اگر قنوت بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ رکوع میں پڑھے، نہ قیام کی طرف لوٹ کر کھڑے ہو کر پڑھے بلکہ چھوڑ دے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ ملانا واجب ہے۔

مسئلہ ۷ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّآ اَنْزَلْنَا پڑھے اور دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔

---

1 ......اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور ہم کو آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

2 ......اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے خواہ شروع سے پہلے یاد آئے یا بیچ میں۔ (درمختار و بہار)

وتر کی نماز کب جماعت سے ہو سکتی ہے؟

مسئلہ ۱۰ وتر کی نماز جماعت سے صرف رمضان شریف میں پڑھی جائے علاوہ رمضان کے مکروہ ہے۔ (ھدایہ، وغیرہ) بلکہ اس مبارک مہینہ میں جماعت ہی سے پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۱ جس نے عشاء کی فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی وہ وتر تنہا پڑھے اگرچہ تراویح جماعت سے پڑھی۔

سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف اور اَحکام

سنتیں بعض مُؤَکَّدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی بلاعذر ایک بار بھی ترک کرے تو ملامت کے لائق ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق مَرْدُوْدُ الشَّہَادَۃ جہنم کے لائق ہے۔ اس کا ترک قریب حرام کے ہے، اس کے چھوڑنے والے کے لیے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے، سنت مؤکدہ کو سُنَنُ الہُدیٰ بھی کہا جاتا ہے، بعض سنتیں غیر مؤکدہ ہیں جن کو سُنَنُ الزَّوائِد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور مَنْدُوب بھی کہتے ہیں اور نَفْل وہ کہ جس کا کرنا ثواب ہے اور نہ کرنے میں بھی حرج نہیں۔

www.dawateislami.net

کون کون سی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

مسئلہ ۱ سنتِ مُؤَکَّدہ یہ ہیں: دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے، چار رکعت ظہر کی فرض سے پہلے اور دو رکعت بعد میں، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ سے پہلے چار رکعت اور چار رکعت جمعہ کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ دو اور پڑھ لے یعنی جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھے۔ (غنیۃ، بہار)

مسئلہ ۲ سنت فجر سب سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض عُلَماء اس کو واجب کہتے ہیں لہٰذا یہ بلا عذر نہ بیٹھ کر ہوسکتی ہیں، نہ سواری پر، نہ چلتی گاڑی پر۔ (فتح القدیر وغیرہ)

سنتوں کے چھوٹ جانے کے مسائل

مسئلہ ۳ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے قضا پڑھی تو اس کی سنت کی بھی قضا پڑھے ورنہ نہیں، علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو اُن کی قضا نہیں۔

مسئلہ ۴ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت چھوٹ گئی اور فرض پڑھ لی تو اگر وقت باقی ہے تو بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کے اِن کو پڑھے۔ (فتح القدیر و بہار)

مسئلہ ۵ فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنت کی قضا نہیں البتہ طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے اور طلوع سے پہلے تو ممنوع ہے۔ (ردالمحتار و بہار)

مسئلہ ۶ فجر کی سنت کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْد کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری میں اَلْحَمْد کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھنا سنت ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نَفْل یا سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ سوا فجر کی سنت کے جب کہ یہ جانے کہ سنت ختم کر کے جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی پا جائے گا تو سنت پڑھ لے کہیں دور کنارے آڑ میں، صف کے قریب پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸ اگر یہ جانے کہ نفل پڑھنے میں نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل پڑھنا ایسے وقت میں ناجائز ہے۔

کون کون سی نمازیں مستحب ہیں؟

مسئلہ ۹ عشاء اور عَصْر کے پہلے اور عشاء کے بعد بھی چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے عشاء کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے۔[1] حدیث میں اِس کے پڑھنے والے پر آگ کے حرام ہونے کی خبر دے دی گئی ہے۔

مسئلہ ۱۰ بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوۃُ الاَوّبین کہتے ہیں دو دو رکعت

---

(1)...... قال صاحب فتح القدير (رَحِمَهُ اللّٰهُ الْخَبِيْر) : صرح جماعة من المشايخ انه يستحب اربع بعد الظهر لحديث رووه وهو انه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: من صلى اربعا قبل الظهر واربعا بعدها حرمه اللّٰه على النار. رواه ابو داود والترمذی والنسائی.١٢(منہ).

(فتح القدير، كتاب الصلاة ، باب النوافل ، ١/٣٨٦ ونسائی، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب اختلاف على اسماعيل بن ابی خالد ، ص ٣١٠ ، حديث : ١٨١٣، ١٨١٤)

www.dawateislami.net

کر کے پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے۔ مثلاً ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو سنتِ مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئے اور یوں بھی ہوسکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے اور اس میں مطلق سنت کی نیت کافی ہے مؤکدہ یا مستحب کی تصریح نہ کرے، دونوں ادا ہو جائیں گی۔ (فتح القدیر و بہار)[1]

مسئلہ ۱۲ نفل و سنت کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

مسئلہ ۱۳ سنت و نفل قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا تو قضا پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۴ نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دونا ثواب ہے۔ (ھدایہ)

مسئلہ ۱۵ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اِس طرح بیٹھے جیسے قعدہ میں بیٹھتے ہیں مگر قرأت کی حالت میں ہاتھ باندھے رہے جیسے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں باندھا جاتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اِس میں اَلْحَمْد کے بعد پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْض اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن پڑھنا بہتر ہے۔

---

1 ......قال ابن الھمام (رَحِمَہُ اللّٰہُ السَّلَام): وحینئذ تقع الاولیان سنة لوجود تمام علتھا والاخریان نفلا مندوبا فھذا القسم من النیة مما یحصل به کلا الامرین. (فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب النوافل، ۱/۳۸۷)

www.dawateislami.net

سنت و نفل کہاں پڑھنا بہتر ہے؟

مسئلہ ۱۷ سنت و نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔ (ھدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ سنت وفرض کے درمیان بات نہ کرے کہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ (فتح القدیر) یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافی تحریمہ [1] ہے۔ (تنویر و بہار)

تہجُّد کی نماز

عشاء پڑھ کر سورہنے کے بعد جس وقت جاگے وہ تہجُّد کا وقت ہے مگر رات کے پچھلے تہائی حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔ تہجُّد سنت ہے اور بہ نیت سنت پڑھی جاتی ہے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں۔ (فتح القدیر وعالمگیری)

مسئلہ ۱۹ دن کے نفل میں ایک سلام سے چار رکعت سے زیادہ اور رات کے نفل میں ایک سلام سے آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ کہ دن ہو یا رات ہو چار رکعت پر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۰ جب دو رکعت سے زیادہ نفل کی نیت ہو تو ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا ہوگا۔

تنبیہ ایک ساتھ دو رکعت سے زائد نفل میں شرائط دشوار ہیں، اس لیے آسانی دو دو رکعت کر کے پڑھنے میں ہے۔

اِشراق کی نماز

یہ بھی سنت ہے فجر پڑھ کر درود شریف وغیرہ پڑھتا رہے جب سورج ذرا اُونچا ہو جائے

---

[1] ......نماز توڑنے والا

www.dawateislami.net

یعنی کم از کم نکلنے کے بعد بیس منٹ گزر جائیں تو دو رکعت پڑھے۔

چاشت کی نماز

یہ بھی سنت ہے کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور بارہ ہی افضل ہیں۔ اِس کا وقت سورج کے اچھی طرح اُونچے ہونے کے بعد سے ضحوۂ کبریٰ کے شروع ہونے تک ہے لیکن بہتر وقت چوتھائی دن چڑھے ہے۔

نمازِ اِستخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے، جس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْد کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھے پھر یہ دعا پڑھ کر باوُضو قبلہ رُو سو رہے، دعا کے اوّل و آخر میں سورۂ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔ دُعا یہ ہے:

اِستخارہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَآ اَقۡدِرُ وَ تَعۡلَمُ وَلَآ اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ. اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌلِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ وَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاقۡدُرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ وَعَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ

www.dawateislami.net

عَنۡهُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِهٖ.[1] (غنیہ)

دونوں الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلے میں کہے: هٰذَا السَّفَرُ خَیۡرٌ لِّیۡ[2] اور دوسرے میں کہے کہ هٰذَا السَّفَرُ شَرٌّ لِّیۡ.[3] (غنیہ)

کب اِستخارہ کیا جائے؟

مسئلہ ۲۱ نیک کاموں جیسے حج، جہاد وغیرہ کے لیے اِستخارہ نہیں، ہاں اِن کا وقت مقرر کرنے کے لیے ہوسکتا ہے۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۲۲ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات بار اِستخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اُسی میں خیر ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر خواب میں سپیدی دیکھے یا سبزی دیکھے اچھا ہے اور اگر سیاہی، سرخی دیکھے تو بُرا ہے، اس سے بچے۔ (ردالمحتار)

نمازِ حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالٰی سے ہو یا کوئی کام کسی بندے سے ہو یا مشکل پیش

---

1 ...... ترجمہ دُعا: اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کو مانگتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت والا ہے اور مجھ میں قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادے اور آسانی کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام بُرا ہے میرے دین و معیشت وانجام کار میں اس وقت اور آئندہ تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو جہاں بھی ہو مقدر فرما پھر مجھے اس سے راضی کر۔ ۱۲ منہ

2 ...... میرا یہ سفر بُرا ہوگا۔

3 ...... میرا یہ سفر اچھا ہوگا۔

www.dawateislami.net

آئے تو خوب احتیاط سے اچھی طرح وُضو کر کے دو یا چار رکعت نفل پڑھے، اس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْد کے بعد تین بار آیت الکرسی پڑھے دوسری میں اَلْحَمْد کے بعد ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھے تیسری میں اَلْحَمْد کے بعد ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور چوتھی میں اَلْحَمْد کے بعد ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھے، سلام کے بعد تین بار: ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم۔[1] پھر تین بار: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔[2] پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْأَ لُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَاھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَاحَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔[3]

---

1 ......وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔

2 ......پاک ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی توفیق سے۔

3 ......اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم وکریم ہے پاک ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مالک ہے عرشِ عظیم کا، حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کردے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کردے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

www.dawateislami.net

تراویح کی نماز کا بیان

تراویح وہ بیس رکعت سنت مؤکدہ نماز ہیں جو رمضان شریف میں پڑھی جاتی ہیں، عشاء کی فرض کے بعد ہر رات میں۔

مسئلہ۲۳ تراویح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے لے کر صبح صادق کے نکلنے تک ہے۔(ھدایہ)

مسئلہ۲۴ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگوں نے چھوڑ دی تو سب گنہگار ہوئے اور اگر کسی نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔(ھدایہ و قاضی خان)

مسئلہ۲۵ مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔(درمختار و بہارشریعت)

مسئلہ۲۶ تراویح جس طرح مَردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اُسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت مؤکدہ ہے، اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔(قاضی خان)

مسئلہ۲۷ تراویح کی بیس رکعتیں دو دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے، اِس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کے لیے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں، اس آرام کرنے کے لیے بیٹھنے کو تَروِیْحَہ کہتے ہیں۔(عالمگیری وقاضی خان)

مسئلہ۲۸ تراویح کے ختم پر پانچواں تَروِیْحَہ بھی مستحب ہے اگر لوگوں پر پانچواں ترویحہ گراں ہو تو نہ کیا جائے۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۲۹ ترویحہ میں اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کچھ کلمہ وتسبیح وقرآن شریف، درود شریف پڑھتا رہے اور تنہا تنہا نفل بھی پڑھ سکتا ہے، جماعت سے مکروہ ہے۔(قاضی خان)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰ جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے، نہ وِتر جب تک فرض ادا نہ کرلے۔

مسئلہ ۳۱ جس نے عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھی اور تراویح جماعت سے تو وہ وتر تنہا پڑھے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ اگر عشاء کی فرض نماز جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا پڑھی تو وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ جس کی کچھ رکعتیں تراویح کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کے لیے کھڑا ہوگیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرے، جب کہ فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو تب اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کرکے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور اگر مقتدی نے دونوں مسجدوں میں پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ تراویح مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت چھوڑنے کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی۔ صاحبِ ''ہدایہ'' نے اِسی کو مختار بنایا

www.dawateislami.net

''فتح القدیر'' نے اِسے ہی ھُوَ الْمُخْتَار کہا۔ عالمگیری میں اسی کی صحّت پر زور دیا کہ اَلْمُخْتَارُ اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ وَھُوَالْاَصَحُّ وَھُوَ قَوْلُ الْعَامَّةِ ھُوَظَاھِرُالرِّوَایَة. کہا اور ہدایہ، محیط، بحر سے اپنی تائید لائے وَمَشٰی عَلَیْهِ اُسْتَاذِیْ صَدْرُ الشَّرِیْعَة فِیْ ''بَھَارِ شَرِیْعَت'' وَقَالَ: یہی صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۸ مہینہ بھر کی کل تراویح میں ایک بار قرآنِ مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین ختم افضل، لوگوں کی سُستی کی وجہ سے ختم کو نہ چھوڑے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۹ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے، دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اُجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے، یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ '' اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْط ''ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور لوگ حافظ کو کچھ بطورِ خدمت و مدد کے دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ''اَلصَّرِیْحُ یَفُوْقُ الدَّلَالَة.''

(بہارشریعت)

یعنی ایک رات میں پورا قرآنِ مجید تراویح میں ختم کرنا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رَواج ہے کہ حافظ اس قدر جلد پڑھتے ہیں کہ الفاظ تک سمجھ میں نہیں آتے حروف کو مخارج سے ادا کرنے کا تو ذِکر ہی کیا سننے والوں کی بھی یہ حالت کہ کوئی بیٹھا ہے تو کوئی لیٹا کوئی سوتا ہے تو کوئی اُونگھتا جہاں امام نے رکوع کی تکبیر کہی جھٹ نیت باندھی رکوع میں جا ملے ایسا شبینہ

www.dawateislami.net

ناجائز ہے اگر حافظ اپنی تیزی وروانی کی نام آوری[1] کے لیے ایسا کرے تو ریا کا گناہ الگ۔

بیمار کی نماز

جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہوسکتا ہو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرے یعنی آگے کو خوب جھک کر **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** کہے اور پھر سیدھا ہو جائے اور پھر جیسے سجدہ کیا جاتا ہے ویسے سجدہ کرے اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر پڑھے اس طرح لیٹے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور گھٹنے کھڑے رہیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کچھ رکھ لے تا کہ سر اُونچا ہو کہ منہ قبلہ کے سامنے ہو جائے اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے۔ یعنی سر کو جتنا جھکا سکتا ہے، اُتنا تو سجدہ کے لیے جھکائے اور اس سے کچھ کم رکوع کے لیے جھکائے، اِسی طرح داہنی یا بائیں کروٹ پر بھی قبلہ کو منہ کرکے پڑھ سکتا ہے۔

بیمار جب سر سے بھی اشارہ نہ کرسکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں[2] یا دل کے اشارے سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اِسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط ہے، فدیہ کی بھی حاجت نہیں اور اگر ایسی حالت کہ چھ وقت سے کم گزرے تو صحّت کے بعد قضا فرض ہے چاہے اتنی ہی صحت ہوئی کہ سر کے اِشارے سے پڑھ سکے۔

(درمختار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۱ جس بیمار کا یہ حال ہو گیا ہو کہ رکعتوں اور سجدوں کی گنتی یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر نماز

---

1 ......شہرت　　2 ......اَبرو

www.dawateislami.net

کا ادا کرنا ضروری نہیں۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ سب فرض نمازوں میں اور وتر اور دونوں عید کی نماز میں اور فجر کی سنت میں قیام فرض ہے اگر بلا عذر کے یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۳ قیام چونکہ فرض ہے اس لیے بلا صحیح شرعی عذر کے ترک نہ کیا جائے ورنہ نماز نہ ہوگی، یہاں تک کہ اگر عَصایا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہوسکتا ہے تو فرض ہے کہ اسی طرح کھڑا ہو کر پڑھے بلکہ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہوسکتا ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے تو فرض ہے نماز کھڑے ہو کر شروع کرے پھر بیٹھ کر پوری کرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ ذرا سا بخار دردِ سر، زُکام یا اس طرح کی معمولی خفیف تکلیفیں جن میں لوگ چلتے پھرتے رہتے ہیں ہرگز عذر نہیں ایسی معمولی تکلیفوں میں جو نمازیں بیٹھ کر پڑھی گئیں وہ نہ ہوئیں اُن کی قضا لازم ہے۔

(غنیۃ و بہارشریعت وغیرہ)

مسئلہ ۴ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اُسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے جب کہ اور طریقہ سے اس کی روک نہ کر سکے۔

مسئلہ ۵ اِتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر ہی میں پڑھے جماعت گھر میں کر سکے تو جماعت سے ورنہ تنہا۔(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۶ بیمار اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے لیکن اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہے اُتنی دیر کھڑے کھڑے پڑھے باقی بیٹھ کر۔(درمختار و ردالمحتار)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ مریض کے نیچے نَجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہے کہ بدلا بھی جائے تو پڑھتے پڑھتے بقدرِ مانع ناپاک ہو جائے گا تو اُسی پر نماز پڑھے یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلدی نَجس تو نہ ہوگا مگر بدلنے میں مریض کو سخت تکلیف ہو گی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔

(عالمگیری، درمختار و ردالمحتار و بہار)

مسئلہ ۸ پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار)

قضا نماز کا بیان

بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۱ ''توبہ'' جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ جو ذمہ میں باقی ہیں اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے یہ توبہ نہیں۔ اس لیے کہ جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا تو اَب بھی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی۔ (ردالمحتار) حدیث میں فرمایا کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

قضا کی تعریف

مسئلہ ۲ جس بات کا بندے کو حکم ہے اُسے وقت میں کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ وقت میں تحریمہ باندھ لیا[1] تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے مگر فجر اور جمعہ وعیدین کی نماز میں سلام سے پہلے اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۴ سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اُس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں لیکن جاگتے ہی اور یاد آنے پر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے دیر کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵ فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنت جب کہ فرض بھی فوت ہوگیا ہو اور جیسے ظہر کی پہلی سنت جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

قضا کا وقت

مسئلہ ۶ قضا کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں عمر میں جب پڑھے گا برئ الذمہ ہوجائے گا[2] لیکن اگر طلوع وغروب وزوال کے وقت پڑھی تو نہیں اس لیے کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اِقامت کی حالت میں پڑھے اور جو اِقامت کی حالت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اُس کا اعتبار کیا جائے گا۔ مثلاً جس وقت فوت ہوئی اُس

---

1 ......یعنی تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز شروع کردی۔

2 ......برئ الذمہ ہوجائے گا: یعنی سر سے بوجھ اتر جائے گا، اس کے سر اس کا پڑھنا باقی نہ رہے گا۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

وقت کھڑا ہوکر پڑھ سکتا تھا اور اب کھڑا ہوکر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اُس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحّت کے بعد اِس کا اعادہ نہیں۔[1]

(عالمگیری ، درمختار)

کس نماز کی قضا معاف ہے؟

مسئلہ ۸ ایسا مریض[2] کہ اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجب نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ ۹ مجنون کی حالتِ جُنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد اُن کی قضا واجب نہیں جب کہ جُنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔(عالمگیری)

قضا نمازوں میں ترتیب واجب ہونے کا بیان

مسئلہ ۱۰ صاحبِ ترتیب یعنی جس کے ذمہ قضا نمازیں چھ سے کم ہیں اگر وہ قضا نماز کے یاد ہوتے ہوئے اور وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھے گا تو اس کی وقتی نماز نہ ہوگی۔ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز موقوف رہے گی اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو جائیں گی اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں، سب کو پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۱ فوت نمازوں اور وقتی نماز میں ترتیب ضروری ہے جب کہ فوت نمازیں چھ سے کم ہوں یعنی پہلے قضا نمازیں پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، جیسے آج کسی کی فجر وظہر وعصر ومغرب قضا ہوگئیں تو وہ عشاء کی نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ ترتیب وار اِن چاروں کی قضا نہ پڑھ لے۔

---

1 ...... اعادہ: پھر سے ٹھیک ٹھیک پڑھنا جیسا کہ ہونا چاہیے۔(۱۲منہ)

2 ...... مریض: بیمار۔(۱۲منہ)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور سب قضائیں پڑھ لے تو وقتی نماز اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے، باقی میں ترتیب ساقط ہے۔ جیسے نماز عشاء اور وتر دونوں قضا ہو گئیں اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وِتر کی قضا پڑھ کے فجر کی پڑھ لے اور اگر چھ رکعت کی گنجائش ہے تو عشاء کی قضا پڑھ کر فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ ۱۳ اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقے سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بمقدارِ جواز جہاں تک اختِصار کرسکتا ہے کرلے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور قضا کی یاد کے وقتی پڑھے گا وقتی ہو جائے گی چاہے قضا نمازیں جو اس کے ذمہ ہیں سب ایک ساتھ قضا ہوئیں جیسے ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھی یا سب ایک دم سے نہ ہوں بلکہ متفرق طور پر قضا ہوئیں جیسے چھ دن فجر نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا لیکن اِن کے پڑھتے وقت وہ فجر کی قضائیں بھولا رہا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ جب چھ نمازیں قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت بھی جاتا رہا تو ترتیب فرض نہ رہی چاہے وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی جیسے ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہو گئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اس لیے کہ اُس کے ذمہ

---

1 ...... قانونِ شریعت کے دیگر نسخوں میں یہ مسئلہ "کس نماز کی قضا معاف ہے" کے تحت لکھا ہوا ہے جبکہ یہ مسئلہ قضا اور وقتی نمازوں میں ترتیب سے متعلق ہے جسے اسی عنوان کے تحت آنا چاہیے اور بہارِ شریعت میں بھی وقتی اور قضا نمازوں کے تحت ہی مذکور ہے لہٰذا ہم نے عنوان کی مناسبت اور بہارِ شریعت کی مطابقت میں یہ مسئلہ یہاں لکھا ہے۔ المدینة العلمیة

www.dawateislami.net

چھ نمازوں سے زیادہ ہیں جن کی وجہ سے ترتیب جاتی رہتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ جب چھ نمازوں کے قضا ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی تو اب اگر ان قضاؤں میں سے بعض پڑھ لیں کہ قضا چھ سے کم رہ گئیں تو ابھی ترتیب والا نہ ہوگا، جب تک چھیوں کی قضا نہ پڑھ لے جب سب کی قضا پڑھ لے گا تب پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا۔ (شرح وقایہ، عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ چھ یا اس سے زیادہ قضا نمازیں جس طرح اس قضا و ادا میں ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں اسی طرح قضاؤں میں بھی ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں قضاؤں میں بھی آپس میں ترتیب نہیں رہتی آگے پیچھے پڑھی جا سکتی ہیں، جیسے کسی نے ایک مہینہ تک نماز نہ پڑھی پھر اس مہینہ کی نمازوں کی قضا اس طرح پر پڑھی کہ پہلے تیس فجر کی قضا پڑھی پھر اس کے بعد تیس ظہر کی قضا پڑھی اسی طرح پانچوں وقت کی قضا پڑھی تو اس طرح قضا پڑھنا بھی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ اُن کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کے حقوق اور اپنی ضروریات کی وجہ سے تاخیر کر سکتا ہے لہٰذا کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے، یہاں تک کہ سب پوری ہو جائیں۔

(درمختار)

مسئلہ ۱۹ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے تاکہ بریٔ الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔

مسئلہ ۲۰ جس کے ذمہ برسوں کی نمازیں قضا ہوں اور ٹھیک یاد نہ ہو کہ کتنے دن سے کون

www.dawateislami.net

کون سی قضا ہوئی تو وہ یوں نیت کر کے پڑھے کہ سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں یا سب میں پہلی ظہر، عصر جس کی قضا پڑھنا چاہے اس کی نیت کرے اور اسی طرح سب نمازوں کی قضا پڑھ ڈالے یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ سب ادا ہو گئیں۔

بالغ ہونے کی عمر

آدمی چاہے عورت ہو یا مرد جب سے بالغ ہوتا ہے اُسی وقت سے اُس پر نماز، روزہ وغیرہ فرض ہو جاتا ہے۔ عورت کم سے کم نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتی ہے اور مرد کم سے کم بارہ برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتا ہے۔ پندرہ برس کی عمر والے کو چاہے مرد ہو یا عورت شرع میں بالغ مانا جاتا ہے چاہے بالغ ہونے کی نشانیاں پائی جاتی ہوں یا نہ پائی جاتی ہوں۔

جاہل گنوار ہونا عذر نہیں

مسئلہ ٢١ اَن پڑھ یا گنوار ہونا یا عورت ہونا کوئی عذر نہیں سب پر شرع کی ضروری باتیں سیکھنا فرض ہے۔ اگر اپنے فرائض و واجبات کو نہ جانے گا تو گنہگار اور عذاب میں گرفتار ہو گا۔

نماز کا فِدْیہ [1]

جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور وہ مر گیا تو اگر فِدْیہ دینے کی وصیت کر گیا اور مال بھی

1 ......عبادت میں کوتاہی کا کفّارہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے دیا جائے، اُسے فِدْیہ کہتے ہیں اور نماز کا فدیہ، یہ ہے کہ ہر نماز کے عوض ایک صدقۂ فطر شرعی فقیر کو خیرات کرے۔

www.dawateislami.net

چھوڑا تو تہائی مال سے ہر فرض اور وتر کے بدلے آدھا صاع[1] گیہوں یا ایک صاع جو صدقہ کریں اور اگر مال نہ چھوڑا اور وارث فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین[2] کو صدقہ دے دیں۔ جب مسکین مال پر قبضہ کر لے تو اپنی طرف سے وارث کو ہبہ کر دے اور وارث بھی اُس پر قبضہ کر لے پھر یہ وارث مسکین کو دے دے۔ یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا لیکن کافی نہیں ہے جب بھی یہی کریں اور اگر مرنے والے نے فدیہ دینے کی وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطورِ احسان فدیہ دینا چاہے تو دے۔

مسئلہ ۲۲ جس کی نمازوں میں نقصان وکراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھا ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر وعصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے اور ایک رکعت اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری)

قضائے عمری کچھ نہیں

مسئلہ ۲۳ بعض لوگ شب قدر یا آخر رمضان میں جو نماز قضائے عمری کے نام سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضاؤں کے لیے یہ کافی ہے یہ بالکل غلط اور باطل محض ہے۔

---

1. ......تقریباً 2 کلو سے 80 گرام کم (1920 گرام)
2. ......وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہارشریعت، حصہ ۵، ۱/۹۲۴)

www.dawateislami.net

مسافر کی نماز کا بیان

شرع میں مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

مسئلہ ۱ دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے یہ مطلب نہیں کہ صبح سے شام تک چلے بلکہ دن کا اکثر حصہ مراد ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے، دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیے اُتنا درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد درمیانی چال ہے، نہ تیز، نہ سست۔ خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اِسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی جب کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو نہ تیز ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲ کوس [1] کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے، بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ستاون میل تین فرلانگ (۵۷ $\frac{۳}{۸}$ میل) [2] ہے۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

قصْر کی مسافت

مسئلہ ۳ تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہے اور تین دن

---

1 ...... تقریباً دو میل کا فاصلہ۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ میں مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّحْمٰن نے ساڑھے ستاون (۵۷ $\frac{۱}{۲}$) میل لکھا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۸/ ۲۷۰)

www.dawateislami.net

سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴ خشکی کے صاف راستہ میں ساڑھے ستاون میل کی راہ ریل یا موٹر وغیرہ سے ایک گھنٹہ میں طے ہو جاتی ہے تو اس ریل یا موٹر وغیرہ کا سوار ایک ہی گھنٹے کے سفر میں شرعی مسافر ہو جائے گا اور قَصْر وغیرہ سفر کے اَحکام اس پر جاری ہوں گے۔

(کما ھو القیاس والظاھر المتبادر من کلام الفتح و ردالمحتار)

مسئلہ ۵ خالی سفر کی نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے یعنی شہر میں ہو تو شہر سے باہر ہو جائے گاؤں میں ہو تو گاؤں سے باہر ہو جائے اور شہر والے کی لیے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے ملی ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۶ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا، جب کہ مُسافت[1] سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ ۷ سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا اِرادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے اِرادے سے نکلا اور وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا اِرادہ کر لیا اور یہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو اس طرح مسافر نہ ہوگا چاہے ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا، جب تک ایک جگہ سے پورے تین دن کی راہ کا ارادہ نہ کرے۔(درمختار)

مسئلہ ۸ سفر کے لیے یہ بھی شرط ہے تین دن کا ارادہ مُتَّصِل سفر کا ہو لہٰذا اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین

---

1 ......مسافت: دوری۔(۱۲منہ)

www.dawateislami.net

دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا تو مسافر نہ ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

مسافر کے احکام

قصْر کے معنی

مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قَصْر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔

مسئلہ ۹ مغرب اور فجر میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں صرف ظہر، عصر، عشاء کے فرض میں قصر ہے۔

مسئلہ ۱۰ اگر مسافر قصر نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

سنتوں کی قصر نہیں

مسئلہ ۱۱ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رَوارَوی[1] کی حالت میں سنتیں چھوڑ سکتا ہے، معاف ہیں لیکن سنت کی قصر نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مسافر نے بجائے قصر، چار رکعت پڑھی تو اگر دو رکعت پر قعدہ کیا تو نماز ہوگئی اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۳ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی

1 ......گھبراہٹ

www.dawateislami.net

راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا، اگر چہ جنگل میں ہو۔ (عالمگیری و درمختار)

نیتِ اِقامت کی شرطیں

مسئلہ ١٤ نیتِ اِقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں یعنی جب چھیئوں باتیں ہوں گی تب مقیم ہوگا، ورنہ نہیں۔

﴿١﴾ چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اِقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔

﴿٢﴾ جہاں ٹھہرے وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق ہو جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو[1] میں اِقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں ہوا۔

﴿٣﴾ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

﴿٤﴾ یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں[2] میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم نہ ہوگا۔ اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو کسی کا تابع نہ ہو اس کی حالت اس کے ارادہ کے مُنافی نہ ہو۔

مسئلہ ١٥ مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیتِ اِقامت کرلی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہوگیا اگر چہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔

(عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ ١٦ جو شخص کسی کا تابع ہو اس کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ جس کے تابع ہے اس کی

---

1. ......جزیرہ یعنی زمین کا ایسا خشک حصہ جس کو ہر طرف سے سمندر یا دریا کے پانی نے گھیرا ہوا ہو۔
2. ......دو جگہوں یا دو مقامات

www.dawateislami.net

نیت کا اعتبار ہے۔ جیسے شوہر کی نیت کا اعتبار ہے عورت کی نیت کا اعتبار نہیں، آقا کی نیت کا اعتبار ہے غلام کی نیت کا نہیں، فوج کے افسر کی نیت کا اعتبار ہے اور سپاہی کی نیت کا نہیں تو اگر مثلاً شوہر نے اِقامت کی نیت کی تو اس کی عورت بھی مقیم ہے اور اگر عورت نے اقامت کی نیت کی اور شوہر نے نہ کی تو عورت مقیم نہ ہوئی، اِسی طرح دوسرے تابعوں کا حکم ہے۔

مسافر و مقیم کب ایک دوسرے کی اِقتِداء کرسکتے ہیں؟

مسئلہ ۱۷ مقیم مسافر کی اِقتِداء کرسکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ اِتنی دیر چپ کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ اگر مسافر ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں اور بعد میں بھی سلام پھیرتے ہی یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کرلو میں مسافر ہوں۔

مسئلہ ۱۹ مسافر نے مقیم کی اِقتداء کی تو اس مسافر مقتدی پر بھی قعدہ اُولیٰ واجب ہوگیا، فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اِقتداء کی تو اس مقیم مقتدی پر بھی قعدہ اُولیٰ فرض ہوگیا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ مسافر جب اپنے وطن اصلی میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہوگیا اگرچہ اِقامت کی نیت نہ کی ہو۔

وطنِ اصلی کی تعریف

مسئلہ ۲۱ وطنِ اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
www.dawateislami.net

ہیں یا وہاں سکونت کرلی ہے اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وَطَنِ اِقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ (عالمگیری و بہار)

مسئلہ ۲۲ وَطَنِ اِقامت دوسرے وَطَنِ اِقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ (عالمگیری و بہار)

مسئلہ ۲۳ اگر وطن اِقامت سے وطن اصلی میں پہنچ گیا یا وطن اِقامت سے سفر کر گیا تو اب یہ وطن اِقامت، وطن اِقامت نہ رہا۔ یعنی اگر اس میں پھر آیا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو مسافر ہی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ مسافر نے کہیں شادی کر لی اگر چہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہیں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۵ عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکہ اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے اور سسرال سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قَصْر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت)

عورت کو بغیر مَحْرَم کے سفر کی اجازت نہیں

مسئلہ ۲۶ عورت کو بغیر مَحْرَم [1] کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی

---

(1)...... عورت کا مَحْرَم وہ مرد ہے جس سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو چاہے نسب کی وجہ سے حرام ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، پوتا، نواسا، بھتیجا، بھانجا وغیرہ۔ چاہے دودھ کی وجہ سے حرام ہو جیسے دودھ شریکی بھائی، بیٹا، وغیرہ۔ چاہے نکاح کے رشتے کی وجہ سے حرام ہو جیسے سسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ (۱۲) منہ

www.dawateislami.net

راہ جانا بھی، نابالغ بچہ یا مَعْتُوہ[1] کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی ساتھ میں بالغ محرَم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔(عالمگیری و بہاروغیرہ) محرَم کے لیے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔(بہارشریعت)

سُواریوں پر نماز پڑھنے کا بیان

چاہے شرعی مسافر ہو یا نہ ہو جب سُواری پر کہیں جارہا ہو تو شہر کی حدوں سے نکل کر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے کہ سواری پر بیٹھے بیٹھے اشارے سے پڑھے یعنی سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھکے سر زین پر نہ رکھے اگر زین پر سجدہ کیا یا کوئی چیز آگے رکھ کر اس پر سجدہ کیا تو جائز نہیں اور جس طرف سواری جاتی ہو، اُسی طرف منہ کرکے پڑھے۔ دوسری طرف منہ کرکے پڑھنا جائز نہیں یہاں تک کہ تکبیر تحریمہ کے وقت بھی قبلہ کو منہ ہونا ضروری نہیں۔(درمختار وردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ سُواری پر نفل پڑھنے کی حالت میں اگر عمل قلیل سے سواری کو ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑی لگائی یا ہاتھ میں کوڑا ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلاضرورت جائز نہیں۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنت اور جنازے کی نماز اور مَنَّت کی نماز اور وہ سجدۂ تلاوت جس کی آیت زمین پر پڑھی اور نفل جس کو زمین پر شروع کرکے توڑ دیا، یہ سب نمازیں سواری پر بلاعذر جائز نہیں اور عذر کی صورت میں بھی ان سب کی ادا کے لیے یہ شرط ہے کہ اگر ہوسکے تو سواری کو قبلہ رخ کھڑا کرکے پڑھے ورنہ جیسے بن پڑے ادا کرے۔

(درمختار)

---

[1] ......معتوہ: کم عقل، بوکھل، بورہا۔(۱۲منہ)

www.dawateislami.net

کن عذروں سے سُواری پرنماز ہوسکتی ہے؟

سواری پر جن عذروں سے، اِن سب مذکورہ بالا[1] نمازوں کا پڑھنا جائز ہوجاتا ہے وہ عذر یہ ہیں: ﴿۱﴾ پانی برس رہا ہو ﴿۲﴾ اتنی کیچڑ ہے کہ اُتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں بھر جائے گا یا جو کپڑا اچھائے گا، وہ بالکل لتھڑ جائے گا اوراس صورت میں اگر سواری نہ ہوتو کھڑے کھڑے اِشارے سے پڑھے ﴿۳﴾ ساتھی چلے جائیں گے ﴿٤﴾ یا سواری کا جانور شریر ہے سوار ہونے میں دُشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں ﴿۵﴾ مرض میں زیادتی ہوگی ﴿٦﴾ جان ﴿۷﴾ مال یا عورت کو آبرو کا ڈر ہو۔

(درمختار و ردالمحتار)

چلتی گاڑی پرنماز کا حکم

مسئلہ ۲۹ چلتی ریل پر بھی فرض اور واجب اور فجر کی سنت نہیں ہوسکتی، اِس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رُکے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو اِعادہ کرے کہ جہاں مِنْ جِهَتِ الْعِبَاد کوئی شرط یا رکن مَفْقُود ہو[2] یہی حکم ہے۔ (بہارشریعت)

تحقیق و تنبیہ

چلتی ریل کو چلتی کشتی اور جہاز کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے، اِس لیے کہ کشتی اگر ٹھہرائی

---

[1] ...... مذکورہ بالا: اوپر بیان کیا ہوا۔ (۱۲منہ)

[2] ......یعنی بندوں کی طرف سے کوئی شرط یا رکن چھوٹے۔

www.dawateislami.net

بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اُسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو، اگر کنارے پر ہو اور خشکی پر آ سکتا ہو تو اُس پر بھی جائز نہیں۔ (کما قال شیخنا الفقیه الاوحد والفاضل الامجد)

کشتی یا جہاز پر نماز کے اَحکام

مسئلہ ۳۰ چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں جب کہ اُتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔

مسئلہ ۳۱ اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اُترنے کی ضرورت نہیں، اُسی پر پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۲ کشتی کنارے پر بندھی ہے اور اُتر سکتا ہے تو اُتر کر خشکی میں پڑھے اور اگر نہ اُتر سکے تو کشتی ہی میں کھڑے ہو کر پڑھے۔

مسئلہ ۳۳ اگر کشتی بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر اس وقت پڑھ سکتے ہیں جب کہ ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر آنے کا ڈر ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ ۳۴ اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رُو ہونا لازم ہے جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم جائے کہ قبلہ کو منہ رہے اور اگر اتنی تیز گردِش ہے کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔

(غنیة، درمختار و ردالمحتار و بہار)

www.dawateislami.net

جُمعہ کا بیان

جُمعہ فرضِ عَین ہے اسکی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اس کا مُنکِر کافِر ہے۔ (درمختار وغیرہ) حدیث میں ہے: جس نے تین جُمعے برابر چھوڑے اُس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ منافق ہے وہ اللّٰہ سے بے علاقہ ہے۔ (ابن خزیمہ وحبان و رزین وامام شافعی)

مسئلہ ۱ جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

﴿۱﴾ مِصر یا فنائے مصر	﴿۲﴾ بادشاہ	﴿۳﴾ وقتِ ظہر
﴿٤﴾ خطبہ	﴿۵﴾ جماعت	﴿٦﴾ اِذنِ عام [1]

پہلی شرط: مِصر وفِنائے مصر کا بیان

مِصر سے وہ جگہ مراد ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پَرگنہ [2] ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دَبدَبہ وسَطوَت [3] کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر پوری قوت وقدرت ہو، اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو۔ فِنائے مِصر سے وہ جگہ مراد ہے جو مصر کے آس پاس مصر کی

---

1 ...... اِذنِ عام: عام اجازت۔ (۱۲ منہ)

2 ...... ضلع کا حصہ

3 ...... رعب

www.dawateislami.net

مَصلحتوں کے لیے ہو، جیسے قبرستان، گُھڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہری، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فِنائے مصر میں اِن کا شمار ہے اور وہاں جُمعہ جائز ہے لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا اُن کی فِنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔
(غنیہ و بہارشریعت وغیرہ)

مسئلہ ۲ مصر کے لیے وہاں کا حاکم رہنا ضرور ہے اگر بطورِ دَورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔ (ردالمحتار و بہارشریعت)

مسئلہ ۳ گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے۔

کیا شہر میں کئی جگہ جمعہ ہوسکتا ہے؟

مسئلہ ۴ شہر میں کئی جگہ جمعہ ہوسکتا ہے۔ چاہے شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں۔ (درمختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے نیز دَفعِ حرَج کے لیے تَعَدُّد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پَراگندہ کرنا[1] اور محلّہ محلّہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔

جمعہ کون قائم کرسکتا ہے؟

اور ایک بہت ضروری بات جس کی طرف لوگوں کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اَور

---

1 ...... منتشر

www.dawateislami.net

نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھادیا، یہ ناجائز ہے۔ اِس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اِس کے نائب کا کام ہے اور جہاں سلطنت اِسلامی نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا عالم، فقیہ، سنی، صحیح العقیدہ ہو۔ وہ اَحکامِ شرعیہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اُس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں لیکن عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے، نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت)

دوسری شرط: بادشاہ کا بیان

بادشاہ اِس سے مراد سلطانِ اسلام یا اُس کا نائب ہے جس کو سلطان نے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو۔ مثلاً قریشی نہ ہو یا اور کوئی شرط نہ ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار وغیرہ)

جمعہ کا وقت، وقتِ ظہر ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے، اُس وقت کے اندر جمعہ ہونا چاہیے تو اگر جمعہ کی نماز میں، اگرچہ تشہّد کے بعد عصر کا وقت آ گیا تو جمعہ باطل ہوگیا، ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب)

www.dawateislami.net

چوتھی شرط: خطبہ کا بیان

جمعہ کے خطبہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے ہو اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے ضروری ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد ہوں اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی اَمر مانع نہ ہو تو اگر زَوال سے پہلے خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں اور بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا۔

مسئلہ ۵ خطبہ اور نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔ (درمختار و بہار شریعت)

خُطبہ کس کو کہتے ہیں؟

مسئلہ ۶ خُطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے لہٰذا اگر صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض ادا ہو گیا لیکن خطبہ کو اتنا مختصر کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷ سنّت یہ ہے کہ دو خُطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں۔ اگر دونوں مل کر طِوالِ مُفَصَّل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑے میں۔ (غنیۃ و درمختار و بہار)

خطبہ میں کیا چیزیں سنت ہیں؟

مسئلہ ۸ خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں: خطیب کا پاک ہونا، کھڑا ہونا، خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، خطیب کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کیے رہنا،

www.dawateislami.net

حاضرین کا امام کی طرف متوجہ رہنا، خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، اَلْحَمْد سے شروع کرنا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ثناء کرنا، اللّٰہ تعالٰی کی وحدانیت اور رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کی شہادت دینا، حضور پر دُرود بھیجنا، کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کا ہونا، دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت و دُرود کا اِعادہ کرنا اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دعا کرنا، دونوں خطبے ہلکے ہونا، دونوں خطبوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا، مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خُلَفائے راشِدین و عَمَّین مُکرَّمین حضرت حمزہ و عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کا ذکر ہو۔ بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اِس سے شروع کریں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (1)

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے

1 ...... حمد ہے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے، ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جس کو اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اُسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور ہمارے مددگار محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

www.dawateislami.net

لوگوں کی گردنیں پھلانگے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے، خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(عالمگیری، درمختار، غنیة و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۹ بادشاہِ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً **مَالِکُ رِقَابِ الْاُمَم**[1] کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰ خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا خطبہ پڑھنے میں بات کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم دیا یا بُری بات سے منع کیا تو اس میں حرج نہیں۔ (عالمگیری و بہار)

مسئلہ ۱۱ عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں ملانا خلافِ سنتِ مُتوارثہ ہے۔ یوہیں خطبہ میں اَشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی زبان ہی کے ہوں ہاں دو ایک شعر پَند ونَصائح[2] کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت)

پانچویں شرط: جماعت

یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہونے چاہئیں ورنہ جمعہ نہ ہوگا۔

(ھدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری، قاضی خان)

مسئلہ ۱۲ اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اَن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور

---

1 ......لوگوں کی گردنوں کا مالک

2 ......نصیحتیں

www.dawateislami.net

اگر صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔(عالمگیری، ردالمحتار)

چھٹی شرط: اذنِ عام

اس کا یہ مطلب ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تا کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہوگئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا جمعہ نہ ہوا۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اِذنِ عام کے خلاف نہ ہوگا کہ اُن کے آنے میں خوفِ فتنہ ہے۔(ردالمحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے شرطیں

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں، اُن میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل۔

پہلی شرط شہر میں مقیم ہونا۔

دوسری شرط صحّت۔یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔(غنية) **شیخ فانی**[1] مریض کے حکم میں ہے۔(قاضی خان، درمختار و فتح القدیر)

---

[1] ......وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا اور اس کی کمزوری زائل ہونے اور صحت بحال ہونے کی امید نہ ہو۔(ماخوذ از بہارشریعت، حصہ۵، ۱/ ۷۷۱)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ جو شخص بیمار کا تیماردار[1] ہو اور جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دِقّتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پُرسانِ حال[2] نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔(درمختار و بہار)

تیسری شرط آزاد ہونا۔ غلام پر فرض نہیں اور اس کا آقا منع کرسکتا ہے۔

(عالمگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۱۵ نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے، اُس کی مزدوری میں کم کرسکتا ہے اور مزدور اِس کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا۔

(عالمگیری)

چوتھی شرط مرد ہونا۔ عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

پانچویں شرط بالغ ہونا۔

چھٹی شرط عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے واجب ہونے کے لیے عقل و بلوغ شرط ہے۔

ساتویں شرط انکھیارا ہونا۔ اندھے پر جمعہ فرض نہیں مگر اس اندھے پر فرض ہے جو شہر کی تمام گلی کوچوں میں بلا تکلف پھرتا ہے اور بلا پوچھے اور بلا مددگار کے جس مسجد میں چاہے پہنچ جاتا ہے۔ (درمختار و بہار)

آٹھویں شرط چلنے پر قادِر ہونا۔ یعنی: اَپاہَج پر جمعہ فرض نہیں لیکن ایسا لنگڑا جو مسجد تک جاسکتا ہے اُس پر جمعہ فرض ہے۔(درمختار وغیرہ)

نویں شرط قید میں نہ ہونا۔ یعنی قیدی پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر کسی دَین کی وجہ سے قید

---

1 ……بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا
2 ……حال پوچھنے والا، مددگار

www.dawateislami.net

کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرسکتا ہے تو اس پر فرض ہے۔

دسویں شرط خوف نہ ہونا۔ اگر بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا ڈر ہے یا مفلس قرضدار کو قید ہونے کا ڈر ہے تو اس پر فرض نہیں۔ (ردالمحتار)

گیارہویں شرط آندھی یا پانی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی یہ چیز اگر اتنی سخت ہیں کہ ان سے نقصان کا خوف ہو تو جمعہ فرض نہیں۔

مسئلہ ۱۶ جمعہ کی اِمامت ہر وہ مرد کرسکتا ہے جو اَور نمازوں میں امام ہوسکتا ہے اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض، مسافر، غلام (درمختار، ھدایہ، قاضی خان، فتح القدیر) یعنی جب کہ سلطانِ اسلام یا اُس کا نائب یا جس کو اُس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہیں تینوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق اِمامت کو اجازت دی ہو، یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو اِمامت کرسکتا ہو تو وہ پڑھا سکتا ہے چاہے مریض ومسافر وغلام ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نہیں کہ بطورِ خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷ جس پر جمعہ فرض ہے اُسے شہر میں جمعہ ہوجانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۸ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں اِن لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پہلے جماعت کریں یا بعد میں یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اَذان واِقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت اُن کے لیے بھی منع ہے۔ (درمختار)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ عُلَماء فرماتے ہیں: جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا اُنہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۲۰ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اَذان و اِقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری و بہار) نمازِ جمعہ کے لیے پہلے سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت ہے۔

(عالمگیری، غنیۃ وغیرہ)

خطبے کے کچھ اور مسائل

جب اِمام خطبہ کے لیے کھڑا ہو اُس وقت سے ختمِ نماز تک نماز و اَذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلدی جلدی پوری کرے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۲۱ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں جیسے کھانا پینا سلام و جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف[1] ہاں خطیب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف کرسکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ اِمام سے دُور ہوں کہ خطبہ کی آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۲۲ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ

---

1 ...... بھلائی کا حکم دینا

www.dawateislami.net

کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اِشارہ یا دبانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔(درمختار و ردالمحتار و بہار)

مسئلہ ۲۳ خطیب نے مسلمانوں کے لیے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اُٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے، خطبہ میں دُرود شریف پڑھتے وقت خطیب کا دائیں بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔

مسئلہ ۲۴ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرود شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اِس وقت اجازت نہیں۔ یو ہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔(درمختار و بہار وغیرہ)

خطبۂ جُمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ جیسے عیدین و نکاح وغیرہ کا خطبہ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۲۵ پہلی اَذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے مُنافی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز ہے اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے۔ کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جمعہ کی آواز آئی اگر یہ ڈر ہو کہ کھائے گا تو جمعہ جاتا رہے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اُس کے سامنے دوبارہ اَذان دی جائے سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر کے پاس ہو، اس لیے کہ مسجد کے اندر اَذان کہنے کو فُقَہائے کِرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (خلاصہ وعالمگیری وقاضی خان)

مسئلہ ۲۷ اَذانِ ثانی بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اُسے سن کر حاضر ہو۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ خطبہ ختم ہوجائے تو فوراً اِقامت کہی جائے خطبہ و اِقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۲۹ جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے۔ دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھادی جب بھی ہوجائے گی جب کہ وہ ماذون[1] ہو۔

مسئلہ ۳۰ نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورۃ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں ھَلْ اَتٰـکَ پڑھے مگر ہمیشہ اسی کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔

مسئلہ ۳۱ جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادیٔ شہر سے باہر ہوگیا تو حرَج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

فائدہ

جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا زیارتِ قبور کرنی چاہیے۔ (درمختار و بہار)

---

1 ...... ماذون: جس کو اجازت دی گئی۔ (۱۲منہ)

www.dawateislami.net

عیدین کا بیان

عیدین (یعنی عید و بقرعید) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ اُنہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ہے۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا نماز کے بعد اگر عیدین کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا مگر نماز ہوگئی، لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اِعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اَذان ہے نہ اِقامت۔ صرف دوبار اِتنا کہنے کی اجازت ہے: اَلصَّلَاۃُ جَامِعَۃٌ .[1]

(قاضی، عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱ بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (جوہرہ نیرہ و بہار)

مسئلہ ۲ گاؤں میں عید کی نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۳ عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں حجامت بنوانا، ناخن کٹوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا، انگوٹھی[2] پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ جلد چلا جانا، نماز سے پہلے صدقہ فِطر ادا کرنا، عیدگاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین پانچ سات یا

---

1 ...... نمازِ باجماعت تیار ہے۔

2 ...... کس چیز کی اور کیسی انگوٹھی جائز ہے؟ مسئلہ: مرد کے لیے صرف چاندی کی وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ایک نگ کی ایک انگوٹھی پہننی جائز ہے اس کے سوا کسی قسم کی کوئی انگوٹھی جائز نہیں۔ لوہا، پیتل اور دھاتوں کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں سب کو ناجائز ہے بلکہ عورتوں کو سونے چاندی کے سوا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کا ہر زیور ناجائز ہے۔ ۱۲ منہ

www.dawateislami.net

کم وبیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا لیکن اگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب [1] کیا جائے گا۔(ردالمحتار وغیرہ) خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان اور وقار سے اور نیچی نگاہ کیے جانا، آپس میں مبارک باد دینا، یہ سب باتیں مستحب ہیں۔

مسئلہ ۴ راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔(درمختار و ردالمحتار و بہار)

مسئلہ ۵ عیدگاہ سُواری پر جانے میں حرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو، اُس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرَج نہیں۔

(جوھرہ، عالمگیری، بہار)

مسئلہ ۶ عیدین کی نماز کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ سورج ایک نیزہ کے برابر اُونچا ہوجائے اور ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النَّہار شرعی تک رہتا ہے لیکن عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہوگیا تو نماز جاتی رہی۔ (ھدایۃ، قاضی خان، درمختار) زوال سے مراد نصف النَّہار شرعی ہے جس کا بیان وقت کے بیان میں گزرا۔(بہار)

نمازِ عید کا طریقہ

یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کرکے کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰهُ اَکْبَر کہہ کے ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰهُ اَکْبَر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰهُ اَکْبَر کہہ کر چھوڑ دے، پھر ہاتھ

---

1 ......سرزنش و ملامت

www.dawateislami.net

اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اِس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں جب چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لےتو امام اَعُوْذُ بِاللّٰہ، بِسْمِ اللّٰہ آہستہ پڑھ کر زور سے اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے پھر رکوع کر کے ایک رکعت پوری کرے جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے،اس سے معلوم ہو گیا کہ عید میں زائد تکبیر چھ ہوئیں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع کی تکبیر سے پہلے اِن چھیوں تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح پڑھنے کے برابر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں اَلْحَمْد کے بعد سورۃ جمعہ پڑھے اور دوسری میں سورۃ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ (درمختار و بہار)

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور جمعہ کے خطبے میں جو چیزیں سنت ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی سنت ہیں اور جو باتیں جمعہ کے خطبہ میں مکروہ ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی مکروہ ہیں۔صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے قبل خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے قبل نو بار اور دوسرے خطبہ سے قبل سات بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے چودہ بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔(عالمگیری، درمختار و بہار)

www.dawateislami.net

مسئلہ ٧ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اُسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کردی ہو۔(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ٨ امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے کہ اگر عید کی تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو عید کی تکبیریں بھی کہے اور تب رکوع میں شامل ہو اور اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے سر اُٹھالے گا تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر رکوع میں شریک ہوجائے اور رکوع میں بلا ہاتھ اُٹھائے عید کی تکبیریں کہے پھر اگر اُس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو امام کے ساتھ سر اُٹھائے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہوگئیں۔ اب اُن کو نہ کہے گا۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ٩ دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی چھُٹی ہوئی رکعت پورا کرنے کھڑا ہوا۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ١٠ امام کے رکوع سے اُٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی چھُٹی ہوئی رکعت پڑھے اس وقت کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ١١ آخر رکعت میں سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہوا تو اپنی دونوں رکعتیں تکبیروں کے ساتھ پوری کرے۔(عالمگیری وغیرہ)

عید، بقر عید کی نماز کا وقت اور مدت

مسئلہ ١٢ کسی عذر کی وجہ سے عید کے دن نماز نہ ہوسکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا اَبر[1] کے

1 ......بادل

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
www.dawateislami.net

سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی یا اَبر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے، جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نِصفُ النَّہار شرعی تک اور اگر بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔ (قاضی خان، عالمگیری، درمختار و بہار)

مسئلہ ۱۳ عید الاضحیٰ تمام اَحکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے اِس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (قاضی خان، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن کٹوائے (ردالمحتار و بہار) بعد نمازِ عید مُصافحہ[1] و مُعانَقہ[2] کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے۔ (وشاح الجید و بہار شریعت)

تکبیر تشریق کیا ہے؟

تکبیرِ تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مُستحبّہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب

1 ......مصافحہ: ہاتھ ملانا۔ (۱۲ منہ)

2 ......معانقہ: گلے ملنا۔ (۱۲ منہ)

www.dawateislami.net

ہے اور تین بار کہنا افضل ہے، اِسے تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد. (تنویر الابصار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بِنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا، کہہ لے۔ (ردالمحتار و درمختار و بہار)

تکبیر تشریق کس پر واجب ہے اور کب واجب ہے؟

مسئلہ ١٦ تکبیرِ تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اِقتداء کی اگرچہ وہ اِقتداء کرنے والا عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور یہ لوگ اگر مقیم کی اِقتداء نہ کریں تو اُن پر واجب نہیں۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ ۱۷ تکبیر تشریق ان اَیام میں جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور نَفْل و سنت و وِتْر کے بعد نہیں البتہ نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (درمختار)

گہن کی نماز

سورج گہن

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لیے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر

www.dawateislami.net

سکتا ہے جو جمعہ کی کرسکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔

(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱ گہن کی نماز اس وقت پڑھیں جب سورج میں گہن لگا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کرسکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر اَبر آ جائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوھرہ نیرہ)

مسئلہ ۲ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اِسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کردیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔

(جوھرہ وردالمحتار)

مسئلہ ۳ گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں جیسے اور نمازوں میں کرتے ہیں۔

مسئلہ ۴ گہن کی نماز میں نہ اَذان ہے، نہ اِقامت، نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار رکعت پر۔ (ردالمحتار و درمختار وفتح القدیر)

مسئلہ ۵ اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ. [1]

(درمختار وفتح القدیر)

مسئلہ ۶ افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کرے جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

---

[1]......نمازِ باجماعت تیار ہے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ اگر یاد ہو تو سورۂ بَقَرَہ اور آل عمران کی برابر بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع وسجود میں بھی طول دیں اور بعدِ نماز دعا میں مشغول رہیں، یہاں تک کہ پورا آفتاب کُھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول دیں۔ خواہ امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔

(درمختار و بہار و فتح القدیر)

مسئلہ ۸ سورج گہن اور جنازہ دونوں کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوھرہ و بہار)

مسئلہ ۹ چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔ (درمختار ھدایہ، عالمگیری فتح القدیر) امام کے علاوہ دو، تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت)

خوف و مصیبت کے وقت نماز مستحب ہے

مسئلہ ۱۰ تیز آندھی آئے یا دن میں سخت اندھیری چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ[1] برسے یا اَولے[2] پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک بات پائی جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔

(عالمگیری و درمختار وغیرہ)

---

1 ...... بارش

2 ...... بخارات کے جمے ہوئے قطرے جو بارش کے ساتھ برف کی شکل میں آسمان سے گرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
تفسیر بیضاوی	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
تفسیر عزیزی	کوئٹہ	الشفاء	مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند
حاشیۃ الجمل علی الجلالین	باب المدینہ کراچی	احیاء العلوم	دارصادر بیروت ۲۰۰۰ھ
مصنف عبد الرزاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ	مجموعۃ رسائل امام غزالی	مکتبۃ توفیقیہ قاہرہ مصر
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
ابن ماجہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	فتاوی بزازیہ	کوئٹہ ۱۴۰۳ھ
ترمذی	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ	فتح القدیر	کوئٹہ ۱۳۱۹ھ
نسائی	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ	تکمیل الایمان	باب المدینہ کراچی
دار قطنی	مدینۃ الاولیاء ملتان	شرح المقاصد	نوریہ رضویہ پبلشنگ لاہور
معجم کبیر للطبرانی	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ	الصواعق المحرقۃ	مدینۃ الاولیاء ملتان
مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت	المیزان الکبری الشعرانیۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۷۱ھ
نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ	شرح العقائد النسفیۃ	باب المدینہ کراچی
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	شرح المواقف	دارالکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

الدوانی علی العقائد العضدیة	مطبعۃ عثمانیہ مصر ۱۳۱۶ھ	جد الممتار	مکتبۃ المدینہ کراچی
تحفة اثنا عشریه	کتب خانہ اشاعت اسلام دہلی	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
شرح فقه الاکبر	باب المدینہ کراچی	بہارشریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
نور الایضاح	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	فتاوی فیض رسول	شبیر برادرز لاہور
فتاوی قاضی خان	پشاور	تذکرہ علمائے اہلسنّت	سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ۱۴۱۳ھ
درِّ مختار	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۴۱۳ھ
رد المحتار	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	مفتیٔ اعظم ہنداوران کے خلفاء	رضا اکیڈمی بمبئی ہند ۱۰۴۰ھ
حاشیة الطحطاوی علی الدر	کوئٹہ	تهذیب الاسماء واللغات	دارالفکر بیروت
عالمگیری	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ	اردولغت	ترقی اردو بورڈ کراچی

جنّت کی دُعا

حضرت سَیِّدُنا اَنس بن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، سرورِ ذیشان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کیا تو جنت دُعا کرتی ہے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنت میں داخل کردے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دعا کرتی ہے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھ۔

(ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعیمها، ٢٥٧/٤، حدیث: ٢٥٨١)

www.dawateislami.net

شعبہ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ کُتُب ورسائل

01......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشق رسول..........(کل صفحات:274)

02......بہار شریعت، جلد اوّل (حصہ 1 تا 6)..............................(کل صفحات:1360)

03......بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13)..............................(کل صفحات:1304)

04......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُن.............................(کل صفحات:59)

05......عجائب القران مع غرائب القران..............................(کل صفحات:422)

06......گلدستہ عقائد واعمال..............................(کل صفحات:244)

07......بہار شریعت (سولھواں حصہ)..............................(کل صفحات:312)

08......تحقیقات..............................(کل صفحات:142)

09......اچھے ماحول کی برکتیں..............................(کل صفحات:56)

10......جنتی زیور..............................(کل صفحات:679)

11......علم القرآن..............................(کل صفحات:244)

12......سوانح کربلا..............................(کل صفحات:192)

13......اربعین حنفیہ..............................(کل صفحات: 112)

14......کتاب العقائد..............................(کل صفحات:64)

15......منتخب حدیثیں..............................(کل صفحات:246)

16......اسلامی زندگی..............................(کل صفحات:170)

17......آئینۂ قیامت..............................(کل صفحات:108)

18 تا 24......فتاوی اہل سنت..............................(سات حصے)

25......حق وباطل کا فرق..............................(کل صفحات:50)

www.dawateislami.net

26......بہشت کی کنجیاں......(کل صفحات249)

27......جہنم کے خطرات......(کل صفحات:207)

28......کراماتِ صحابہ......(کل صفحات346)

29......اخلاق الصالحین......(کل صفحات:78)

30......سیرت مصطفیٰ......(کل صفحات875)

31......آئینۂ عبرت......(کل صفحات133)

32......بہارِ شریعت جلد سوم......(کل صفحات1332)

33......جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ......(کل صفحات470)

34......فیضانِ نماز......(کل صفحات:49)

35......19 دُرود وسلام......(کل صفحات:16)

36......فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم......(کل صفحات:20)

37......سرمایۂ آخرت......(کل صفحات195)

38......مکاشفۃ القلوب......(کل صفحات692)

39......سیرتِ رسول عربی......(کل صفحات758)

40......قانونِ شریعت......(کل صفحات274)

" بِسْمِ اللہ " لکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کیلئے عُمدہ شکل میں " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " تحریر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دے گا۔''

(فیضان سنت ،ج ۱، ص۸٦ ، بحوالہ الد رالمنثور، ج ۱،ص۲۷ ، دارالفکر بیروت)

www.dawateislami.net

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شاءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-918-4
0126266
MC 1265

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net